حصہ دوم

عام فہم اسلوب میں قرآنی امثلہ اور متنوع تدریبات کے ساتھ عربی گرامر کا ایک نیا انداز

کلام یا جملہ

دارالسلام
ریسرچ سنٹر

عام فہم اسلوب میں قرآنی امثلہ اور متنوع تمرینات کے ساتھ عربی گرامر کا ایک نیا انداز

دارالسلام ریسرچ سنٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللہ کے نام سے شروع کرتا ہوں
جو نہایت مہربان، بہت رحم کرنے والا ہے

نگرانِ اعلیٰ

عبدالمالک مجاہد

مؤلفین

- ابوالحسن حافظ عبدالخالق
- مولانا مفتی عبدالولی خان
- مولانا محمد عمران صارم
- مولانا حافظ عبدالسمیع
- مولانا محمد یوسف قصوری
- مولانا ابونعمان بشیر احمد

نظرِ ثانی

- شیخ الحدیث مولانا عبدالعزیز نورستانی (جامعہ اثریہ، پشاور)
- شیخ الحدیث حافظ عبدالعزیز علوی (جامعہ سلفیہ، فیصل آباد)
- شیخ الحدیث مولانا عبدالرحمٰن ضیاء (ابن تیمیہ، لاہور)
- شیخ الحدیث مولانا خالد بن بشیر مرجالوی (جامعہ محمدیہ، گوجرانوالہ)
- مولانا مفتی محمد اویس (دارالعلوم، گوجرانوالہ)

فہرست

توابع

التوابع: كلمات تتبع ما قبلها في الإعراب ”توابع وہ کلمات ہیں جو اعراب میں ماقبل کلمے کے تابع ہوں۔“

ماقبل کلمے کو متبوع کہتے ہیں۔

وضاحت: توابع کا اپنا کوئی اعراب نہیں ہوتا بلکہ اعراب میں وہ ماقبل (متبوع) کے تابع ہوتے ہیں۔ یعنی ماقبل پر رفع ہو تو ان پر رفع، ماقبل پر نصب ہو تو ان پر نصب، ماقبل پر جر ہو تو ان پر جر اور ماقبل پر جزم ہو تو ان پر بھی جزم آئے گی۔

توابع پانچ ہیں۔

① صفت ② تاکید ③ بدل

④ عطف بحرف ⑤ عطف بیان

سبق: 28

صفت

اَلصِّفَةُ: تَابِعٌ يُذْكَرُ بَعْدَ اسْمٍ لِيُبَيِّنَ بَعْضَ أَحْوَالِهِ أَوْ أَحْوَالَ مَا يَتَعَلَّقُ بِهٖ. ''صفت وہ تابع ہے جو کسی اسم کے بعد اس اسم یا اس کے متعلق کے احوال بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جائے۔''

صفت کو نعت بھی کہتے ہیں اور اس کے متبوع کو منعوت یا موصوف کہتے ہیں۔

صفت کی اقسام

صفت کی دو قسمیں ہیں: ① صفتِ حقیقی ② صفتِ سببی

صفتِ حقیقی: هِيَ تَابِعٌ يُذْكَرُ لِبَيَانِ صِفَةٍ فِي مَتْبُوعِهٖ. ''صفت حقیقی وہ تابع ہے جسے اپنے متبوع میں موجود وصف بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جائے۔'' جیسے: ﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾ (النسآء 43:4) ''تو تم پاک سطح زمین سے تیمم کرلو۔''

مذکورہ مثال میں صَعِيْدًا موصوف اور طَيِّبًا صفت ہے۔

حکم صفتِ حقیقی چار چیزوں میں اپنے موصوف کے مطابق ہوتی ہے:

⟨1⟩ اعراب (رفع، نصب، جر) ⟨2⟩ عدد (افراد، تثنیہ، جمع) ⟨3⟩ جنس (مذکر، مؤنث) ⟨4⟩ تعریف و تنکیر

ملاحظہ اگر موصوف غیر عاقل کی جمع مکسر یا ملحق بہ جمع مذکر سالم ہو تو صفت واحد مؤنث بھی آسکتی ہے، جیسے: ﴿فِيْهَا سُرُرٌ مَّرْفُوْعَةٌ ○ وَّاَكْوَابٌ مَّوْضُوْعَةٌ﴾ (الغاشية 14,13:88) ''اس میں اونچے اونچے تخت ہیں۔ اور رکھے ہوئے آبخورے ہیں۔'' اَلْأَرَضُونَ الْوَاسِعَةُ/الْوَاسِعَاتُ.

صفتِ سببی: هِيَ تَابِعٌ يُذْكَرُ لِبَيَانِ صِفَةٍ فِي شَيْءٍ مُرْتَبِطٍ بِالْمَنْعُوتِ. ''صفت سببی وہ تابع ہے جسے اس چیز کا وصف بیان کرنے کے لیے ذکر کیا جائے جس کا موصوف کے ساتھ تعلق ہو۔'' جیسے: ﴿رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا

﴿مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا﴾ (النساء 75:4) ''(اے) ہمارے رب! ہمیں اس بستی سے نکال دے جس کے رہنے والے ظالم ہیں۔'' اس میں اَلْقَرْيَةِ موصوف اور اَلظَّالِمِ صفت سببی ہے۔ کیونکہ یہ أَهْلُهَا کا وصف بیان کر رہا ہے جس کا موصوف (اَلْقَرْيَةِ) کے ساتھ تعلق ہے۔

حکم صفت سببی ہمیشہ مفرد ہوتی ہے، اعراب اور تعریف و تنکیر میں موصوف کے مطابق جبکہ تذکیر و تانیث میں مابعد کے مطابق ہوتی ہے۔

صفت کے احکام

① ہر وہ کلمہ جو وصفی معنی پر دلالت کرے، صفت بن سکتا ہے، جیسے: اسمائے مشتقات: اسم فاعل، اسم مفعول، صفت مشبہ اور اسم تفضیل وغیرہ، مثلاً: رَجُلٌ صَالِحٌ ''نیک آدمی'' طِفْلٌ حَسَنٌ ''خوبصورت بچہ''

② اسم جامد جب وصفی معنی پر دلالت کرے تو اسے مشتق کی تاویل میں کر کے صفت بنایا جا سکتا ہے، جیسے: رَجُلٌ حَجَرٌ ''سخت مرد'' حَجَرٌ شَدِيدٌ مشتق (صفت مشبہ) کے معنی میں ہے۔

اسم منسوب بھی یائے نسبت کی وجہ سے مشتق کے معنی میں ہو جاتا ہے اور اسے بطور صفت لانا درست ہے، جیسے: شَهْرٌ قَمَرِيٌّ، اِمْرَأَةٌ مِصْرِيَّةٌ.

③ جب قرینہ پایا جائے تو صفت یا موصوف میں سے کسی ایک کو حذف بھی کیا جا سکتا ہے، جیسے: ﴿وَكَانَ وَرَآءَهُمْ مَّلِكٌ يَّاْخُذُ كُلَّ سَفِيْنَةٍ غَصْبًا﴾ (الکہف 79:18) ''اور ان کے آگے ایک بادشاہ تھا جو ہر (صحیح) کشتی زبردستی چھین لیتا تھا۔'' سَفِينَةٍ کی صفت صَالِحَةٍ محذوف ہے۔ ﴿اَنِ اعْمَلْ سٰبِغٰتٍ﴾ (سبا 11:34) ''کہ تو کامل کشادہ (زرہیں) بنا۔'' سَابِغَاتٍ کا موصوف دُرُوعًا محذوف ہے۔

④ جملہ اسمیہ یا فعلیہ اسم نکرہ کی صفت بن سکتے ہیں، اس وقت جملے میں ایک ضمیر کا ہونا ضروری ہے جو موصوف کی طرف لوٹ رہی ہو، جیسے: ﴿وَاتَّقُوْا يَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِيْهِ اِلَى اللّٰهِ﴾ (البقرۃ 281:2) ''اور تم اس دن سے ڈرو کہ جس میں تم اللہ (تعالیٰ) کی طرف لوٹائے جاؤ گے۔'' جَاءَنِي رَجُلٌ أَبُوهُ عَالِمٌ ''میرے پاس وہ آدمی آیا جس کا باپ عالم ہے۔''

ملاحظہ اگر اسم معرفہ کے بعد جملہ واقع ہو تو وہ اس اسم کی صفت نہیں بلکہ اس سے حال بنے گا کیونکہ جملہ نکرہ

کے حکم میں ہوتا ہے، جیسا کہ قاعدہ ہے: اَلْجُمَلُ بَعْدَ الْمَعَارِفِ أَحْوَالٌ وَ بَعْدَ النَّكِرَاتِ صِفَاتٌ ''معرفہ کے بعد آنے والے جملے حال ہوتے ہیں اور نکرہ کے بعد صفات ہوتے ہیں۔'' جیسے: رَأَيْتُ زَيْدًا يَأْكُلُ طَعَامًا. یہاں يَأْكُلُ طَعَامًا جملہ ہے جو معرفہ کے بعد واقع ہوا ہے، اس لیے یہ حال ہے نہ کہ زید کی صفت۔

صفت کے اغراض و فوائد

صفت کے مختلف اغراض و مقاصد میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

① تخصیص: جب منعوت اسم نکرہ ہو تو تخصیص کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، جیسے: ﴿فَتَحْرِيْرُ رَقَبَةٍ مُّؤْمِنَةٍ﴾ (النسآء 4:92) ''تو (لازم ہے اس پر) ایک مومن گردن (غلام) کا آزاد کرنا۔''

بُنَيَّ! إِنَّ الْبِرَّ شَيْءٌ هَيِّنٌ
وَجْهٌ طَلِيقٌ وَ كَلَامٌ لَيِّنٌ [1]

② توضیح: جب منعوت اسم معرفہ ہو تو توضیح کا فائدہ حاصل ہوتا ہے، جیسے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ﴾ (الفاتحة 1:5) ''ہمیں سیدھی راہ دکھا۔'' فَتَحَ عُمَرُ رضی اللہ عنہ الْبِلَادَ، الْعَادِلُ فِي حُكْمِهِ، الْمُحْكَمُ فِي تَدْبِيرِهِ. ''عمر رضی اللہ عنہ نے شہروں کو فتح کیا، جو اپنے فیصلوں میں عدل و انصاف کرنے والے اور اپنی تدبیر میں مضبوط تھے۔''

③ تاکید: کبھی صفت اپنے موصوف کی تاکید کے لیے لائی جاتی ہے، جیسے: ﴿فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّوْرِ نَفْخَةٌ وَّاحِدَةٌ﴾ (الحآقة 69:13) ''پس جب صور میں پھونکا جائے گا، ایک بار پھونکا جانا۔'' كَانَ الْخَالِدُ يَضْرِبُ خَصْمَهُ، الضَّرْبَةَ الْوَاحِدَةَ، فَتَقْضِي عَلَيْهِ ''خالد اپنے دشمن کو ایک ہی ضرب لگاتا تو وہ اس کا کام تمام کر دیتی۔''

نمونۂ ترکیب: ① ﴿فَتَيَمَّمُوْا صَعِيْدًا طَيِّبًا﴾

لفظی تحلیل: فَـ: حرف ربط / فائے رابطہ، تَيَمَّمُوا: فعل امر مبنی برحذف نون، ''و'' ضمیر فاعل، مبنی بر سکون، محلًّا

[1] اے میرے پیارے بیٹے! بے شک نیکی آسان چیز ہے، یعنی کشادہ روئی اور نرم گفتگو۔

مرفوع، صَعِيدًا: مفعول بہ منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، موصوف، طَيِّبًا: صفت منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر۔

ترکیب: تَيَمَّمُوا: فعل با فاعل، صَعِيدًا: مفعول بہ، موصوف، طَيِّبًا: صفت، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر شرط محذوف کی جزا، شرط محذوف اپنی جزا سے ملکر جملہ شرطیہ جزائیہ ہوا۔

② ﴿رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا﴾

لفظی تحلیل: رَبَّنَا: مضاف مضاف الیہ مُنادیٰ، یَا حرف ندا محذوف، أَخْرِجْ: فعل امر مبنی برسکون، ''أَنْتَ'' ضمیر وجوباً مستتر فاعل، نَا: ضمیر مفعول بہ، مبنی برسکون، محلاً منصوب، مِنْ: حرف جار، هٰذِهِ: اسم اشارہ مبنی برکسر، محلاً مجرور، مبدل منہ، اَلْقَرْيَةِ: بدل مجرور، جر کی علامت کسرۂ ظاہر، موصوف، اَلظَّالِمِ: صفت مجرور، جر کی علامت کسرۂ ظاہر، أَهْلُ: فاعل مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر، مضاف، هَا: ضمیر مضاف الیہ، مبنی برسکون، محلاً مجرور۔

ترکیب: رَبَّنَا: مضاف مضاف الیہ منادیٰ، یَا حرف ندا محذوف قائم مقام نَدْعُو، نَدْعُو فعل محذوف اپنے فاعل اور مفعول بہ رَبَّنَا سے مل کر ندا، أَخْرِجْ: فعل با فاعل، نَا: ضمیر متصل مفعول بہ، مِنْ: حرف جار، هٰذِهِ: اسم اشارہ مجرور، مبدل منہ، اَلْقَرْيَةِ: بدل موصوف، اَلظَّالِمِ: صفت، أَهْلُهَا: اس کا فاعل، موصوف اپنی صفت سے مل کر هٰذِهِ کا بدل، مبدل منہ بدل مل کر مِنْ جار کا مجرور، جار مجرور أَخْرِجْ فعل کے متعلق، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوکر جواب ندا، ندا اپنے جواب سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ندائیہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. توابع کی تعریف کریں، نیز بتائیں کہ یہ کتنے اور کون کون سے ہیں؟
2. صفت کی تعریف کریں، نیز صفت کی اقسام مع مثال اور حکم ذکر کریں۔
3. صفت کے احکام بیان کریں۔
4. صفت لانے کے کیا اغراض و مقاصد ہوتے ہیں؟ بیان کریں۔

5 مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ کریں اور جملوں میں موصوف اور صفت کی شناخت کر کے آپس کی موافقت واضح کریں:

﴿وَالْوٰلِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ﴾ ، ﴿لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ﴾ ، ﴿كَاَنَّهُمْ خُشُبٌ مُّسَنَّدَةٌ﴾ ، ﴿فَقَدِ اسْتَمْسَكَ بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى﴾ ، ﴿هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ﴾ ،
اَلْمَلَائِكَةُ عِبَادٌ مُكْرَمُونَ. هٰؤُلَاءِ بَنَاتٌ عَاقِلَاتٌ.

6 مندرجہ ذیل آیات اور جملوں کا ترجمہ کریں اور موصوف، صفت کی نشاندہی کریں، نیز صفت کی قسم بھی بتائیں:

﴿اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ فَاقِعٌ لَّوْنُهَا﴾ ﴿هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ﴾

رَكِبْتُ الْحِصَانَ الْجَمِيلَ. هٰذَا بَيْتٌ ضَيِّقٌ بَابُهُ.

رَأَيْتُ مُحَمَّدًا الْفَاضِلَ أَبُوهُ. عِنْدِي قَلَمٌ ثَمِينٌ.

7 مندرجہ ذیل جملوں کی تصحیح کریں اور تصحیح کے بعد ترکیب کریں:

كُلُّ مُؤْمِنٍ مُخْلِصٌ مِرْآةٌ صَادِقٌ لِأَخِيهِ. اَلْخَطَّانِ الْمُتَوَازِيَتَانِ لَا يَلْتَقِيَانِ.

يَا عَائِشَةُ! انْتَفِعِي بِنُصْحِ الصَّدِيقَةِ السَّدِيدَةِ رَأْيُهَا. يَنْتَشِرُ كُلُّ كِتَابٍ مَشُوقٍ مَادَّتُهُ.

تاکید

اَلتَّأْكِيدُ: تَابِعٌ يُذْكَرُ لِتَثْبِيتِ مَعْنَى الْمَتْبُوعِ، وَ تَأْكِيدِهِ أَوْ لِإِفَادَةِ عُمُومِهِ وَشُمُولِهِ ''تاکید وہ تابع ہے جسے اس لیے ذکر کیا جائے کہ وہ متبوع کے معنی کو ثابت و مؤکد کردے یا اس (متبوع کے افراد) کے عموم و شمول کا فائدہ دے۔'' جیسے: ﴿فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ﴾ (الحجر 15:30) ''تو سب کے سب فرشتوں نے سجدہ کیا۔''

تاکید کے متبوع کو مؤکد کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں اَلْمَلٰٓئِكَةُ مؤکد اور كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ تاکید ہیں۔

تاکید کی اقسام

تاکید کی دو قسمیں ہیں: ① تاکید لفظی ② تاکید معنوی

تاکید لفظی: وہ تاکید جو مؤکد کلمے کی تکرار سے حاصل ہو۔ یہ کلمہ اسم، فعل یا جملہ ہوسکتا ہے، جیسے: جَاءَنِي حَامِدٌ حَامِدٌ (تکرار اسم کی مثال) جَاءَ جَاءَ حَامِدٌ (تکرار فعل کی مثال) حَضَرَ الْغَائِبُ، حَضَرَ الْغَائِبُ (تکرار جملہ کی مثال)۔

تاکید معنوی: وہ تاکید جو اسی لفظ کی تکرار کے بجائے مخصوص الفاظ بڑھانے سے حاصل ہو، یہ الفاظ مندرجہ ذیل ہیں:

نَفْسٌ ، عَيْنٌ ، كِلَا/كِلْتَا ، كُلٌّ ، أَجْمَعُ ، أَكْتَعُ ، أَبْتَعُ ، أَبْصَعُ

نَفْسٌ، عَيْنٌ: یہ دونوں ایسی ضمیر کی طرف مضاف ہوکر استعمال ہوتے ہیں جو جنس اور عدد میں مؤکد کے مطابق ہوتی ہے، جیسے: جَاءَنِي الْمُعَلِّمُ نَفْسُهُ/ عَيْنُهُ، جَاءَتْنِي الْمُعَلِّمَةُ نَفْسُهَا/ عَيْنُهَا، تثنیہ و جمع کی تاکید کے لیے ان کی جمع أَنْفُسُ اور أَعْيُنُ آتی ہے، جیسے: جَاءَنِي الْمُعَلِّمَانِ أَنْفُسُهُمَا / أَعْيُنُهُمَا، جَاءَنِي الْمُعَلِّمُونَ أَنْفُسُهُمْ/ أَعْيُنُهُمْ، جَاءَتْنِي الْمُعَلِّمَتَانِ أَنْفُسُهُمَا/ أَعْيُنُهُمَا،

جَاءَتْنِي الْمُعَلِّمَاتُ أَنْفُسُهُنَّ / أَعْيُنُهُنَّ.

نوٹ نَفْسٌ اور عَيْنٌ جب تثنیہ کی تاکید کے لیے استعمال ہوں تو انھیں جمع بنا کر استعمال کرنا زیادہ فصیح ہے جبکہ تثنیہ رکھنا بھی جائز ہے، جیسے: جَاءَ نِي الْمُعَلِّمَانِ نَفْسَاهُمَا / عَيْنَاهُمَا.

كِلَا وَ كِلْتَا: یہ دونوں صرف تثنیہ کی تاکید کے لیے آتے ہیں، كِلَا مذکر کے لیے اور كِلْتَا مؤنث کے لیے آتا ہے۔ یہ دونوں ہمیشہ ضمیر کی طرف مضاف ہو کر استعمال ہوتے ہیں، جیسے: قَامَ الطَّالِبَانِ كِلَاهُمَا، قَامَتِ الطَّالِبَتَانِ كِلْتَاهُمَا.

كُلٌّ، أَجْمَعُ: یہ دونوں ایسے واحد اور جمع کی تاکید کے لیے آتے ہیں جن کے حسی یا معنوی اعتبار سے اجزا ہو سکتے ہوں۔ كُلٌّ کے ساتھ ضمیر آتی ہے جو مؤکد کے مطابق ہوتی ہے، جیسے: ﴿وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأَمْرُ كُلُّهُ﴾ (هود 123:11) ''اور سارا معاملہ اسی کی طرف لوٹایا جاتا ہے۔'' ﴿خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا﴾ (یٰسٓ 36:36) ''اس نے تمام جوڑے پیدا کیے۔'' جَاءَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ. جبکہ أَجْمَعُ کا صیغہ اپنے مؤکد کے مطابق آتا ہے، جیسے: ﴿وَجُنُودُ إِبْلِيسَ أَجْمَعُونَ﴾ (الشعرآء 94:26) ''اور ابلیس کے لشکر سارے کے سارے۔'' ﴿فَلَوْ شَاءَ لَهَدَاكُمْ أَجْمَعِينَ﴾ (الأنعام 149:6) ''پس اگر وہ (اللہ تعالیٰ) چاہتا تو تم سب کو ہدایت دیتا۔'' ان دونوں کی اکٹھی مثال یہ ہے: ﴿فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ﴾

أَكْتَعُ، أَبْتَعُ، أَبْصَعُ: یہ بھی أَجْمَعُ کی طرح تاکید کے لیے آتے ہیں اور أَجْمَعُ کے تابع ہوتے ہیں۔ یہ اس کے بغیر تنہا نہیں آسکتے اور نہ اس سے پہلے آسکتے ہیں، جیسے: جَاءَ النَّاسُ أَجْمَعُونَ أَكْتَعُونَ أَبْتَعُونَ أَبْصَعُونَ ''تمام کے تمام لوگ آئے۔''

ملاحظہ جب ضمیر مستتر یا مرفوع منفصل کی لفظ عَيْنٌ یا نَفْسٌ کے ساتھ تاکید لانا مقصود ہو یا ان ضمائر پر عطف ڈالنا مقصود ہو تو ضمیر منفصل کے ساتھ ان کی تاکید لانا ضروری ہوتا ہے، جیسے: اُسْكُنْ أَنْتَ نَفْسُكَ / عَيْنُكَ ﴿اُسْكُنْ أَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ (البقرۃ 35:2) لیکن اگر عطف کی صورت میں کوئی فاصل آجائے تو پھر ضمیر منفصل کے ساتھ تاکید لانا ضروری نہیں، جیسے: ﴿لَوْ شَاءَ اللَّهُ مَا أَشْرَكْنَا وَلَا آبَاؤُنَا﴾ (الأنعام 148:6)

نمونۂ ترکیب: ﴿فَسَجَدَ الْمَلَائِكَةُ كُلُّهُمْ أَجْمَعُونَ﴾

لفظی تحلیل: فَ: حرف عطف، مبنی بر فتح، سَجَدَ: فعل ماضی مبنی بر فتح، اَلْمَلَائِكَةُ: فاعل مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر، مؤکد، كُلُّ: تاکید اول مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر، مضاف، هُمْ: ضمیر مضاف الیہ، مبنی

برسکون، محلًّا مجرور، أَجْمَعُونَ: تاکید ثانی مرفوع، رفع کی علامت ''و''۔

ترکیب: سَجَدَ: فعل ماضی، اَلْمَلٰئِکَةُ: مؤکد، کُلُّهُمْ : تاکید اول، أَجْمَعُونَ: تاکید ثانی، مؤکد اپنی دونوں تاکیدوں سے مل کر فاعل، فعل اپنے فاعل سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. تاکید کی تعریف، مثال اور اقسام بیان کریں۔
2. تاکید معنوی کن الفاظ کے ساتھ آتی ہے؟ ہر ایک کا استعمال بیان کریں۔
3. مندرجہ ذیل جملوں میں مؤکد اور تاکید کی نشاندہی کریں، نیز تاکید کی قسم بھی بتائیں:

ذَبَحْنَا الْکَبْشَیْنِ کِلَیْهِمَا. قَابَلْتُ الْوَزِیرَ نَفْسَهُ. قَرَأْتُ الْکِتَابَ کُلَّهُ.

رَأَیْتُ التِّمْسَاحَ، التِّمْسَاحَ. حَضَرَ، حَضَرَ الْغَائِبُ. جَاءَ حَسَنٌ، جَاءَ حَسَنٌ.

سَلَّمْتُ عَلٰی أَخِیكَ عَیْنِهِ. اِقْرَأْ، اِقْرَأْ تَسْتَفِدْ. لَا أَخُونُ، لَا أَخُونُ الْعَهْدَ.

4. مندرجہ ذیل جملوں میں مؤکد و تاکید کا اعراب اور علامت اعراب بتائیں:

قَرَأْتُ الْقِصَّتَیْنِ کِلْتَیْهِمَا فِي وَقْتٍ قَصِیرٍ. اَللِّصُّ وَصَدِیقُهُ کِلَاهُمَا مُفْسِدَانِ.

اِفْتَتَحَ الرَّئِیسُ نَفْسُهُ مَعْرِضَ الْکِتَابِ. وَصَلَ الْحَاجُّ عَیْنُهُ.

اَللَّاعِبُونَ کُلُّهُمْ مَاهِرُونَ.

5. مندرجہ ذیل جملوں کو درست کرنے کے بعد ان کا ترجمہ کریں:

إِنَّ الْأُمَّةَ الْمُسْلِمَةَ جَمِیعُهُ یَدٌ وَّاحِدَةٌ. صُنْ یَدَیْكَ کِلَاهُمَا عَنِ الْأَذٰی.

أَلْقَی الشَّاعِرُ نَفْسُهُمْ قَصِیدَتَهُ. سَلَّمْتُ عَلَی الْمُعَلِّمَاتِ عَیْنُهُ.

اَلْکَاتِبَانِ کِلَیْهِمَا مِنْ کُتَّابِ الْقِصَّةِ الْبَارِزِینَ.

6. مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ و ترکیب کریں:

﴿خَلَقَ الْأَزْوٰجَ کُلَّهَا﴾، ﴿فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِیْنَ﴾، ﴿وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا﴾

بدل

اَلْبَدَلُ: تَابِعٌ مَقْصُودٌ بِالْحُكْمِ الْمَنْسُوبِ إِلٰى مَتْبُوعِهٖ. ''بدل وہ تابع ہے جو متبوع کی طرف منسوب حکم سے مقصود ہو۔'' جیسے: ﴿اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ﴾ (الشعرآء 26:142) ''جب ان کے بھائی صالح (علیہ السلام) نے ان سے کہا۔''

بدل کے متبوع کو مبدل منہ کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں أَخُوهُمْ مبدل منہ اور صَالِحٌ بدل ہے۔

بدل کی اقسام

بدل کی چار قسمیں ہیں: ① بدلِ کُل ② بدلِ بعض ③ بدلِ اشتمال ④ بدلِ مباین

بدلِ کل: وہ بدل جس میں بدل اور مبدل منہ سے ایک ہی چیز مراد ہو، جیسے: ﴿اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ اس میں صِرَاطَ، اَلصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ سے بدلِ کل ہے کیونکہ صراطِ مستقیم اور اہلِ انعام کے راستے سے ایک ہی راستہ مراد ہے۔

بدل کل کو بدل مطابق بھی کہتے ہیں۔

فائدہ یہ بدل عدد (اِفراد، تثنیہ، جمع)، جنس (تذکیر و تانیث) اور اعراب (رفع، نصب، جر) میں مبدل منہ کے مطابق ہوتا ہے۔

بدلِ بعض: وہ بدل جو مبدل منہ کا جز ہو، جیسے: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ (آل عمرٰن 3:97) ''اور اللہ (تعالیٰ) ہی کے لیے لوگوں پر بیت اللہ کا حج کرنا لازم ہے، وہ جو اس کی طرف سفر کرنے کی طاقت رکھتے ہوں۔'' آیت میں ﴿النَّاسِ﴾ مبدل منہ اور ﴿مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ بدل بعض ہے۔ ضُرِبَ سَمِيرٌ رَأْسُهٗ ''سمیر کا سر مارا گیا۔'' اس میں سَمِيرٌ مبدل منہ اور رَأْسُهٗ بدل بعض ہے۔

بدلِ اشتمال: وہ بدل جس میں نہ تو مبدل منہ اور بدل سے ایک ہی چیز مراد ہو اور نہ وہ مبدل منہ کا جز ہو بلکہ اس کا مبدل منہ سے تعلق ہو، جیسے: ﴿ وَ يَسْئَلُوْنَكَ عَنِ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيْهِ ﴾ (البقرۃ 2:217) ''اور وہ آپ سے حرمت والے مہینے، اس میں لڑائی کرنے کے بارے میں سوال کرتے ہیں۔'' اس میں ﴿ الشَّهْرِ الْحَرَامِ ﴾ مبدل منہ اور ﴿ قِتَالٍ فِيْهِ ﴾ بدلِ اشتمال ہے۔ سُلِبَ حَامِدٌ ثَوْبُهٗ ''حامد کا کپڑا چھینا گیا۔'' اس میں حَامِدٌ مبدل منہ اور ثَوْبُهٗ بدل اشتمال ہے۔

فائدہ بدلِ بعض اور بدلِ اشتمال میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو مبدل منہ کے مطابق ہوتی ہے، کبھی وہ ضمیر مذکور ہوتی ہے اور کبھی مقدر۔

بدل مباین: وہ بدل جو مبدل منہ کا مخالف ہو، یعنی نہ اس کے مطابق ہو، نہ اس کا بعض ہو اور نہ مبدل منہ کا اس سے تعلق ہو۔ اس کی تین قسمیں ہیں:

① بدل غلط: وہ بدل جس میں مبدل منہ سبقت لسانی سے ذکر ہو جاتا ہے، پھر بدل کو اس غلطی کی تصحیح کے لیے ذکر کیا جاتا ہے، جیسے: اِشْتَرَيْتُ كِتَابًا كُرَّاسَةً.

② بدل نسیان: وہ بدل جس میں متکلم مبدل منہ کو قصداً ذکر کرتا ہے، پھر اس کے سامنے اپنے قصد کا فاسد ہونا واضح ہو جاتا ہے، چنانچہ وہ اپنی غلطی کی تصحیح کے لیے بدل کو ذکر کرتا ہے، جیسے: تَصَدَّقْتُ بِدِرْهَمٍ دِينَارٍ.

③ بدل اضراب: وہ بدل جس میں متکلم مبدل منہ کو قصداً ذکر کرتا ہے، پھر وہ اپنے اس قصد سے اعراض کر لیتا ہے لیکن نہ تو اس کی نفی کرتا ہے اور نہ اثبات بلکہ بدل کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے گویا کہ اس نے مبدل منہ کو ذکر ہی نہیں کیا، جیسے: سَأُسَافِرُ إِلٰى مَكَّةَ بِالْبَاخِرَةِ بِالطَّائِرَةِ.

فائدہ بدل مباین کی تینوں قسموں میں ایسے قرینے کی ضرورت ہوتی ہے جو التباس کو ختم کر دے۔

بدل کے احکام

﴿1﴾ بدل تکرارِ عامل کے حکم میں ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَ اِذْ قَالَ اِبْرٰهِيْمُ لِاَبِيْهِ اٰزَرَ ﴾ (الأنعام 6:74) ''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) نے اپنے باپ آزر سے کہا۔'' یعنی لِآزَرَ.

﴿2﴾ اسم ظاہر کا بدل اسم ظاہر ہی سے آتا ہے، اسم ضمیر سے نہیں، جیسا کہ مذکورہ مثالوں میں ہے۔

﴿3﴾ فعل کا بدل فعل سے اور جملے کا بدل جملے سے آ سکتا ہے، جیسے: ﴿وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ يَلْقَ اَثَامًا○ يُّضٰعَفْ لَهُ الْعَذَابُ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ﴾ (الفرقان 69,68:25) ''اور جو کوئی یہ کام کرے گا وہ اپنے گناہ کا بدلہ پائے گا، اس کے لیے قیامت کے دن عذاب دگنا کیا جائے گا۔'' ﴿اَمَدَّكُمْ بِمَا تَعْلَمُوْنَ○ اَمَدَّكُمْ بِاَنْعَامٍ وَّبَنِيْنَ﴾ (الشعرآء 133,132:26) ''جس نے تمھیں ان چیزوں کے ساتھ مدد دی جنھیں تم جانتے ہو، جس نے تمھیں مویشیوں اور بیٹوں کے ساتھ مدد دی۔''

﴿4﴾ مبدل منہ اور بدل کی تعریف و تنکیر میں مطابقت ضروری نہیں بلکہ دونوں معرفہ بھی ہوسکتے ہیں اور نکرہ بھی، لیکن اگر مبدل منہ معرفہ ہو تو بدل نکرہ مخصوصہ ہونا چاہیے، جیسے: ﴿وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ سَبِيْلًا﴾ (دونوں معرفہ) ﴿اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ مَفَازًا○ حَدَآئِقَ وَاَعْنَابًا﴾ (النبا 32,31:78) ''بے شک متقیوں کے لیے کامیابی ہے، باغات اور انگور۔'' (دونوں نکرہ) ﴿اِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ○ صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ﴾ (الشوریٰ 53,52:42) ''یقیناً آپ سیدھے راستے کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔ اس اللہ (تعالیٰ) کے راستہ کی طرف کہ اسی کے لیے ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔'' (مبدل منہ نکرہ مخصوصہ اور بدل معرفہ) ﴿لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ○ نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ﴾ (العلق 16,15:96) ''تو ہم اسے پیشانی کے بالوں سے پکڑ کر ضرور بالضرور گھسیٹیں گے، پیشانی جو جھوٹی اور خطاکار ہے۔'' (مبدل منہ معرفہ اور بدل نکرہ مخصوصہ)

نمونۂ ترکیب: ﴿اِذْ قَالَ لَهُمْ اَخُوْهُمْ صٰلِحٌ﴾

لفظی تحلیل: إِذْ: ظرف زمان مبنی بر سکون محلًا منصوب، مضاف، قَالَ: فعل ماضی مبنی بر فتح، لَهُمْ: جار مجرور، أَخُو: فاعل مرفوع، رفع کی علامت ''و'' مبدل منہ، مضاف، هُمْ: مضاف الیہ، محلًا مجرور، صَالِحٌ: بدل مرفوع، رفع کی علامت ضمہ ظاہر۔

ترکیب: إِذْ: ظرف زمان، قَالَ: فعل ماضی، لَهُمْ: جار مجرور قَالَ کے متعلق، أَخُو: فاعل، مبدل منہ، مضاف، هُمْ: مضاف الیہ، صَالِحٌ: بدل، فعل اپنے فاعل اور متعلق سے مل کر جملہ فعلیہ ہوکر إِذْ ظرف کا مضاف الیہ، إِذْ ظرف مضاف اپنے مضاف الیہ سے مل کر اُذْكُرُوا فعل محذوف کا مفعول بہ۔ فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ انشائیہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. بدل کی تعریف کریں اور مثال دیں۔
2. بدل کی اقسام مع تعریف و امثلہ بیان کریں۔
3. بدل کے احکام بیان کریں۔
4. مندرجہ ذیل آیت اور جملوں میں مبدل منہ اور بدل کی نشاندہی کریں، نیز بدل کی قسم بھی بتائیں:

﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَآ اِلٰى ثَمُوْدَ اَخَاهُمْ صٰلِحًا﴾ حَضَرَأَخُوكَ حَسَنٌ.

اِنْهَدَمَ الْمَسْجِدُ مَنَارَتُهُ. أَغْلَقْنَا الْبُسْتَانَ بَابَهُ. أَتَانِي خَالِدٌ حَامِدٌ.

أَعْجَبَنِي الْأُسْتَاذُ حُسْنُ أَخْلَاقِهِ. رَأَيْتُ فَرَسًا حِمَاراً. أَكَلْتُ الرَّغِيفَ ثُلُثَهُ.

5. مندرجہ ذیل جملوں میں مبدل منہ اور بدل کو پہچانیں اور ان کا اعراب بیان کریں:

سَمَّى الرَّسُولُ ﷺ الْقَائِدَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيدِ سَيْفَ اللّٰهِ. تَهَدَّمَ الْبَيْتُ جِدَارُهُ.

اِنْتَفَعْتُ بِالْقُرْآنِ الْكَرِيمِ بِأَوَامِرِهِ وَ نَوَاهِيهِ. بَاعَ التَّاجِرُ ذَهَبًا فِضَّةً.

صَلَّيْتُ الظُّهْرَ الْعَصْرَ فِي الْمَدْرَسَةِ. أَعْجَبَتْنِي الْقَصِيدَةُ فِكْرَتُهَا.

سَأَذْهَبُ إِلَى السُّوقِ إِلَى الْمَكْتَبَةِ. زُرْنَا عَرُوسَ الْبِلَادِ كَرَاتْشِي.

6. مندرجہ ذیل جملوں کی تشکیل اور ترجمہ کریں:

① صار البرتقال نصفه عصيرا.

② أحافظ على الكتاب أوراقه.

③ ينفعني الأستاذ نصائحه.

④ انتشر الكتاب جزؤه الأول.

⑤ كانت عدالة أمير المؤمنين عمر بن عبد العزيز مضرب المثل.

7. مندرجہ ذیل آیت اور جملوں کی ترکیب کریں:

﴿وَاِلٰى عَادٍ اَخَاهُمْ هُوْدًا﴾ جَاءَنِي مُحَمَّدٌ أَبُوكَ. شَرِبَ عِمْرَانُ أَبُو خَالِدٍ الْمَاءَ.

سبق: 31

عطف بہ حرف

اَلْعَطْفُ بِالْحَرْفِ: تَابِعٌ يَتَوَسَّطُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ مَتْبُوعِهِ حَرْفٌ مِّنَ الْحُرُوفِ الْعَاطِفَةِ. ''عطف بہ حرف وہ تابع ہے کہ اس کے اور متبوع کے درمیان حروفِ عطف میں سے کوئی حرف آئے۔'' جیسے: ﴿ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ﴾ (البقرۃ 2:115) ''اور مشرق اور مغرب اللہ (تعالیٰ) ہی کے لیے ہیں۔''

متبوع کو معطوف علیہ اور تابع کو معطوف کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں اَلْمَشْرِقُ متبوع معطوف علیہ ''و'' حرفِ عطف اور اَلْمَغْرِبُ تابع معطوف ہے۔

حروفِ عطف اور ان کا استعمال

حروفِ عطف دس ہیں: وَاو، فَاء، ثُمَّ، حَتّٰی، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِنْ. ان کا استعمال مندرجہ ذیل ہے:

واو: یہ معطوف علیہ اور معطوف کو حکم اور اعراب میں جمع کرنے کے لیے آتا ہے، ترتیب و تعقیب کا فائدہ نہیں دیتا، جیسے: جَاءَ عَلِيٌّ وَ خَالِدٌ ''علی اور خالد آئے۔'' اس کلام کا مقصد صرف یہ بتانا ہے کہ یہ دونوں آئے ہیں، یہ بتانا نہیں کہ ان میں سے کون پہلے آیا اور کون بعد میں۔

فاء: یہ ترتیب اور تعقیب کے لیے آتی ہے، جیسے: جَاءَ عَلِيٌّ فَسَعِيدٌ. اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے علی آیا اور اس کے فوراً بعد سعید آگیا۔

ثُمَّ: یہ ترتیب اور تراخی کے لیے آتا ہے، جیسے: جَاءَ عَلِيٌّ ثُمَّ سَعِيدٌ. اس کا مطلب یہ ہے کہ پہلے علی آیا اور کچھ دیر بعد سعید بھی آگیا۔

حَتّٰی: یہ عطف کے لیے بہت کم استعمال ہوتا ہے۔ اس کے عاطفہ ہونے کے لیے یہ شرط ہے کہ معطوف اسم ظاہر مفرد ہو اور معطوف علیہ کا جز ہو یا جز کی طرح ہو اور معطوف، معطوف علیہ سے اعلیٰ ہو، جیسے: يَمُوتُ النَّاسُ

حَتَّى الْأَنْبِيَاءُ. یا معطوف، معطوف علیہ سے کم درجے کا ہو، جیسے: غَلَبَكَ النَّاسُ حَتَّى الصِّبْيَانُ.

ملاحظہ حَتّٰی بعض اوقات جارہ اور ابتدائیہ بھی ہوتا ہے۔

أَوْ: اگر یہ طلب (امر وغیرہ) کے بعد آئے تو تخییر کا فائدہ دیتا ہے، جیسے: تَزَوَّجْ هِنْدًا أَوْ أُخْتَهَا ''ہند یا اس کی بہن سے شادی کر۔'' یا اباحت کے لیے آتا ہے، جیسے: جَالِسِ الْعُلَمَاءَ أَوِ الزُّهَّادَ ''علماء یا زاہدوں کی صحبت اختیار کر۔'' یا اجمال کے بعد تفصیل کے لیے آتا ہے، جیسے: اِخْتَلَفَ الْقَوْمُ فِيمَنْ ذَهَبَ کی تفصیل بیان کرتے ہوئے کہا جائے: سَعِيدٌ أَوْ خَالِدٌ أَوْ عَلِيٌّ.

إِمَّا: اس کے لیے تکرار کے ساتھ آنا شرط ہے، یعنی اس سے پہلے بھی إِمَّا کا موجود ہونا شرط ہے۔ یہ بھی تخییر اور اباحت کے لیے آتا ہے، جیسے: تَزَوَّجْ إِمَّا هِنْدًا وَ إِمَّا أُخْتَهَا، ﴿فَشُدُّوا الْوَثَاقَ فَاِمَّا مَنًّا بَعْدُ وَاِمَّا فِدَآءً﴾ (محمد 4:47) ''تو (انھیں) مضبوط باندھ لو، پھر بعد میں یا تو احسان کرو احسان کرنا، یا فدیہ لے لو فدیہ لینا۔''

اباحت اور تخییر میں فرق

اباحت میں دو چیزوں کا جمع ہونا جائز ہے، مثلاً: جب کہا جائے: جَالِسِ الْعُلَمَاءَ أَوِ الزُّهَّادَ، تو مخاطب کو اختیار ہے کہ ان دونوں (علماء و زہاد) کی مجلس اختیار کرے یا ان میں سے کسی ایک کی۔ جبکہ تخییر میں دو چیزوں کا جمع ہونا جائز نہیں۔ ایک چیز کو اختیار کرنے سے دوسری کو چھوڑنا ضروری ہو جاتا ہے، جیسے: تَزَوَّجْ هِنْدًا أَوْ أُخْتَهَا.

أَمْ: اس کی دو قسمیں ہیں: ① متصلہ ② منقطعہ

أَمْ متصله: جس کا مابعد حکم میں ماقبل کے ساتھ شریک ہو۔ یہ کبھی ہمزۂ استفہام کے بعد واقع ہوتا ہے، جیسے: أَعَلِيٌّ فِي الدَّارِ أَمْ خَالِدٌ؟ اور کبھی ہمزۂ مصدریہ برائے تسویہ کے بعد، جیسے: ﴿سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ﴾ (البقرة 6:2) ''یکساں ہے ان پر، خواہ آپ انھیں ڈرائیں یا نہ ڈرائیں۔''

أَمْ منقطعه: جو پہلے کلام کو قطع کر کے نئے کلام کو شروع کرنے کے لیے آئے، اصطلاحاً اسے اضراب کہتے ہیں، جیسے: ﴿قُلْ هَلْ يَسْتَوِي الْاَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ اَمْ هَلْ تَسْتَوِي الظُّلُمٰتُ وَالنُّوْرُ اَمْ جَعَلُوْا لِلّٰهِ شُرَكَآءَ خَلَقُوْا كَخَلْقِهٖ فَتَشَابَهَ الْخَلْقُ عَلَيْهِمْ﴾ (الرعد 16:13) ''آپ کہہ دیجیے! کیا اندھا اور آنکھوں والا برابر ہوا

کرتے ہیں؟ کیا اندھیرے اور روشنی یکساں ہوتے ہیں؟ یا انھوں نے اللہ (تعالیٰ) کے لیے کچھ شریک بنا لیے ہیں جنھوں نے اس کے پیدا کرنے کی طرح پیدا کیا ہے تو پیدائش ان پر گڈمڈ ہوگئی ہے۔"

کبھی اضراب کے ساتھ ساتھ اس میں استفہام انکار کا معنی بھی پایا جاتا ہے، جیسے: ﴿اَمْ لَهُ الْبَنٰتُ وَلَكُمُ الْبَنُوْنَ﴾ (الطور 39:52) "کیا اللہ (تعالیٰ) کے لیے تو بیٹیاں ہیں اور تم لوگوں کے لیے ہیں بیٹے؟!"

لَا: اگر معطوف مفرد ہو اور ایجاب (امر وغیرہ) کے بعد آئے تو یہ عطف کے ساتھ نفی کا فائدہ دیتا ہے، یعنی اپنے ماقبل کے لیے حکم کو ثابت کرتا ہے اور ما بعد سے حکم کی نفی کرتا ہے، جیسے: جَاءَ سَعِيدٌ لَا خَالِدٌ، خُذِ الْكِتَابَ لَا الْقَلَمَ.

بَلْ: اس کے ساتھ عطف اس شرط کے ساتھ درست ہے کہ اس کا معطوف مفرد ہو، جملہ نہ ہو۔ اگر یہ کلام مثبت ہو یا امر کے بعد واقع ہو تو ماقبل سے حکم کو ختم کر کے ما بعد کے لیے ثابت کرتا ہے، جیسے: قَامَ سَعِيدٌ بَلْ خَالِدٌ، لِيَقُمْ عَلِيٌّ بَلْ سَعِيدٌ. اس صورت میں ماقبل کلام مسکوت عنہ کے حکم میں ہو جاتا ہے۔ اگر نفی یا نہی کے بعد واقع ہو تو استدراک کے لیے آتا ہے اور لٰكِنَّ کے قائم مقام ہوتا ہے۔ اس صورت میں اپنے ماقبل کے لیے نفی یا نہی اور ما بعد کے لیے پہلے کے برعکس حکم ثابت کرتا ہے، جیسے: مَا قَامَ سَعِيدٌ بَلْ خَلِيلٌ، لَا يَذْهَبْ سَعِيدٌ بَلْ خَلِيلٌ.

لٰكِنْ: لٰكِنْ استدراک کے لیے آتا ہے، اس کے حرف عطف ہونے کے لیے مندرجہ ذیل تین شرائط ہیں:

1. اس کا معطوف مفرد ہو، یعنی جملہ نہ ہو۔
2. اس سے پہلے نفی یا نہی ہو۔
3. "و" کے ساتھ ملا ہوا نہ ہو۔

مذکورہ تینوں شرائط کے ساتھ اس کے حرف عطف ہونے کی مثال ہے: لَا يَقُمْ خَلِيلٌ لٰكِنْ سَعِيدٌ.

اگر معطوف جملہ ہو یا اس سے پہلے نفی یا نہی نہ ہو یا لٰكِنْ "و" کے بعد واقع ہو تو یہ حرفِ ابتدا و استدراک ہوتا ہے، حرفِ عطف نہیں، جیسے: مَا قَطَفْتُ الزَّهْرَ لٰكِنْ قَطَفْتُ الثَّمَرَ، تَكْثُرُ الْفَوَاكِهُ شِتَاءً، لٰكِنْ يَكْثُرُ الْعِنَبُ صَيْفًا، ﴿مَا كَانَ مُحَمَّدٌ اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِكُمْ وَلٰكِنْ رَّسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِيّٖنَ﴾ (الأحزاب 40:33) "محمد (ﷺ) تمھارے مردوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں مگر وہ اللہ (تعالیٰ) کے رسول اور خاتم النبیین ہیں۔"

اصل عبارت تھی وَلٰكِنْ كَانَ رَسُولَ اللّٰهِ لفظ رَسُول، كَانَ کی خبر ہونے کی وجہ سے منصوب ہے، أَبَا کا معطوف ہونے کی وجہ سے نہیں۔

[illegible]

﴿1﴾ اسم ظاہر کا اسم ظاہر پر عطف ڈالنا درست ہے اور عام ہے، جیسے: ﴿وَ اَوْحَيْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ﴾ (النسآء 4:163) ''اور ہم نے ابراہیم، اسماعیل، اسحاق اور یعقوب علیہم السلام کی طرف وحی کی۔''

﴿2﴾ ضمیر منفصل کا عطف اسم ظاہر پر یا اسم ظاہر کا عطف ضمیر منفصل پر جائز ہے، جیسے: «أَنَا وَ كَافِلُ الْيَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ»، جَاءَ نِي خَالِدٌ وَ أَنْتَ.

﴿3﴾ ضمیر منفصل کا عطف، ضمیر منفصل پر بھی جائز ہے، جیسے: هُوَ وَ أَنْتَ صَدِيقَانِ.

﴿4﴾ ضمیر مرفوع متصل یا ضمیر مستتر پر اسم ظاہر یا ضمیر منفصل کا عطف ڈالنا ہو تو اس کی تاکید کے لیے ضمیر مرفوع منفصل لانا ضروری ہے، جیسے: جِئْتُ أَنَا وَعَلِيٌّ، ﴿اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ﴾ (البقرة 2:35) ''تو اور تیری بیوی جنت میں رہو۔'' البتہ اگر ضمیر متصل اور اسم ظاہر کے درمیان فاصلہ آجائے تو ضمیر منفصل لانا ضروری نہیں، جیسے: ﴿لَوْ شَآءَ اللّٰهُ مَآ اَشْرَكْنَا وَلَآ اٰبَآؤُنَا﴾ (الأنعام 6:148)

﴿5﴾ جب ضمیر مجرور پر اسم ظاہر کا عطف ڈالا جائے تو حرفِ جر کا اعادہ ضروری ہے، جیسے: ﴿وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ تُحْمَلُوْنَ﴾ (المؤمنون 23:22) ''اور ان (جانوروں) پر اور کشتیوں پر (بھی) تم سوار کیے جاتے ہو۔''

﴿6﴾ فعل کا فعل پر عطف اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ معطوف علیہ اور معطوف دونوں ایک ہی زمانے پر دلالت کرتے ہوں، نوع خواہ ایک ہو یا مختلف، جیسے: كَتَبَ وَقَرَأَ حَامِدٌ (دونوں ماضی)، ﴿وَاِنْ تُؤْمِنُوْا وَتَتَّقُوْا يُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ﴾ (محمد 47:36) (دونوں مضارع)، إِنْ تَجِئْ أَكْرَمْتُكَ وَأُعْطِكَ مَا تُرِيدُ.
(معطوف علیہ فعل ماضی اور معطوف فعل مضارع)

﴿7﴾ جملے کا جملے پر عطف ڈالنا درست ہے، خواہ وہ جملہ فعلیہ ہو، جیسے: جَاءَ زَيْدٌ وَ ذَهَبَ حَامِدٌ. یا جملہ اسمیہ، جیسے: زَيْدٌ مُدَرِّسٌ وَ بَكْرٌ مُتَعَلِّمٌ.

﴿8﴾ ایک عامل کے دو مختلف معمولوں کا ایک دوسرے پر عطف ڈالنا بھی جائز ہے، جیسے: نَصَرَ خَالِدٌ حَامِدًا وَ

خَلِيلٌ بَشِيرًا. ''خالد نے حامد کی مدد کی اور خلیل نے بشیر کی (مدد کی)۔''

نمونۂ ترکیب: ﴿ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ﴾

لفظی تحلیل: وَ: حرف عطف مبنی بر فتح، لِ: حرف جر مبنی بر کسر، لفظ اَللّٰهِ: مجرور، جر کی علامت کسرۂ ظاہر، اَلْمَشْرِقُ: مبتدا مؤخر مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر، معطوف علیہ، وَ: حرف عطف مبنی بر فتح، اَلْمَغْرِبُ: معطوف مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر۔

ترکیب: وَ: عاطفہ، لِلّٰهِ: جار مجرور کَائِنٌ (محذوف) کے متعلق ہو کر خبر مقدم، اَلْمَشْرِقُ: معطوف علیہ، وَ: عاطفہ، اَلْمَغْرِبُ: معطوف، معطوف علیہ اور معطوف مل کر مبتدا مؤخر، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. عطف بہ حرف کی تعریف کریں اور مثال دیں۔
2. حروفِ عطف کون کون سے ہیں؟ ہر ایک کا استعمال بیان کریں۔
3. عطف کے احکام بیان کریں۔
4. خالی جگہیں پُر کریں:
   1. معطوف کے متبوع کو .... کہتے ہیں۔
   2. ضمیر مرفوع متصل یا ضمیر مستتر پر عطف ڈالا جائے تو .... لانا ضروری ہے۔
   3. فعل کا فعل پر عطف .... ہے۔
   4. ضمیر مجرور پر اسم ظاہر کا عطف ڈالا جائے تو .... کا اعادہ ضروری ہے۔
5. مندرجہ ذیل جملوں میں معطوف علیہ، حرفِ عطف اور معطوف کی نشاندہی کریں، نیز معطوف کا اعراب اور وجہ اعراب بھی بیان کریں:

مَا جَاءَ السَّيِّدُ لٰكِنْ خَادِمُهُ. اِسْتَعْمِلِ الْغِذَاءَ لَا الدَّوَاءَ.

أَفَاطِمَةُ حَضَرَتْ أَمْ سُعَادُ؟ تَوَلَّى الْخِلَافَةَ أَبُوبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ﷺ.

اَلطَّائِرَةُ تُشْبِهُ الْعُقَابَ أَوِ النَّسْرَ.

(6) دیے گئے حروف عطف میں سے مناسب حرف عطف لگا کر خالی جگہ پر کریں:

فَاء ...... أَمْ ...... وَاو ...... أَوْ ...... ثُمَّ ...... لَا.

(1) دَخَلَ الْمُدَرِّسُ .... وَقَفَ أَمَامَ التَّلَامِيذِ.

(2) فَرَّ الْجُنُودُ .... الْقَائِدُ.

(3) دَخَلَ الْفَتَى الْجَامِعَةَ .... تَخَرَّجَ مِنْهَا.

(4) أَتُفَّاحًا أَكَلْتَ .... بُرْتُقَالًا.

(5) أَهْتَمُّ بِالْأُمُورِ الْكَبِيرَةِ .... الصَّغِيرَةِ.

(6) اِشْرَبِ الْمَاءَ .... اللَّبَنَ.

(7) مندرجہ ذیل حروف عطف کو جملوں میں استعمال کریں:

واو ...... فاء ...... أم ...... بل ...... أو.

(8) مندرجہ ذیل جملوں کی تشکیل کر کے ترجمہ اور ترکیب کریں:

(1) أسيارة ركبت في سفرك أم قطارا.

(2) ظهرت الأزهار ثم الثمار.

(3) لا تصاحب الأشرار بل الأخيار.

(4) نريد السلام لا الاستسلام.

(5) السباحون حتى الأخير بلغوا غاية السّباق.

عَطْفُ الْبَيَانِ: تَابِعٌ جَامِدٌ ۔ غَالِبًا۔ يُخَالِفُ مَتْبُوعَهٗ فِي لَفْظِهٖ وَ يُوَافِقُهٗ فِي مَعْنَاهُ. ''عطف بیان وہ تابع ہے جو اکثر جامد ہوتا ہے اور اپنے متبوع کے ساتھ الفاظ میں مخالف اور معنی میں موافق ہوتا ہے۔''

جیسے: أَقْسَمَ بِاللّٰهِ أَبُو حَفْصٍ عُمَرُ.

عطف بیان کے متبوع کو مُبَیَّن کہتے ہیں۔ مذکورہ مثال میں أَبُو حَفْصٍ مُبَیَّن اور عُمَرُ عطف بیان ہے۔

1. عطفِ بیان، اعراب (رفع، نصب جر)، عدد (افراد، تثنیہ، جمع)، جنس (تذکیر و تانیث) اور تعریف و تنکیر میں اپنے متبوع کے موافق ہوتا ہے۔
2. متبوع جب معرفہ ہو تو عطفِ بیان اس کی وضاحت کے لیے لایا جاتا ہے، جیسے: ﴿جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ﴾ (المآئدة 5:97) ''اللہ (تعالیٰ) نے کعبہ کو، جو حرمت والا گھر ہے، لوگوں کے قیام کا باعث بنایا۔''
3. متبوع جب نکرہ ہو تو عطفِ بیان اس کی تخصیص کے لیے لاتے ہیں، جیسے: ﴿اَوْ كَفَّارَةٌ طَعَامُ مَسٰكِيْنَ﴾ (المآئدة 5:95) ''یا (لازم ہے اس پر) کفارہ، یعنی چند مسکینوں کو کھانا کھلانا۔''
4. عطفِ بیان کبھی ازالۂ وہم کے لیے لایا جاتا ہے، جیسے: ﴿اٰمَنَّا بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ○ رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ﴾ (الشعرآء 26:47،48) ''ہم رب العالمین پر ایمان لائے، جو موسیٰ اور ہارون (علیہما السلام) کا رب ہے۔''[1]

[1] حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ مقابلہ کرنے والے جادوگروں پر جب ان کی حقانیت واضح ہوگئی تو تب انھوں نے یہ بات کہی تھی۔ چونکہ فرعون بھی اپنے آپ کو رب کہلواتا تھا، اس لیے اس وہم کو دور کرنے کے لیے انھوں نے ﴿رَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ﴾ کہا۔

بدل اور عطف بیان میں فرق

کلام میں بدل خود مقصود ہوتا ہے مبدل منہ مقصود نہیں ہوتا بلکہ برائے تمہید ہوتا ہے۔ جبکہ عطف بیان خود مقصود نہیں ہوتا بلکہ اس کا متبوع مقصود ہوتا ہے اور عطف بیان اس کی وضاحت کے لیے آتا ہے۔

نمونۂ ترکیب: ﴿جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيٰمًا لِّلنَّاسِ﴾

لفظی تحلیل: جَعَلَ: فعل ماضی مبنی بر فتح، لفظ اَللّٰهُ: فاعل مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر، اَلْكَعْبَةَ: مفعول بہ اول منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، مبین، اَلْبَيْتَ: عطف بیان منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، موصوف، اَلْحَرَامَ: صفت منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، قِيَامًا: مفعول بہ ثانی منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، لِ: حرف جر، اَلنَّاسِ: مجرور، جر کی علامت کسرۂ ظاہر۔

ترکیب: جَعَلَ: فعل، لفظ اَللّٰهُ: فاعل، اَلْكَعْبَةَ: مبین، اَلْبَيْتَ: عطف بیان، موصوف، اَلْحَرَامَ: صفت، موصوف صفت مل کر عطف بیان، مبین اور عطف بیان مل کر مفعول بہ اول، قِيَامًا: مفعول بہ ثانی، لِلنَّاسِ: جار مجرور قِيَامًا کے متعلق، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ بنا۔

ذیل میں اسمائے مرفوعہ، منصوبہ، مجرورہ اور توابع کو جدول کی صورت میں بیان کیا جا رہا ہے:

اسمائے مرفوعہ	اسمائے منصوبہ		اسمائے مجرورہ	توابع
① فاعل	① مفعول بہ	② مفعول مطلق	① مجرور بہ حرف جار	① صفت
② نائب فاعل	③ مفعول فیہ	④ مفعول لہ	② مجرور بہ اضافت	② تاکید
③ مبتدا	⑤ مفعول معہ	⑥ حال		③ بدل
④ خبر	⑦ تمیز	⑧ مستثنیٰ		④ عطف بہ حرف
⑤ حروف مشبہ بالفعل کی خبر	⑨ حروف مشبہ بالفعل کا اسم	⑩ افعال ناقصہ کی خبر		⑤ عطف بیان
⑥ افعال ناقصہ کا اسم	⑪ حروف مشابہ بہ لَيْسَ کی خبر	⑫ لائے نفی جنس کا اسم		

7 حروف مشابہ بہ لَیْسَ کا اسم				
8 لائے نفی جنس کی خبر				

سوالات و تدریبات

1. عطفِ بیان کی تعریف کریں اور مثال دیں۔
2. عطفِ بیان کے احکام بیان کریں۔
3. بدل اور عطفِ بیان میں فرق واضح کریں۔
4. مندرجہ ذیل جملوں میں عطفِ بیان اور بدل کی نشاندہی کریں:

اَلْقَائِدُ طَارِقُ بْنُ زِيَادٍ فَتَحَ بِلَادَ الْأَنْدُلُسِ.   هِنْدٌ مَاتَ أَبُوهَا إِبْرَاهِيمُ.

كَانَ نَبِيُّ اللّٰهِ دَاوُدُ عليه السلام يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ.   يَا زِيَادُ النَّابِغَةُ الذُّبْيَانِيُّ!

فُتِحَتْ مِصْرُ فِي عَهْدِ الْخَلِيفَةِ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ رضي الله عنه.

اِتَّسَعَ مَجَالُ الْعِلْمِ فِي زَمَنِ ابْنِ الرَّشِيدِ الْمَأْمُونِ.

5. مندرجہ ذیل آیات کی ترکیب کریں:

﴿يُّوقَدُ مِنۡ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيۡتُوۡنَةٍ﴾   ﴿وَيُسۡقٰى مِنۡ مَّآءٍ صَدِيۡدٍ﴾

مبنی اسماء

معرب کی تفصیل جان لینے کے بعد اب ہم مبنی کے بارے میں تفصیل سے پڑھتے ہیں۔

آپ جانتے ہیں کہ مبنی وہ ہوتا ہے جس کا آخر عامل کے بدلنے سے تبدیل نہ ہو۔اور یہ بھی جانتے ہیں کہ فعل ماضی، امر حاضر معروف اور تمام حروف مبنی ہیں جبکہ بعض اسماء بھی مبنی ہوتے ہیں۔

مبنی اسماء کی اقسام

مبنی اسماء کی دس قسمیں ہیں:

① ضمائر
② اسمائے اشارات
③ اسمائے موصولہ
④ اسمائے افعال
⑤ اسمائے اصوات
⑥ مرکب امتزاجی
⑦ اسمائے کنایات
⑧ مبنی ظروف
⑨ اسمائے استفہام
⑩ اسمائے شرط

ضمائر
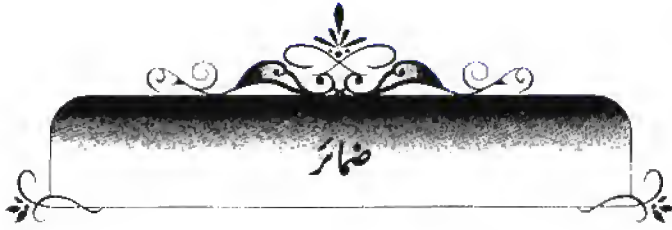
اَلضَّمِيرُ: هُوَ اسْمٌ جَامِدٌ يَدُلُّ عَلٰى مُتَكَلِّمٍ، أَوْ مُخَاطَبٍ أَوْ غَائِبٍ. ''ضمیر وہ اسم جامد ہے جو متکلم، مخاطب یا غائب پر دلالت کرے۔'' جیسے: أَنَا، أَنْتَ، هُوَ.

ضمیر کی اقسام

ضمیر کی مختلف اعتبارات سے کئی قسمیں بنتی ہیں، ظہور اور عدم ظہور کے اعتبار سے اس کی دو قسمیں ہیں:

① ضمیر بارز ② ضمیر مستتر

ضمیر بارز: وہ ضمیر جس کی لکھنے اور بولنے میں ایک ظاہری صورت ہو، جیسے: أَنَا، أَنْتَ، كَتَبْتُ.

ضمیر مستتر: مستتر کا معنی ہے: چھپا ہوا، ضمیر مستتر وہ ضمیر ہے جو کلام میں ملحوظ تو ہو مگر لکھنے اور بولنے میں نہ آئے، جیسے: سَاعِدْ غَيْرَكَ يُسَاعِدْكَ ''تو دوسرے کی مدد کر وہ تیری مدد کرے گا۔'' یہاں سَاعِدْ میں أَنْتَ ضمیر (وجوباً) اور يُسَاعِدْ میں هُوَ ضمیر (جوازاً) مستتر ہے۔

ضمیر مستتر کی دو صورتیں ہوتی ہیں: ⟨1⟩ ضمیر مستتر وجوباً ⟨2⟩ ضمیر مستتر جوازاً

ضمیر مستتر وجوباً: فعل کے مندرجہ ذیل صیغوں میں ضمیر وجوباً مستتر ہوتی ہے:

فعل	صیغہ	مثال	ضمیر مستتر
مضارع	واحد مذکر مخاطب	تَنْصُرُ	أَنْتَ
	واحد مذکر و مؤنث متکلم	أَنْصُرُ	أَنَا
	تثنیہ وجمع مذکر و مؤنث متکلم	نَنْصُرُ	نَحْنُ

امر	واحد مذکر مخاطب	أُنْصُرْ	أَنْتَ

ضمیر مستتر جوازاً: مندرجہ ذیل صیغوں میں ضمیر جوازاً مستتر ہوتی ہے، اس لیے ان صیغوں میں کبھی ضمیر مستتر فاعل بنتی ہے اور کبھی اسم ظاہر:

فعل	صیغہ	مثال	ضمیر مستتر
ماضی	واحد مذکر غائب	نَصَرَ	هُوَ
	واحد مؤنث غائب	نَصَرَتْ	هِيَ
مضارع	واحد مذکر غائب	يَنْصُرُ	هُوَ
	واحد مؤنث غائب	تَنْصُرُ	هِيَ

ضمیر بارز کی اقسام

ضمیر بارز کی دو قسمیں ہیں: ① منفصل ② متصل

ضمیر منفصل: وہ ضمیر جو الگ کلمے کی شکل میں ہوتی ہے، کسی دوسرے کلمے سے متصل نہیں ہوتی، جیسے: أَنَا، إِيَّايَ، أَنْتَ، إِيَّاكَ، هُوَ، إِيَّاهُ۔

ضمیر متصل: وہ ضمیر جو دوسرے کلمے کے ساتھ ملی ہوئی ہوتی ہے، اور تنہا نہیں آتی، جیسے: نَصَرْتُ میں تُ، نَصَرَا، يَنْصُرَانِ میں ''ا'' اور نَصَرُوا، يَنْصُرُونَ میں ''و''۔

ضمیر منفصل کی اقسام: ضمیرِ منفصل کی دو قسمیں ہیں: ① مرفوع منفصل محلًّا ② منصوب منفصل محلًّا

ضمیر مرفوع منفصل محلًّا: وہ ضمیر جو رفعی حالت میں الگ کلمے کی شکل میں ہوتی ہے اور عامل سے الگ آتی ہے۔

ضمیر منصوب منفصل محلًّا: وہ ضمیر جو نصبی حالت میں الگ کلمے کی شکل میں ہوتی ہے اور عامل سے الگ آتی ہے۔

یہ ضمیریں درج ذیل ہیں:

قسم ضمیر	صیغہ	مذکر			مؤنث		
		مفرد	تثنیہ	جمع	مفرد	تثنیہ	جمع
ضمیر مرفوع منفصل محلًا	متکلم	أَنَا	نَحْنُ		أَنَا	نَحْنُ	
	مخاطب	أَنْتَ	أَنْتُمَا	أَنْتُمْ	أَنْتِ	أَنْتُمَا	أَنْتُنَّ
	غائب	هُوَ	هُمَا	هُمْ	هِيَ	هُمَا	هُنَّ
ضمیر منصوب منفصل محلًا	متکلم	إِيَّايَ	إِيَّانَا		إِيَّايَ	إِيَّانَا	
	مخاطب	إِيَّاكَ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُمْ	إِيَّاكِ	إِيَّاكُمَا	إِيَّاكُنَّ
	غائب	إِيَّاهُ	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُمْ	إِيَّاهَا	إِيَّاهُمَا	إِيَّاهُنَّ

ضمیر متصل کی اقسام: ضمیر متصل کی تین قسمیں ہیں: ① مرفوع متصل محلًا ② منصوب متصل محلًا ③ مجرور متصل محلًا

ضمیر مرفوع متصل محلًا: جو رفعی حالت میں فعل سے مل کر آئے۔ یہ مندرجہ ذیل ضمیریں ہیں:

1. تائے فاعل، جیسے: نَصَرْتِ، نَصَرْتُمَا، نَصَرْتُمْ، نَصَرْتُنَّ.
2. نَا، جیسے: نَصَرْنَا.
3. تثنیہ مذکر و مؤنث کا "ا" جیسے: نَصَرَا، نَصَرَتَا، يَنْصُرَانِ، تَنْصُرَانِ، اُنْصُرَا.
4. واوِ جمع، جیسے: نَصَرُوا، يَنْصُرُونَ، تَنْصُرُونَ، اُنْصُرُوا.
5. یائے مخاطبہ، جیسے: تَنْصُرِينَ، اُنْصُرِي.
6. نونِ نسواں، جیسے: نَصَرْنَ، يَنْصُرْنَ، تَنْصُرْنَ، اُنْصُرْنَ.

ضمیر منصوب متصل محلًا: جو نصبی حالت میں عامل سے مل کر آئے۔

ضمیر مجرور متصل محلًا: جو جری حالت میں عامل سے مل کر آئے۔

یہ ضمیریں مندرجہ ذیل ہیں اور منصوب و مجرور میں مشترک ہیں:

〈1〉 یائے متکلم، جیسے: نَصَرَنِي ، لِي.

〈2〉 نَا، جیسے: نَصَرَنَا، لَنَا.

〈3〉 کافِ ضمیر مخاطب (كَ) جیسے: نَصَرَكَ، نَصَرَكِ، نَصَرَكُمَا، نَصَرَكُمْ، نَصَرَكُنَّ، لَكَ، لَكِ، لَكُمَا، لَكُمْ، لَكُنَّ.

〈4〉 ہائے غائب (ه) جیسے: نَصَرَهُ، نَصَرَهَا، نَصَرَهُمَا، نَصَرَهُمْ، نَصَرَهُنَّ، لَهُ، لَهَا، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهُنَّ.

فائدہ تائے فاعل، کاف ضمیر خطاب اور ہائے غائب کے ساتھ ''مَا'' ''م'' اور ''نَّ'' کا اضافہ مفرد، تثنیہ، جمع اور مذکر ومؤنث کے صیغوں میں صرف فرق کرنے کے لیے کیا جاتا ہے لیکن نحویوں کی ایک رائے کے مطابق ان کا مجموعہ، یعنی: تُمَا، تُمْ، تُنَّ، كُمَا، كُمْ، كُنَّ، هُمَا، هُمْ، هُنَّ، ہی ضمیر ہے، اب راجح صورت یہی ہے۔

مندرجہ ذیل نقشے میں ضمائر کی یہ تمام اقسام ذکر کر دی گئی ہیں:
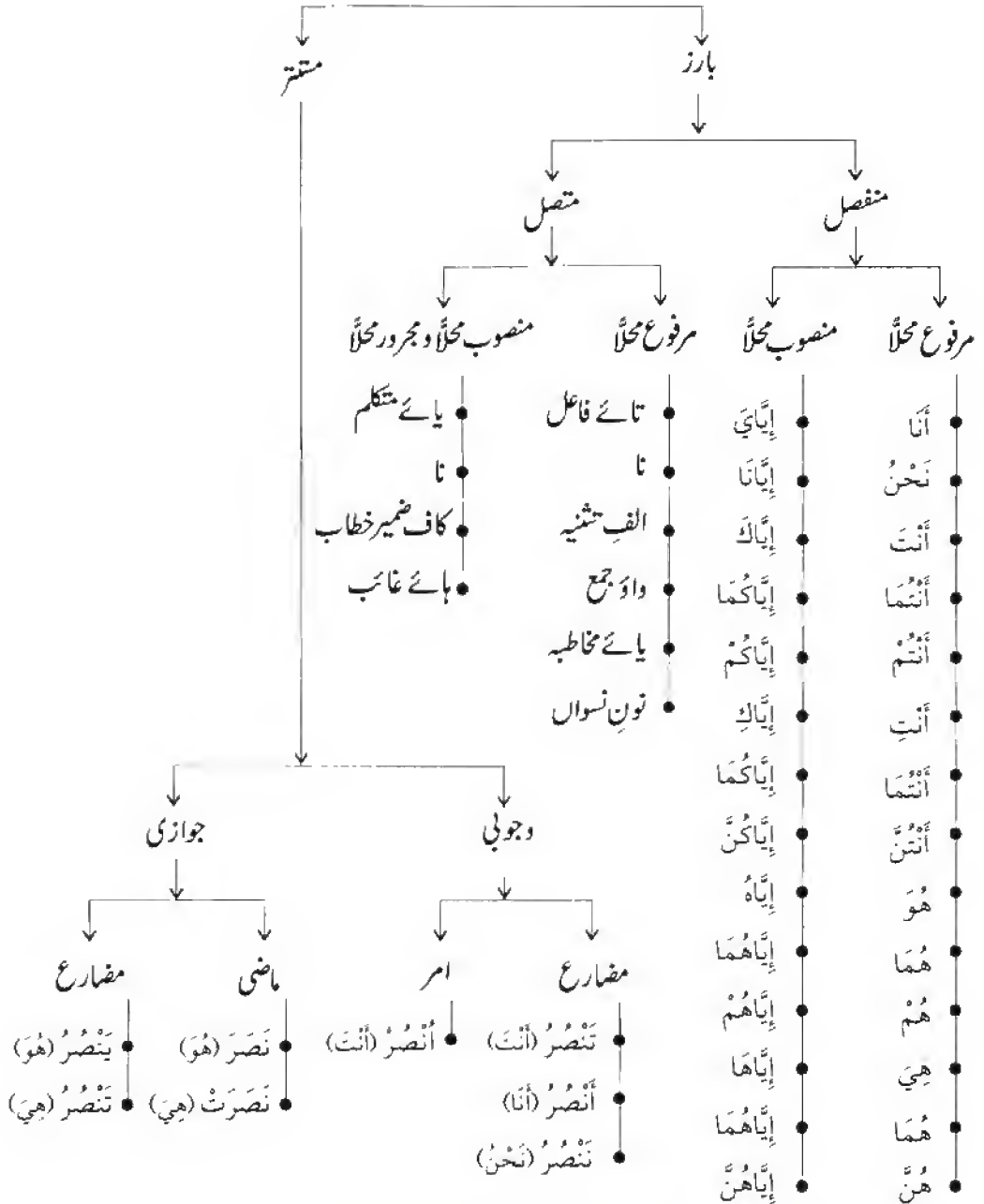
ملاحظات ① ضمیرِ فصل: جب مبتدا وخبر دونوں معرفہ ہوں یا خبر اسم تفضیل ہو جو مِنْ کے ساتھ استعمال ہوا ہو تو مبتدا اور خبر کے درمیان مبتدا کے مطابق ضمیر مرفوع منفصل کی شکل میں ایک کلمہ لایا جاتا ہے، اسے ضمیر فصل یا حرف فصل کہتے ہیں، راجح قول کے مطابق یہ حرف ہے، یہ خبر اور صفت کے درمیان فرق کرتا ہے، جیسے: زَيْدٌ هُوَ الْعَالِمُ، ﴿ وَأُولَٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ﴾ (البقرة 2:5) ''اور یہی لوگ پورے کامیاب ہیں۔'' اَلشَّمْسُ هِيَ أَكْبَرُ مِنَ الْقَمَرِ.

② ضمیرِ شان یا قصہ: کبھی جملے کے شروع میں ضمیرِ واحد مذکر/مؤنث غائب ہوتی ہے جس کا مرجع ذکر نہیں ہوتا۔ یہ مبہم ضمیر ہوتی ہے جس کی مراد کی وضاحت وتفسیر بعد والا جملہ کرتا ہے۔ اگر یہ ضمیر مذکر کے لیے ہو تو اسے ضمیرِ شان اور اگر مؤنث کے لیے ہو تو اسے ضمیرِ قصہ کہتے ہیں، جیسے: ﴿ قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ﴾ (112:1) ''کہہ دیجیے: شان یہ ہے کہ اللہ ایک ہے۔'' ﴿فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ وَلٰكِنْ تَعْمَى الْقُلُوْبُ الَّتِيْ فِي الصُّدُوْرِ﴾ (الحج 22:46) ''پس بے شک قصہ یہ ہے کہ آنکھیں اندھی نہیں ہوجاتیں اور لیکن وہ دل اندھے ہوجاتے ہیں جو سینوں میں ہیں۔'' یہ ضمیر اصل میں مبتدا واقع ہوتی ہے، پھر اگر اس پر کوئی ناسخ داخل ہوجائے تو اس کا معمول بن جاتی ہے، جیسے: ﴿ فَاِنَّهَا لَا تَعْمَى الْاَبْصَارُ ﴾ میں إِنَّ کا اسم واقع ہورہی ہے۔

سوالات و تدریبات

1. ضمیر کی تعریف کریں، مثال دیں اور اقسام بیان کریں۔
2. ضمیر مستتر کی تعریف کریں اور اقسام بیان کریں۔
3. ضمیر بارز کی تعریف کریں اور اقسام بیان کریں۔
4. ضمیر فصل اور ضمیر شان کسے کہتے ہیں؟ مثال بھی دیں۔
5. مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ کریں اور ان میں موجود ضمیروں کو پہچان کر ہر ایک کی قسم بیان کریں:

﴿ يَسْـَٔلُوْنَكَ عَنِ الْاَهِلَّةِ ﴾، ﴿ وَلَا يَـُٔوْدُهٗ حِفْظُهُمَا ﴾، ﴿ هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ ﴾، ﴿ اَنْتَ مَوْلٰىنَا فَانْصُرْنَا ﴾ ﴿ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ ﴾، ﴿ اٰمَنَّا بِهٖ ﴾، ﴿فَاَصَابَهَآ اِعْصَارٌ فِيْهِ نَارٌ فَاحْتَرَقَتْ ﴾

6. مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ کریں اور ان میں ضمیرِ بارز اور ضمیرِ مستتر کی نشاندہی کریں:

﴿رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَيْتَنَا ﴾، ﴿ لَآ اَعْبُدُ مَا تَعْبُدُوْنَ﴾، ﴿ اَرَءَيْتَ الَّذِيْ يُكَذِّبُ بِالدِّيْنِ ﴾، ﴿ فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ ﴾، ﴿وَمَا كُنَّا مُعَذِّبِيْنَ حَتّٰى نَبْعَثَ رَسُوْلًا ﴾

اِسْمُ الْإِشَارَةِ: هُوَ اسْمٌ يُعَيِّنُ مَدْلُولَهُ بِإِشَارَةٍ حِسِّيَّةٍ إِلَيْهِ. ''اسم اشارہ وہ اسم ہے جو اپنے مدلول کی تعیین اس کی طرف حسی اشارے کے ذریعے کرے۔'' جیسے: هٰذَا الرَّجُلُ عَالِمٌ ''یہ آدمی عالم ہے۔''

﴿وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ﴾ (البقرة 2:35) ''اور تم دونوں اس درخت کے قریب نہ جانا۔''

جس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے، اسے مشار الیہ کہتے ہیں۔ مذکورہ مثالوں میں هٰذَا، هٰذِهِ اسم اشارہ جبکہ اَلرَّجُلُ، اَلشَّجَرَةَ مشار الیہ ہیں۔

اسم اشارہ کی اقسام

اسم اشارہ کی تین قسمیں ہیں: ① قریب ② متوسط ③ بعید

اسم اشارہ قریب: وہ اسم جس سے اس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے جو قریب ہو۔

اسم اشارہ متوسط: وہ اسم جس سے اس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے جو متوسط فاصلے پر ہو۔

اسم اشارہ بعید: وہ اسم جس سے اس چیز کی طرف اشارہ کیا جائے جو دور ہو۔

اسم اشارہ		قریب	متوسط	بعید
مذکر	مفرد	هٰذَا	ذَاكَ	ذٰلِكَ
	تثنیہ	هٰذَانِ / هٰذَيْنِ [1]	ذَانِكَ / ذَيْنِكَ	ذَانِكَ / ذَيْنِكَ
	جمع	هٰؤُلَاءِ	أُولٰئِكَ	أُولَالِكَ

[1] تثنیہ مذکر و مؤنث دونوں معرب ہیں۔

مؤنث	مفرد	هٰذِهٖ	تَاكَ	تِلْكَ
	تثنیہ	هَاتَانِ/ هَاتَيْنِ	تَانِكَ/ تَيْنِكَ	تَانِكَ/ تَيْنِكَ
	جمع	هٰؤُلَاءِ	أُولٰئِكَ	أُولَالِكَ

ملاحظات ① اصل اسم اشارہ ''ذا'' ہے جو کہ اسم اشارہ برائے قریب ہے۔ اس کے شروع میں مخاطب کو تنبیہ کرنے کے لیے ''هَا'' بڑھادی جاتی ہے، اگر آخر میں کاف خطاب (ك) [1] بڑھادیا جائے تو اسم اشارہ متوسط اور اگر اس پر لامِ بُعد داخل کردیا جائے تو اسم اشارہ بعید بن جاتا ہے۔

② کافِ خطاب مخاطب کے اعتبار سے مذکر ومؤنث اور تثنیہ وجمع کی ضمیروں کی طرح تبدیل ہوجاتا ہے، جیسے: ذٰلِكَ سے ذٰلِكِ، ذٰلِكُمَا، ذٰلِكُمْ، ذٰلِكُنَّ۔

③ جب کسی جگہ کی طرف اشارہ کرنا ہو تو قریب کے لیے هُنَا، هٰهُنَا، متوسط کے لیے هُنَاكَ اور بعید کے لیے هُنَالِكَ، هَنَّا، هِنَّا، ثَمَّ اور ثَمَّةَ استعمال ہوتے ہیں۔

یہ کلمات اسم اشارہ ہونے کے علاوہ اسمائے ظروف بھی ہیں۔

مشار الیہ کے احکام

① مشار الیہ ہمیشہ یا تو معرف باللام ہوتا ہے یا مضاف۔

② جب مشار الیہ معرف باللام ہو تو اسم اشارہ پہلے اور مشار الیہ بعد میں آتا ہے، جیسے: ﴿وَأُوْحِيَ إِلَيَّ هٰذَا الْقُرْاٰنُ﴾ (الأنعام 19:6) ''اور میری طرف یہ قرآن وحی کیا گیا ہے۔''

③ جب مشار الیہ مضاف ہو تو اسم اشارہ مضاف الیہ کے بعد آتا ہے، جیسے: ﴿لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هٰذَا﴾ (یوسف 15:12) ''البتہ آپ ضرور انھیں ان کے اس کام کی خبر دیں گے۔'' ﴿اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا﴾ (یوسف 93:12) ''تم میری یہ قمیص لے جاؤ۔''

④ مشار الیہ کبھی مقدر ہوتا ہے، جیسے: هٰذَا عَالِمٌ اصل میں تھا: هٰذَا الرَّجُلُ عَالِمٌ۔

[1] کاف خطاب حرف ہے، ضمیر نہیں۔ لیکن حرف خطاب ہونے کے باوجود یہ کاف اسمی کی طرح متصرف ہوتا ہے، جیسے: ذَاكَ، ذَاكِ. اس کے ساتھ علامت تثنیہ ''ا''، میمِ جمع مذکر اور نونِ نسواں بھی لاحق ہوجاتے ہیں، جیسے: ذَاكُمَا، ذَاكُمْ، ذَاكُنَّ۔

سوالات و تدریبات

1. اسم اشارہ کی تعریف، مثال اور اقسام بیان کریں۔
2. مشار الیہ کے احکام بیان کریں۔
3. قریب، متوسط اور بعید کے لیے استعمال ہونے والے اسمائے اشارات بیان کریں۔
4. مندرجہ ذیل آیات میں اسم اشارہ اور مشار الیہ کو متعین کریں، نیز اسم اشارہ کی قسم بھی بتائیں:

﴿ وَأُوحِيَ إِلَيَّ هَٰذَا الْقُرْآنُ ﴾، ﴿ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ بِأَمْرِهِمْ هَٰذَا ﴾، ﴿ ادْخُلُوا هَٰذِهِ الْقَرْيَةَ ﴾، ﴿ ذَٰلِكَ الْفَضْلُ مِنَ اللَّهِ ﴾، ﴿ فَمَالِ هَٰؤُلَاءِ الْقَوْمِ لَا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثًا ﴾ ، ﴿ تِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِي نُورِثُ مِنْ عِبَادِنَا مَنْ كَانَ تَقِيًّا ﴾

5. مناسب اسم اشارہ لگا کر خالی جگہیں پر کریں اور ترجمہ کریں:

① .... الطَّالِبُ نَشِيطٌ.

② .... الصُّنَّاعُ مَاهِرُونَ.

③ اِسْتَعَرْتُ .... الْكِتَابَيْنِ.

④ إِنَّ .... الْمُعَلِّمَةَ مِصْرِيَّةٌ.

⑤ إِنَّ .... اللَّاعِبِينَ مُحْتَرِفُونَ.

6. مندرجہ ذیل کلمات کے شروع میں مناسب مبتدا لگائیں جو کہ اسم اشارہ ہو:

① ....نافع. ② ....مجتهدان.

③ ....ثمينتان. ④ ....مسرورون.

⑤ ....عابدات. ⑥ ....صائمة.

⑦ ....صادقون. ⑧ ....فائزون.

سبق:35

اَلاِسْمُ الْمَوْصُولُ: هُوَ مَا يَدُلُّ عَلٰى مُعَيَّنٍ بِوَاسِطَةِ جُمْلَةٍ أَوْ شِبْهِ جُمْلَةٍ تُذْكَرُ بَعْدَهٗ. ''اسم موصول وہ (اسم) ہے جو اپنے بعد مذکور جملے یا شبہ جملے کے واسطے سے ایک معین چیز پر دلالت کرے۔''

جیسے: ﴿هُوَ الَّذِیْ یُصَوِّرُكُمْ فِی الْاَرْحَامِ﴾ (آل عمرٰن 3:6) ''وہی ہے جو رحموں میں تمھاری صورت بناتا ہے۔'' ﴿مَا عِنْدَكُمْ یَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ﴾ (النحل 16:96) ''جو کچھ تمھارے پاس ہے وہ ختم ہوجائے گا اور جو اللہ (تعالیٰ) کے پاس ہے وہ باقی رہنے والا ہے۔''

صلہ: اسم موصول کے بعد جو جملہ یا شبہ جملہ ہوتا ہے، اسے صلہ کہتے ہیں، جیسے: ﴿اَرَءَیْتَ الَّذِیْ یُكَذِّبُ بِالدِّیْنِ﴾ (الماعون 107:1) ''کیا آپ نے اس شخص کو دیکھا جو (آخرت کی) جزا وسزا کو جھٹلاتا ہے۔'' ﴿وَیَعْلَمُ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَمَا فِی الْاَرْضِ﴾ (آل عمرٰن 3:29) ''وہ جانتا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے۔''

ضمیر عائد: صلہ میں ایک ضمیر ہوتی ہے جو صلہ کا تعلق اسم موصول کے ساتھ جوڑتی ہے، اسے ضمیر عائد کہتے ہیں۔ یہ ضمیر تذکیر وتانیث اور مفرد، تثنیہ وجمع میں اسم موصول کے مطابق ہوتی ہے۔

مذکورہ مثالوں میں اَلَّذِي اور مَا اسم موصول ہیں، يُكَذِّبُ بِالدِّين (جملہ) صلہ ہے اور يُكَذِّبُ میں هُوَ ضمیر مستتر، ضمیر عائد ہے، اسی طرح فِي السَّمٰوٰتِ اور فِي الْأَرْضِ (جار مجرور) صلہ ہیں اور ان کے متعلّق میں ضمیر مستتر، ضمیر عائد ہے۔

ملاحظہ موصول اور صلہ مل کر مکمل جملہ نہیں بنتے بلکہ جملے کا ایک جز بنتے ہیں۔

اسمائے موصولہ مندرجہ ذیل ہیں:

مذکر			مؤنث		
واحد	تثنیہ	جمع	واحد	تثنیہ	جمع
اَلَّذِي	اَللَّذَانِ/اَللَّذَيْنِ	اَلَّذِينَ، اَلْأُلٰى	اَلَّتِي	اَللَّتَانِ/ اَللَّتَيْنِ	اَللَّاتِ، اَللَّاتِي، اَللَّوَاتِي،

		اَلْأُلَاءِ			اَللَّاءِ، اَللَّائِي، اَلْأُلٰی، اَلْأُلَاءِ

ان کے علاوہ درج ذیل کلمات بھی اسم موصول ہیں:

﴿1﴾ مَنْ: یہ اکثر ذوی العقول کے لیے آتا ہے اور مفرد، تثنیہ، جمع اور مذکر و مؤنث سب کے لیے استعمال ہوتا ہے، جیسے: ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا﴾ (البقرۃ 2:8) ''لوگوں میں سے بعض وہ ہیں جو کہتے ہیں: ہم ایمان لائے۔'' کبھی غیر ذوی العقول کے لیے آجاتا ہے، جیسے: ﴿فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ﴾ (النور 24:45) ''پھر ان میں سے بعض وہ ہیں جو اپنے پیٹ کے بل چلتے ہیں۔''

﴿2﴾ مَا: یہ اکثر غیر ذوی العقول کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللّٰهِ بَاقٍ﴾ کبھی ذوی العقول کے لیے آجاتا ہے، جیسے: ﴿فَانْكِحُوْا مَا طَابَ لَكُمْ مِّنَ النِّسَآءِ﴾ (النسآء 4:3) ''تو عورتوں میں سے جو تمھیں پسند ہوں، ان سے نکاح کرلو۔''

﴿3﴾ أَيٌّ / أَيَّةٌ: یہ ذوی العقول اور غیر ذوی العقول دونوں کے لیے آتے ہیں۔ أَيٌّ مذکر اور أَيَّةٌ مؤنث کے لیے آتا ہے۔ ان کے استعمال کی چار صورتیں ہیں۔ ان میں سے تین میں معرب بالحرکات اور ایک میں مبنی ہوتے ہیں۔ تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

	صورتیں	رفعی حالت	نصبی حالت	جری حالت
معرب بالحرکات	مضاف ہوں، صدر صلہ مذکور ہو	يُعْجِبُنِي أَيُّهُمْ هُوَ قَائِمٌ.	رَأَيْتُ أَيَّهُمْ هُوَ قَائِمٌ.	مَرَرْتُ بِأَيِّهِمْ هُوَ قَائِمٌ.
	نہ مضاف ہوں، نہ صدر صلہ مذکور ہو	يُعْجِبُنِي أَيٌّ قَائِمٌ.	رَأَيْتُ أَيًّا قَائِمٌ.	مَرَرْتُ بِأَيٍّ قَائِمٌ.
	مضاف نہ ہوں، صدر صلہ مذکور ہو	يُعْجِبُنِي أَيٌّ هُوَ قَائِمٌ.	رَأَيْتُ أَيًّا هُوَ قَائِمٌ.	مَرَرْتُ بِأَيٍّ هُوَ قَائِمٌ.
مبنی علی الضم	مضاف ہوں، صدر صلہ مذکور نہ ہو	يُعْجِبُنِي أَيُّهُمْ قَائِمٌ.	رَأَيْتُ أَيُّهُمْ قَائِمٌ.	مَرَرْتُ بِأَيُّهُمْ قَائِمٌ.

ملاحظہ مَنْ، مَا، أَيٌّ/أَيَّةٌ بطور اسمائے استفہام اور اسمائے شرط بھی استعمال ہوتے ہیں۔

﴿4﴾ أَلْ: جب اسم فاعل یا اسم مفعول پر "أَلْ" آئے تو یہ "أَلْ" بھی اسم موصول کا معنی دیتا ہے، جیسے: جَاءَنِي الضَّارِبُ، یعنی جَاءَنِي الَّذِي ضَرَبَ، جَاءَنِي الْمَضْرُوبُ، یعنی جَاءَنِي الَّذِي ضُرِبَ. اسی طرح اَلسَّارِقُ کا معنی ہے: اَلَّذِي سَرَقَ اور ﴿الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ﴾ کا معنی ہے: اَلَّذِينَ غُضِبَ عَلَيْهِمْ.

نمونہ ترکیب: ﴿هُوَ الَّذِيْ يُصَوِّرُكُمْ فِي الْاَرْحَامِ﴾

لفظی تحلیل و ترکیب: هُوَ: ضمیر مرفوع منفصل، مبنی بر فتح، محلاً مرفوع، مبتدا، اَلَّذِي: اسم موصول، مبنی بر سکون، محلاً مرفوع خبر، يُصَوِّرُ: فعل مضارع مرفوع، علامتِ رفع ضمہ ظاہر، هُوَ مستتر ضمیر فاعل، محلاً مرفوع، كُمْ: ضمیر مفعول بہ، مبنی بر سکون، محلاً منصوب، فِي: حرف جار، مبنی بر سکون، اَلْأَرْحَامِ: مجرور، علامتِ جر کسرہ ظاہر، فعل اپنے فاعل، مفعول بہ اور متعلق سے مل کر صلہ، موصول صلہ مل کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

﴿1﴾ اسم موصول، صلہ اور ضمیرِ عائد کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

﴿2﴾ اسمائے موصولہ کون کون سے ہیں؟ بیان کریں۔

﴿3﴾ أَيٌّ/أَيَّةٌ کے استعمال کی کتنی صورتیں ہیں؟ بیان کریں۔

﴿4﴾ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

① مَنْ اور مَا میں کیا فرق ہے؟

② "أَلْ" کب اسم موصول کا معنی دیتا ہے؟

③ أَيٌّ/أَيَّةٌ کس صورت میں مبنی علی الضم ہوتے ہیں؟

④ کون سے اسمائے موصولہ استفہام اور شرط کے لیے بھی استعمال ہوتے ہیں؟

﴿5﴾ مندرجہ ذیل آیات میں اسم موصول، صلہ اور ضمیرِ عائد کی نشاندہی کریں:

﴿وَالّٰٓئِيْ يَئِسْنَ مِنَ الْمَحِيْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ﴾، ﴿وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُّعْجِبُكَ قَوْلُهٗ فِي الْحَيٰوةِ

الدُّنْيَا﴾ ، ﴿فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ ، ﴿رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا﴾ ﴿فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ﴾ ، ﴿وَاللّٰهُ مُحِيْطٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ﴾ ، ﴿يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوةِ﴾.

6. مناسب اسم موصول لگا کر خالی جگہیں پر کریں:

1. أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رضی اللہ عنہ هُوَ .... رَافَقَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْهِجْرَةِ.
2. مَعْرَكَةُ بَدْرٍ هِيَ الْمَعْرَكَةُ .... هَزَّتْ كِيَانَ قُرَيْشٍ.
3. أَحْمَدُ وَإِبْرَاهِيمُ صَدِيقَايَ .... أَلْعَبُ مَعَهُمَا.
4. اَلْمَقَالَتَانِ .... قَرَأْتُهُمَا هُمَا لِكَاتِبٍ عَرَبِيٍّ.
5. إِنَّ .... يَحْرِصُونَ عَلٰى حِفْظِ السِّرِّ قَلِيلٌ.
6. هٰؤُلَاءِ أَصْدِقَائِي .... أَتَعَلَّمُ مَعَهُمْ.
7. اَلْمُعَلِّمَاتُ .... يَتَخَصَّصْنَ فِي مَادَّتِهِنَّ قَلِيلَاتٌ.

7. مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ وترکیب کریں:

جَاءَتِ اللَّتَانِ تَسْكُنَانِ أَمَامَنَا.

رَأَيْتُ الَّذِينَ يَشْتَغِلُونَ فِي الْمَصْنَعِ.

أَحْسِنْ إِلٰى مَنْ أَحْسَنَ إِلَيْكَ.

لَا تَأْكُلْ مَا لَا تَسْتَطِيعُ هَضْمَهُ.

اِسْمُ الفِعْلِ: هُوَ اسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى فِعْلٍ مُعَيَّنٍ وَ يَتَضَمَّنُ مَعْنَاهُ وَ زَمَنَهُ وَ عَمَلَهُ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَقْبَلَ عَلَامَتَهُ أَوْ يَتَأَثَّرَ بِالْعَوَامِلِ. ''اسم فعل وہ اسم ہے جو ایک معین فعل پر دلالت کرتا ہے اور اس کے معنی، زمانے اور عمل کو شامل ہوتا ہے مگر اس کی علامات قبول نہیں کرتا اور نہ عوامل کا اثر قبول کرتا ہے۔'' جیسے: هَيْهَاتَ بمعنی بَعُدَ، شَتَّانَ بمعنی اِفْتَرَقَ، وَيْ بمعنی أَتَعَجَّبُ، صَهْ بمعنی اُسْكُتْ.

اسمائے افعال کی اقسام

فعل کے معنی پر دلالت کرنے کے لحاظ سے اسمائے افعال کی تین قسمیں ہیں:

① اسمائے افعال بمعنی ماضی: ان کا فاعل ضمیر مستتر اور اسم ظاہر دونوں طرح آ سکتا ہے۔ لازم اور متعدی ہونے میں اپنے فعل کے مطابق ہوتے ہیں۔ ان میں سے چند ایک مندرجہ ذیل ہیں:

﴿1﴾ هَيْهَاتَ: بمعنی بَعُدَ ''وہ دور ہوا'' جیسے: ﴿هَيْهَاتَ هَيْهَاتَ لِمَا تُوعَدُونَ﴾ (المؤمنون 36:23) ''بعید، بالکل بعید ہے وہ جس کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے۔''

﴿2﴾ شَتَّانَ: بمعنی اِفْتَرَقَ ''وہ جدا ہوا'' جیسے: شَتَّانَ الْإِحْسَانُ وَالْإِسَاءَةُ.

﴿3﴾ سَرْعَانَ: بمعنی أَسْرَعَ ''اس نے جلدی کی'' جیسے: سَرْعَانَ النَّاسُ.

﴿4﴾ بُطْآنَ: بمعنی أَبْطَأَ ''وہ سست ہوا/ اس نے دیر کی'' جیسے: بُطْآنَ الْقِطَارُ.

② اسمائے افعال بمعنی مضارع: ان کا فاعل وجوبا ضمیر مستتر ہوتا ہے اور لازم و متعدی ہونے میں اپنے فعل کے مطابق ہوتے ہیں۔ ان میں سے چند یہ ہیں:

﴿1﴾، ﴿2﴾ قَدْ، قَطْ: بمعنی يَكْفِي ''وہ کافی ہے۔''

﴿3﴾ زِهْ: بمعنی أَسْتَحْسِنُ ''میں اچھا سمجھتا ہوں۔''

﴿4﴾ بَخٍ: بمعنی أَرْضٰی ''میں راضی ہوتا ہوں۔''

﴿5﴾ وَيْ: بمعنی أَتَعَجَّبُ ''میں تعجب کرتا ہوں۔''

③ اسمائے افعال بمعنی امر حاضر: ان کا فاعل ہمیشہ ضمیر مستتر ہوتا ہے، یہ بھی اپنے فعل کے لحاظ سے لازم یا متعدی ہوتے ہیں، ان میں سے زیادہ مشہور درج ذیل ہیں:

﴿1﴾ دُونَكَ: بمعنی خُذْ ''تو لے/پکڑ'' جیسے: دُونَكَ الْكِتَابَ.

﴿2﴾ بَلْهَ: بمعنی دَعْ ''تو چھوڑ'' جیسے: بَلْهَ التَّفَكُّرَ فِيمَا لَا يَعْنِيكَ.

﴿3﴾ عَلَيْكَ: بمعنی اِلْزَمْ ''تو اختیار کر/لازم پکڑ'' جیسے: عَلَيْكَ الرِّفْقَ.

﴿4﴾ حَيَّ: بمعنی أَقْبِلْ/ عَجِّلْ ''تو آ/ جلدی کر'' جیسے: حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ، حَيَّ عَلَى الْفَلَاحِ.

﴿5﴾ هَا[1]: بمعنی خُذْ، جیسے: هَا الْقَلَمَ.

﴿6﴾ رُوَيْدَ: بمعنی أَمْهِلْ ''تو مہلت دے'' جیسے: رُوَيْدَ الطَّالِبَ.

﴿7﴾ مَهْ: بمعنی اِنْكَفِفْ ''تو رک جا'' جیسے: مَهْ عَمَّا تَقُولُ مِنَ الْإِفْكِ.

﴿8﴾ مَكَانَكَ: بمعنی اُثْبُتْ ''تو ٹھہرا رہ'' جیسے: مَكَانَكَ أَيُّهَا اللِّصُّ.

﴿9﴾ أَمَامَكَ: بمعنی تَقَدَّمْ ''تو آگے بڑھ'' جیسے: أَمَامَكَ أَيُّهَا الْجُنْدِيُّ.

﴿10﴾ هَلُمَّ: بمعنی اِيتِ ''تو آ'' جیسے: ﴿وَالْقَآئِلِيْنَ لِاِخْوٰنِهِمْ هَلُمَّ اِلَيْنَا﴾ (الأحزاب 33:18) اور بمعنی ''تو لا'' جیسے: ﴿هَلُمَّ شُهَدَآءَكُمُ﴾ (الأنعام 6:150)

سوالات و تدریبات

﴿1﴾ اسمائے افعال کی تعریف کریں اور ان کی اقسام بیان کریں۔

﴿2﴾ دیے گئے کلمات سے خالی جگہ پُر کریں اور ترجمہ کریں:

أَمَامَكُمْ ...... هَيْهَاتَ ...... رُوَيْدَ ...... وَيْ ...... عَلَيْكَ ...... هَلُمَّ

[1] هَا کو تین طرح پڑھ سکتے ہیں: هَا، هَاءَ، هَاكَ. اس سے تثنیہ و جمع بھی آتے ہیں، جیسے: هَاءَا، هَاءُوا.

1. .... أَيُّهَا الْحَارِسُ.
2. .... لِقَوْمٍ يَقُولُونَ مَا لَا يَفْعَلُونَ.
3. .... نَجَاحَ الْكَسْلَانِ.
4. .... إِلَى التَّعَلُّمِ يَا شَبَابُ.
5. .... أَيُّهَا الْقَاضِي! حَتّٰى تَسْمَعَ مِنِّي.
6. .... الْقِرَاءَةَ وَالْكِتَابَةَ.

3. ملوّن افعال کی جگہ مناسب اسم فعل لگائیں:

أَتَعَجَّبُ لِاسْتِمْرَارِ الظُّلْمِ فِي الْعَالَمِ. اِفْتَرَقَ مَا بَيْنَ الْحَقِّ وَالْبَاطِلِ.

اِحْذَرْ مِنَ التَّعَامُلِ مَعَ الْمُنَافِقِ. أَقْبِلْ عَلَى الْعَمَلِ الْمُخْلَصِ.

تَقَدَّمُوا أَيُّهَا الشَّبَابُ.

4. مندرجہ ذیل عبارت میں اسمائے افعال کی نشاندہی کریں اور ان کے معانی اور معمول کا اعراب بھی بتائیں:

ذَكَرَ زَمِيلُنَا: عَثَرْتُ فِي إِحْدٰى زِيَارَاتِي لِقَرْيَتِي أَيَّامَ الشِّتَاءِ عَلٰى سُلَحْفَاةٍ، فَأَخَذْتُ أَقْلِبُهَا بَيْنَ يَدَيَّ، وَ لٰكِنْ أَغْلَقَتْ دِرْعَهَا عَلَيْهَا إِغْلَاقًا مُحْكَمًا، فَلَمَّا رَآنِي أَبِي أَجْتَهِدُ فِي فَتْحِهَا بِعَصًا فِي يَدِي، قَالَ لِي: مَهْ عَمَّا تَفْعَلُ، لَيْسَ هٰذَا هُوَ الطَّرِيقَ إِلَى التَّغَلُّبِ عَلَيْهَا، هَاكَ السَّبِيلَ إِلٰى مَا تُرِيدُ، وَدُونَكَ أُسْلُوبَ الصَّحِيحِ فِي مُعَامَلَتِهَا، وَ أَخَذَ السُّلَحْفَاةَ وَ وَضَعَهَا بِجَانِبِ الْمِدْفَأَةِ، وَسَرْعَانَ مَا شَعُرَتْ بِالدِّفْءِ، وَأَخْرَجَتْ رَأْسَهَا وَ أَرْجُلَهَا وَ زَحَفَتْ نَحْوِي هَادِئَةً، وَعِنْدَئِذٍ قَالَ أَبِي: النَّاسُ يَا بُنَيَّ! كَهٰذِهِ السُّلَحْفَاةِ، فَحَذَارِ أَنْ تُجْبِرَ إِنْسَانًا عَلٰى فِعْلِ شَيْءٍ بَلِ ادْفَئْهُ بِبَعْضِ عَطْفِكَ، وَ لِينِكَ، وَ حُسْنِ مُعَامَلَتِكَ تَجِدْهُ يَنْزِلُ عَلٰى رَغْبَتِكَ، وَ يَفْعَلُ مَا تُرِيدُ.

سبق: 37

اسمائے اصوات، مرکب امتزاجی

اسمائے اصوات

اسمائے اصوات کی دو قسمیں ہیں: ایک قسم وہ ہے جس کے ذریعے حیوانات اور چھوٹے بچوں کو ترغیب یا ترہیب کے لیے مخاطب کیا جاتا ہے، جیسے: هَلَا ، هَالِ (گھوڑے کو ڈانٹنے کے لیے) عَدَسْ (خچر کو ڈانٹنے کے لیے) كِخْ (چھوٹے بچے کو کوئی چیز لینے سے روکنے کے لیے) نِخْ نِخْ (اونٹ بٹھانے کے لیے) سَأْ (گدھے کو پانی پر لانے کے لیے یا اسے چلنے پر آمادہ کرنے کے لیے)

دوسری قسم وہ ہے جس کے ذریعے کسی جاندار یا بے جان چیز کی آواز کی حکایت کی جائے، جیسے: غَاقِ غَاقِ (کوے کی آواز) طَقْ طَقْ (پتھر گرنے کی آواز)

اسمائے اصوات سماعی ہوتے ہیں۔

مرکب امتزاجی

وہ مرکب جو دو ایسے کلموں سے مل کر بنے جن میں نسبتِ اسنادی یا اضافی نہ پائی جائے، اسے مرکب امتزاجی اور مرکب منع صرف کہتے ہیں۔ مرکبِ امتزاجی کی تین صورتیں ہیں:

① مرکب امتزاجی کے دونوں جز عدد یا ظرف ہوں، جیسے: أَحَدَ عَشَرَ ، صَبَاحَ مَسَاءَ.

حکم اس صورت میں دونوں جز مبنی بر فتح ہوتے ہیں سوائے اِثْنَا عَشَرَ اور اِثْنَتَا عَشَرَ کے، ان کا پہلا جز معرب ہوتا ہے۔

② مرکب امتزاجی کا دوسرا جز کلمہ ”وَيْه“ ہو، جیسے: سِيبَوَيْهِ ، رَاهَوَيْهِ.

حکم اس صورت میں پہلا جز مبنی بر فتح اور دوسرا مبنی بر کسر ہوتا ہے۔

③ مرکب امتزاجی کا دوسرا جز ''وَیْه'' کی بجائے کوئی اور کلمہ ہو، جیسے: بَعْلَبَكُّ، مَعْدِيكَرِبُ.

حکم اس صورت میں اس کا اعتبار ایک ہی کلمے کے طور پر ہوتا ہے اور اسے غیر منصرف کا اعراب دیا جاتا ہے، جیسے: بَعْلَبَكُّ جَمِيلَةٌ، إِنَّ بَعْلَبَكَّ جَمِيلَةٌ، سَافَرْتُ إِلٰى بَعْلَبَكَّ.

بعض نحویوں کے نزدیک اس میں تین صورتیں اور بھی جائز ہیں:

① دونوں جز مبنی بر فتح، جیسے: بَعْلَبَكَّ اسْمُ بَلَدٍ، إِنَّ بَعْلَبَكَّ جَمِيلَةٌ، لَمْ أَسْكُنْ فِي بَعْلَبَكَّ.

② پہلا جز معرب مضاف ہو اور دوسرا جز مضاف الیہ معرب منصرف، جیسے: بَعْلُ بَكٍّ اسْمُ بَلَدٍ، إِنَّ بَعْلَ بَكٍّ جَمِيلَةٌ، لَمْ أَسْكُنْ فِي بَعْلِ بَكٍّ.

ملاحظہ اس صورت میں دونوں اسموں کو الگ الگ لکھنا بہتر ہے۔

③ پہلا جز معرب مضاف ہو اور دوسرا جز مضاف الیہ غیر منصرف، جیسے: بَعْلُبَكَّ جَمِيلَةٌ، إِنَّ بَعْلَبَكَّ جَمِيلَةٌ، سَافَرْتُ إِلٰى بَعْلِبَكَّ.

سبق: 38

اسمائے کنایات

أَسْمَاءُ الْكِنَايَاتِ: هِيَ كَلِمَاتٌ يُكْنٰى بِهَا عَنْ مُبْهَمٍ مِنْ عَدَدٍ أَوْحَدِيثٍ أَوْ فِعْلٍ. ''اسمائے کنایات وہ کلمات ہیں جن کے ذریعے مبہم عدد، بات، یا فعل سے کنایہ کیا جاتا ہے۔''

اسمائے کنایات مندرجہ ذیل ہیں:

كَمْ ، كَذَا ، كَأَيِّ/كَأَيِّنْ ، كَيْتَ ، ذَيْتَ

ان میں سے کَمْ، کَذَا اور کَأَیِّنْ مبہم عدد سے کنایہ کے لیے آتے ہیں اور مبنی بر سکون ہوتے ہیں۔ کَیْتَ، ذَیْتَ مبہم بات اور مبہم فعل سے کنایہ ہوتے ہیں اور مبنی بر فتح ہیں۔

اسمائے کنایات کا استعمال: اسمائے کنایات کا استعمال مندرجہ ذیل ہے:

کَمْ: کَمْ کی دو قسمیں ہیں: ① استفہامیہ ② خبریہ

کَمْ استفہامیہ: جس کے ذریعے مبہم عدد کے بارے میں سوال کیا جائے۔ اس کی تمیز مفرد منصوب ہوتی ہے، جیسے: كَمْ طَالِبًا حَضَرَ الْيَوْمَ؟ ''آج کتنے طالب علم حاضر ہوئے؟''

کَمْ خبریہ: جس کے ذریعے مبہم عدد کی کثرت پر دلالت کی جائے۔ اس کی تمیز مفرد مجرور یا جمع مجرور دونوں طرح آسکتی ہے، جیسے: كَمْ طَالِبٍ/ طُلَّابٍ فِي فَصْلِي! ''میری کلاس میں کتنے ہی طالب علم ہیں!''

ملاحظہ کَمْ استفہامیہ ہو یا خبریہ اس کا ابتدائے کلام میں آنا ضروری ہے۔

کم استفہامیہ وخبریہ کی تمیز کے احکام

① ان کی تمیز سے پہلے مِنْ حرفِ جار بھی آسکتا ہے اور اس صورت میں ان کی تمیز مِنْ کی وجہ سے مجرور ہوتی ہے، جیسے: كَمْ مِنْ دِرْهَمٍ عِنْدَكَ؟ ''تیرے پاس کتنے درہم ہیں؟'' ﴿وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا﴾

(الأعراف 7:4) ''اور کتنی ہی بستیوں کو ہم نے ہلاک کر دیا!''

﴿2﴾ اگر قرینہ پایا جائے تو تمیز کو حذف کرنا بھی جائز ہے، جیسے: کَمْ مَالُكَ؟ اصل میں ہے: کَمْ رُوبِيَّةً مَالُكَ؟

﴿3﴾ کَمْ خبریہ اور اس کی تمیز میں فاصلہ جائز ہے اور اس صورت میں اگر تمیز پر مِنْ داخل نہ ہو تو اسے منصوب پڑھنا واجب ہے، جیسے: کَمْ عِنْدِي رُوبِيَّةً!

کَذَا: یہ عموماً کسی عدد کی کثرت یا قلت سے کنایہ ہوتا ہے، اس کی تمیز مفرد منصوب یا جمع منصوب دونوں طرح آتی ہے۔ اس کا شروع کلام میں آنا ضروری نہیں، جیسے: حَفِظْتُ كَذَا سُورَةً/ سُوَرًا. یہ اکثر مکرر بہ عطف آتا ہے، جیسے: قُلْتُ كَذَا وَ كَذَا حَدِيثًا.

کَأَيٍّ/ کَأَيِّنْ: یہ بھی عدد کی کثرت سے کنایہ ہوتا ہے۔ اس کا شروع کلام میں آنا ضروری ہے۔ اس کی تمیز مفرد مجرور بہ مِنْ آتی ہے، جیسے: ﴿ وَكَأَيِّنْ مِّنْ نَّبِيٍّ قٰتَلَ مَعَهٗ رِبِّيُّوْنَ كَثِيْرٌ ﴾ (آل عمران 3: 146) ''اور کتنے ہی نبیوں نے لڑائی کی اس حال میں کہ ان کے ساتھ بہت سے رب والے تھے۔''

کَيْتَ ... ذَيْتَ: یہ دونوں مبہم بات یا کام سے کنایہ ہوتے ہیں اور ہمیشہ تکرار کے ساتھ استعمال ہوتے ہیں، جیسے: صَنَعَ الْعَامِلُ كَيْتَ وَ كَيْتَ، قُلْتُ ذَيْتَ وَ ذَيْتَ.

ملاحظہ ان کے درمیان ''و'' مہمل ہوتا ہے اور دونوں جز ایک ہی کلمے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ دونوں کو مبنی بر ضم، مبنی بر فتح یا مبنی بر سکون پڑھا جا سکتا ہے۔

نمونۂ ترکیب: ﴿1﴾ کَمْ طَالِبًا حَضَرَ الْيَوْمَ؟

لفظی تحلیل: کَمْ: اسم استفہام مبنی بر سکون، محلاً مرفوع، ممیز، طَالِبًا: تمیز منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، ممیز تمیز مل کر مبتدا، حَضَرَ: فعل ماضی مبنی بر فتح، هُوَ ضمیر مستتر فاعل، محلاً مرفوع، اَلْيَوْمَ: مفعول فیہ منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، فعل اپنے فاعل اور مفعول فیہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر محلاً مرفوع مبتدا کی خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

﴿2﴾ کَمْ طَالِبٍ فِي فَصْلِي!

لفظی تحلیل: کَمْ: مبنی بر سکون، محلاً مرفوع، مضاف، طَالِبٍ: مضاف الیہ مجرور، جر کی علامت کسرۂ ظاہر، مضاف، مضاف الیہ مل کر مبتدا، فِي: حرف جار، فَصْلِ: مجرور مضاف، جر کی علامت کسرۂ تقدیری، ي: ضمیر مبنی بر سکون مضاف الیہ، محلاً مجرور، جار مجرور ثَابِتُونَ محذوف کے متعلق ہو کر خبر، مبتدا اپنی خبر سے مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

سوالات و تدریبات

1. اسمائے کنایات کی تعریف کریں، نیز اسمائے کنایات کون کون سے ہیں؟ بیان کریں۔
2. کَمْ استفہامیہ اور خبریہ میں کیا فرق ہے؟ ان کی تمیز کس طرح آتی ہے؟
3. کَمْ استفہامیہ اور خبریہ کی تمیز کے احکام بیان کریں۔
4. کَذَا، کَأَیِّنْ، کَیْتَ اور ذَیْتَ کا استعمال بیان کریں۔
5. پڑھے گئے قواعد کی مدد سے خالی جگہیں پر کریں:

① مرکب امتزاجی کے دونوں جز عدد یا ظرف ہوں تو دونوں .... ہوتے ہیں۔

② .... اور .... کا شروع کلام میں آنا ضروری نہیں۔

③ کَمْ .... کی تمیز مفرد و جمع دونوں طرح آسکتی ہے۔

④ .... اور .... ہمیشہ تکرار کے ساتھ آتے ہیں۔

⑤ کَذَا اور کَأَیِّنْ کی تمیز .... ہوتی ہے۔

6. مندرجہ ذیل میں اسم صوت، مرکب امتزاجی اور کنایات کو پہچانیں:

﴿إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَبًا﴾ ﴿عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ﴾ عِنْدِي خَمْسَةَ عَشَرَ قَلَمًا.

ذَهَبَ أَحْمَدُ إِلٰى نِيُويُورْكَ. يَسْكُنُ مُحَمَّدٌ بَيْتَ لَحْمَ. وَضَعْتُ لَهُ كَيْتَ وَ كَيْتَ.

حَضْرَمَوْتُ اسْمُ بَلْدَةٍ بِالْيَمَنِ. كَمْ دُرُوسٍ تَعَلَّمْتُ مِنَ الْحَيَاةِ!، قَرَأْتُ كَذَا وَكَذَا كِتَابًا.

كَأَيِّنْ مِنِ اخْتِرَاعٍ أَضَرَّ لِلْبَشَرِيَّةِ. قَبْ. سَأْ. لَيْلَ نَهَارَ.

7. مندرجہ ذیل جملوں میں کَمْ خبریہ و استفہامیہ کی نشاندہی کریں اور ان کی تمیز کا اعراب بتائیں:

كَمْ طَالِبٍ عَلَّمْتُ. كَمْ مِنْ كِتَابٍ قَرَأْتُ. كَمْ سَاعَةٍ غِبْتَ عَنِ الْفَصْلِ.

كَمْ مَصْنَعًا فِي الْمِنْطَقَةِ. كَمْ مَكْتَبَةٍ زُرْتُ. كَمِ اشْتَرَيْتَ كِتَابًا.

8. مندرجہ ذیل جملوں کی ترکیب کریں:

اِشْتَرَيْتُ كَذَا وَ كَذَا قَلَمًا. كَمْ يَوْمًا سَفَرُكَ؟ كَمْ عُلُومٍ أَعْرِفُ!

سبق: 39

مبنی ظروف

آپ جانتے ہیں کہ وہ اسم جو فعل کے واقع ہونے کے وقت یا جگہ پر دلالت کرے، اسے ظرف کہتے ہیں۔

آخری حرف پر تبدیلی کے اعتبار سے ظرف کی دو قسمیں ہیں: ❬1❭ ظرفِ معرب ❬2❭ ظرفِ مبنی

ظرفِ معرب: جیسے: هٰذَا يَوْمُ الْعِيدِ، رَأَيْتُهُ يَوْمَ الْعِيدِ، اِشْتَرَيْتُ اللِّبَاسَ لِيَوْمِ الْعِيدِ. ان جملوں میں يَوْم ظرفِ معرب ہے۔

ظرفِ مبنی: ظرف مبنی کو ہم چار قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

① مبنی بر ضم: یہ مندرجہ ذیل ہیں:

❬2❭ قَبْلُ (پہلے) بَعْدُ (بعد میں) اور اسمائے جہات ستہ: اسمائے جہات ستہ سے مراد وہ اسمائے ظروف ہیں جو چھ سمتوں پر دلالت کرتے ہیں، جیسے: أَمَامُ ''سامنے'' قُدَّامُ ''آگے'' خَلْفُ، وَرَاءُ ''پیچھے'' تَحْتُ ''نیچے'' فَوْقُ ''اوپر'' يَمِينُ ''دائیں'' شِمَالُ، يَسَارُ ''بائیں''

ان کے استعمال کی مندرجہ ذیل صورتیں ہیں:

① مضاف الیہ محذوف ہو لیکن اس کا معنی نیت میں ملحوظ ہو، اس صورت میں مبنی بر ضم ہوں گے، جیسے: ﴿لِلّٰهِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْۢ بَعْدُ﴾ (الروم 30:4) ''اللہ (تعالیٰ) ہی کے لیے تمام اختیارات ہیں (ہر چیز سے) پہلے اور (ہر چیز کے) بعد۔'' ﴿وَلَقَدْ اٰتَيْنَآ اِبْرٰهِيْمَ رُشْدَهٗ مِنْ قَبْلُ﴾ (الأنبیآء 21:51) ''اور بلاشبہ یقیناً ہم نے اس سے پہلے ابراہیم (علیہ السلام) کو ان کی سمجھ بوجھ عطا فرمادی تھی۔''

② مضاف الیہ مذکور ہو، اس صورت میں یہ معرب منصوب بلا تنوین ہوں گے، جیسے: جَلَسْتُ أَمَامَ الْمِنْبَرِ.

③ مضاف الیہ محذوف ہو، نہ اس کے الفاظ ملحوظ ہوں اور نہ معنی، اس صورت میں معرب منصوب مع تنوین ہوں گے، جیسے: سِرْتُ يَمِينًا ''میں دائیں جانب چلا۔'' جِئْتُ قَبْلًا ''میں پہلے آیا۔''

④ مضاف الیہ محذوف ہو لیکن اس کے الفاظ نیت میں ہوں، اس صورت میں معرب منصوب بلا تنوین ہوں گے، جیسے: لَمَّاانْقَطَعَ الْمَطَرُ صَفَا الْجَوُّ بَعْدَ ''جب بارش تھمی تو اس (بارش) کے بعد فضا صاف ہوگئی۔'' یعنی بَعْدَ الْمَطَرِ.

﴿2﴾ حَيْثُ: یہ ظرفِ مکان ہے اور اکثر جملہ فعلیہ اور کبھی جملہ اسمیہ کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: ﴿وَاقْتُلُوْهُمْ حَيْثُ وَجَدْتُّمُوْهُمْ﴾ (النسآء 89:4) ''اور تم انھیں قتل کرو جہاں بھی تم انھیں پاؤ۔'' اِجْلِسْ حَيْثُ خَالِدٌ جَالِسٌ. کبھی حَيْثُ سے پہلے مِنْ جارہ آجاتا ہے، اس وقت یہ محلاً مجرور ہوتا ہے، جیسے: ﴿وَاَخْرِجُوْهُمْ مِّنْ حَيْثُ اَخْرَجُوْكُمْ﴾ (البقرة 191:2) ''اور انھیں نکالو جہاں سے انھوں نے تمھیں نکالا ہے۔'' اگر اس کے بعد اسم مفرد ہو تو وہ مبتدا ہوگا اور اس کی خبر محذوف ہوگی، جیسے: اِجْلِسْ حَيْثُ خَالِدٌ اصل میں ہے: حَيْثُ خَالِدٌ جَالِسٌ. قلیل طور پر مفرد کی طرف اضافت بھی جائز ہے۔ ایسی صورت میں وہ مفرد حَيْثُ کا مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے مجرور ہوگا، جیسے: اِجْلِسْ حَيْثُ خَالِدٍ ''تو (وہاں) بیٹھ جہاں خالد ہے۔''

جب اس کے بعد مَا آجائے تو اس وقت یہ اسم شرط جازم بن جاتا ہے اور فعل مضارع کے دو فعلوں کو جزم دیتا ہے، جیسے: حَيْثُمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ ''جہاں تو بیٹھے گا میں بھی بیٹھوں گا۔''

﴿3﴾ مُنْذُ: یہ ظرفِ زمان ہے۔ اگر اس کے بعد جملہ اسمیہ یا فعلیہ آجائے تو یہ اس کی طرف مضاف ہوگا اور وہ جملہ مضاف الیہ ہونے کی وجہ سے محلاً مجرور ہوگا، جیسے: مَا تَرَكْتُ خِدْمَةَ الْأُمَّةِ مُنْذُ نَشَأْتُ ''جب سے میں جوان ہوا میں نے قوم کی خدمت کرنی نہیں چھوڑی۔'' اور اگر اس کے بعد مفرد ہو تو اسے فعل محذوف کا فاعل ہونے کی بنا پر مرفوع بھی پڑھ سکتے ہیں، جیسے: مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ يَوْمُ الْخَمِيسِ/ يَوْمَانِ اصل میں ہے: مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ كَانَ/ مَضٰى يَوْمُ الْخَمِيسِ/ يَوْمَانِ.

اسے حرف جر قرار دے کر مابعد اسم کو مجرور بھی پڑھ سکتے ہیں، جیسے: مَا رَأَيْتُكَ مُنْذُ يَوْمَيْنِ.

کبھی یہ مکمل مدت کے بیان کے لیے آتا ہے، جیسے: مَا رَأَيْتُهٗ مُنْذُ يَوْمٌ/ يَوْمَانِ/ ثَلٰثَةُ أَيَّامٍ ''میں نے اسے مکمل ایک/ دو/ تین دن سے نہیں دیکھا۔'' یعنی اسے نہ دیکھنے کی مکمل مدت اتنے دن ہے۔ اس صورت میں یہ ظرفیت سے خالی ہوتا ہے اور ترکیب میں مبتدا اور اس کا مابعد خبر واقع ہوتا ہے۔

﴿4﴾ قَطُّ: یہ ظرفِ زمان ہے اور ماضی منفی کے استغراق کے لیے آتا ہے، جیسے: مَا رَأَيْتُهٗ قَطُّ ''میں نے اسے

کبھی نہیں دیکھا۔''

⑤ عَوْضُ: یہ ظرفِ زمان ہے اور مضاف الیہ کے حذف ہونے کی وجہ سے مبنی برضم ہوتا ہے۔ اکثر مستقبل منفی کے استغراق کے لیے آتا ہے، جیسے: لَا أَكْسَلُ عَوْضُ ''میں کبھی سستی نہیں کروں گا۔''

② مبنی برفتح: یہ مندرجہ ذیل ہیں:

① أَيْنَ: یہ ظرف مکان ہے۔ اس کے ذریعے اس مکان (جگہ) کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے جس میں کوئی چیز واقع ہو، جیسے: ﴿ أَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ ﴾ (الأنعام 22:6) أَيْنَ خَالِدٌ؟

کبھی یہ مِنْ کی وجہ سے محلاً مجرور ہوتا ہے، اس صورت میں اس کے ساتھ کسی چیز کے ظاہر ہونے کی جگہ کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، جیسے: مِنْ أَيْنَ جِئْتُمْ؟ ''تم کہاں سے آئے ہو؟'' کبھی إِلٰى کے ساتھ مجرور ہوتا ہے، اس صورت میں کسی چیز کی انتہا کی جگہ کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، جیسے: إِلٰى أَيْنَ تَذْهَبُ؟ ''تم کہاں جارہے ہو۔'' کبھی یہ اسم شرط جازم ہوتا ہے اور دو فعلوں کو جزم دیتا ہے، جیسے: أَيْنَ تَجْلِسْ أَجْلِسْ.

② أَيَّانَ: یہ ظرفِ زمان مستقبل ہے۔ اس کے ذریعے زمانۂ مستقبل کی تعیین کا مطالبہ کیا جاتا ہے، جیسے: أَيَّانَ يَوْمُ الْعِيدِ؟ ﴿ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ مُرْسٰهَا ﴾ (النّٰزعٰت 42:79) ''وہ آپ سے پوچھتے ہیں کہ روز جزا کب ہے۔'' کبھی یہ اسم شرط جازم ہوتا ہے اور دو فعلوں کو جزم دیتا ہے، جیسے: أَيَّانَ تَجْتَهِدْ تَجِدْ نَجَاحًا ''جب تو محنت کرے گا تو کامیابی حاصل کر لے گا۔''

③ مبنی برکسر: یہ مندرجہ ذیل ہے:

أَمْسِ: اس سے گزشتہ کل مراد ہوتی ہے، جیسے: جِئْتُ أَمْسِ ''میں گزشتہ کل آیا۔''

درج ذیل صورتوں میں یہ معرب ہوتا ہے۔

① جب مضاف ہو، جیسے: كَيْفَ كَانَ أَمْسُنَا؟

② اس پر ''أَلْ'' داخل ہو، جیسے: مَا مَعْنَى الْأَمْسِ؟

③ جب نکرہ بنا دیا جائے، جیسے: كُلُّ غَدٍ يَصِيرُ أَمْسًا. اس صورت میں اس سے زمانۂ ماضی میں سے کوئی بھی دن مراد ہوسکتا ہے۔

④ مبنی برسکون: یہ مندرجہ ذیل ہیں:

﴿1﴾ إِذْ: یہ ظرف زمان ماضی [1] ہے، خواہ ماضی پر داخل ہو، جیسے: جِئْتُ إِذْ طَلَعَتِ الشَّمْسُ ''میں آیا جب سورج طلوع ہوگیا تھا۔'' یا مضارع پر داخل ہو، جیسے: ﴿وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ﴾ (البقرة 127:2) ''اور جب ابراہیم (علیہ السلام) بیت اللہ کی بنیادیں اٹھا رہے تھے۔''

جب بَيْنَ یا بَيْنَمَا کے بعد آئے تو مفاجات، یعنی کسی کام کے اچانک اور غیر متوقع طور پر واقع ہونے کا معنی دیتا ہے، جیسے: بَيْنَ / بَيْنَمَا أَنَا جَالِسٌ إِذْ أَقْبَلَ مُسَافِرٌ ''دریں اثنا کہ میں بیٹھا تھا اچانک ایک مسافر آیا۔'' اور جب اس سے پہلے ایسا لفظ آجائے جو وقت پر دلالت کرتا ہو تو یہ مضاف الیہ ہوتا ہے، جیسے: حِينَئِذٍ، يَوْمَئِذٍ.

﴿2﴾ إِذَا: یہ اکثر مستقبل کے لیے آتا ہے اگرچہ فعل ماضی پر داخل ہو اور اس میں اکثر شرط کا معنی پایا جاتا ہے، جیسے: ﴿فَاِذَا قَرَاْتَ الْقُرْاٰنَ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ﴾ (النحل 98:16) ''پس جب آپ قرآن پڑھنے لگیں تو اللہ (تعالیٰ) کی پناہ مانگیں۔'' کبھی یہ دوام اور استمرار پر دلالت کرتا ہے، جیسے: ﴿وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُوْنَ﴾ (البقرة 11:2) ''اور جب (بھی) ان سے کہا جاتا ہے کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ تو وہ کہتے ہیں: ہم تو صرف اصلاح کرنے والے ہیں۔''

جب إِذَا کے بعد جملہ اسمیہ ہو تو یہ مفاجات کا معنی دیتا ہے، جیسے: خَرَجْتُ فَإِذَا السَّبُعُ وَاقِفٌ ''میں نکلا تو اچانک درندہ کھڑا تھا۔'' ﴿......اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ﴾ (الروم 36:30) ''......(تو) ناگہاں وہ ناامید ہوجاتے ہیں۔''

﴿3﴾ أَنّٰى: اس کا استعمال أَيْنَ کی طرح ہوتا ہے، یعنی کسی جگہ اور مکان سے متعلق استفہام کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿اَنّٰى لَكِ هٰذَا﴾ (آل عمرٰن 37:3) ''تیرے لیے یہ کہاں سے (آیا)؟'' کبھی شرط کے لیے آتا ہے اور دو فعلوں کو جزم دیتا ہے، جیسے: أَنّٰى تَذْهَبْ أَذْهَبْ ''جہاں تو جائے گا میں بھی جاؤں گا۔'' اور کبھی كَيْفَ کا معنی دیتا ہے، جیسے: ﴿قَالَتْ رَبِّ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ وَلَدٌ﴾ (آل عمرٰن 47:3) ''اس نے کہا: (اے) میرے رب! میرے ہاں بچہ کیسے (پیدا) ہوگا؟''

﴿4﴾ مَتٰى: یہ استفہام کے لیے آتا ہے، جیسے: مَتٰى تُسَافِرُ؟ کبھی شرط کا معنی دیتا ہے اور دو فعلوں کو جزم دیتا ہے، جیسے: مَتٰى تَذْهَبْ أَذْهَبْ.

[1] کبھی زمانۂ مستقبل کے لیے بھی آجاتا ہے، جیسے: ﴿فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ ۝ اِذِ الْاَغْلٰلُ فِيْٓ اَعْنَاقِهِمْ﴾ (المؤمن 40:70-71) ''پس عنقریب وہ جان لیں گے جب ان کی گردنوں میں طوق ہوں گے۔''

ملاحظہ مَتٰی کے ذریعے سے چھوٹے بڑے ہر دو قسم کے امور کے بارے میں سوال کیا جا سکتا ہے لیکن أَیَّانَ کے ساتھ اکثر بڑے امور ہی کے بارے میں سوال کیا جاتا ہے، جیسے: ﴿ یَسْـَٔلُوْنَ اَیَّانَ یَوْمُ الدِّیْنِ ﴾ (الذّٰریٰت 12:51) ''وہ پوچھتے ہیں روز جزا کب ہے؟''

⑤ مُذْ: اس کا استعمال مُنْذُ کی طرح ہے، جیسے: مَا رَأَیْتُہٗ مُذْ یَوْمِ الْجُمُعَۃِ، مَا تَرَکْتُ خِدْمَۃَ الْأُمَّۃِ مُذْ نَشَأْتُ.

⑥، ⑦ لَدٰی، لَدُنْ: یہ اکثر عِنْدَ کے معنی میں ظرفِ مکان اور زمان ہوتے ہیں، جیسے: ﴿ وَّاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَا الْبَابِ ﴾ (یوسف 25:12) ''اور ان دونوں نے اس (عورت) کے خاوند کو دروازے کے پاس پایا۔'' جِئْتُ لَدٰی طُلُوعِ الشَّمْسِ ''میں سورج طلوع ہوتے وقت آیا۔'' سَافَرْتُ لَدُنْ طُلُوعِ الشَّمْسِ ''میں نے سورج طلوع ہوتے وقت سفر شروع کیا۔'' لَدُنْ اکثر مِنْ کے ساتھ استعمال ہوتا ہے، جیسے: ﴿ لِّیُنْذِرَ بَاْسًا شَدِیْدًا مِّنْ لَّدُنْهُ ﴾ (الکہف 2:18) ''تاکہ وہ اس (اللہ تعالیٰ) کی طرف سے سخت عذاب سے ڈرائے۔''

لَدٰی، لَدُنْ اور عِنْدَ میں فرق

ان میں فرق یہ ہے کہ لَدٰی اور لَدُنْ میں چیز کا حاضر اور پاس ہونا شرط ہے جبکہ عِنْدَ دونوں صورتوں میں کہہ سکتے ہیں چاہے چیز حاضر ہو یا غائب، جیسے: اَلْمَالُ لَدٰی خَالِدٍ اس وقت کہیں گے جب مال اس کے پاس موجود ہو، جبکہ اَلْمَالُ عِنْدَ خَالِدٍ ہر صورت میں کہنا جائز ہے، خواہ مال اس کے پاس ہو یا گھر میں ہو۔

سوالات و تدریبات

① ظرف کی تعریف کریں اور اس کی قسمیں مع مثال ذکر کریں۔

② قَبْلُ و بَعْدُ اور اسمائے جہاتِ ستہ کے استعمال کی صورتیں بیان کریں، نیز بتائیں کہ یہ کس صورت میں مبنی اور کس صورت میں معرب ہوں گے؟

③ حَیْثُ، مُنْذُ اور أَیْنَ کا استعمال بیان کریں۔

④ إِذْ، إِذَا اور أَمْسِ کن معانی کے لیے آتے ہیں؟

⑤ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

① وہ کون سے ظروف ہیں جو مکان و زمان دونوں پر دلالت کرتے ہیں؟

② إِذَا کب مفاجات کا معنی دیتا ہے؟ مثال دیں۔

③ مَتٰی اور أَیَّانَ میں کیا فرق ہے؟

④ عِنْدَ اور لَدٰی کا فرق مثال سے واضح کریں۔

⑥ مندرجہ ذیل آیات میں ظروفِ مبنیہ کی نشاندہی کریں اور ان کے استعمال کی وضاحت کریں:

﴿وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ﴾ ، ﴿يَسْـَٔلُوْنَ اَيَّانَ يَوْمُ الدِّيْنِ﴾ ، ﴿يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ﴾ ، ﴿فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ اِذْ اَخْرَجَهُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا﴾ ، ﴿اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا﴾ ، ﴿اٰلْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ﴾ ، ﴿اَللّٰهُ اَعْلَمُ حَيْثُ يَجْعَلُ رِسَالَتَهٗ﴾

وہ اسماء جو کسی چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں، مندرجہ ذیل ہیں:

مَنْ ، مَا ، مَاذَا ، أَيٌّ / أَيَّةٌ ، مَتٰی ، أَيْنَ ، أَيَّانَ ، كَيْفَ ، أَنّٰی ، كَمْ

مَاذَا غیر عاقل کے لیے آتا ہے۔ مَنْ، مَا، أَيٌّ/أَيَّةٌ کی تفصیل ''اسمائے موصولہ'' میں، کَمْ کی بحث ''اسمائے کنایات'' میں اور دیگر کی وضاحت ''مبنی ظروف'' کے تحت ہو چکی ہے۔

اسم استفہام	مثال	اسم استفہام	مثال
مَنْ	﴿مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ﴾ (الأنبیآء 59:21)	أَيْنَ	﴿يَقُوْلُ الْاِنْسٰنُ يَوْمَئِذٍ اَيْنَ الْمَفَرُّ﴾ (القیٰمة 10:75)
مَا	﴿فَمَا خَطْبُكَ يٰسَامِرِيُّ﴾ (طٰه 95:20)	أَيَّانَ	﴿يَسْئَلُ اَيَّانَ يَوْمُ الْقِيٰمَةِ﴾ (القیٰمة 6:75)
مَاذَا	﴿مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ﴾ (سبا 23:34)	كَيْفَ	﴿كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُجْرِمِيْنَ﴾ (الأعراف 84:7)
أَيٌّ	﴿فَاَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ اَحَقُّ بِالْاَمْنِ﴾ (الأنعام 81:6)	أَنّٰی	﴿فَاَنّٰی تُصْرَفُوْنَ﴾ (یونس 32:10)
مَتٰی	﴿مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ﴾ (البقرة 214:2)	كَمْ	﴿كَمْ لَبِثْتَ﴾ (البقرة 259:2)

ان کی دو قسمیں ہیں: ﴿1﴾ جازمہ ﴿2﴾ غیر جازمہ

جازمہ

یہ مندرجہ ذیل اسماء ہیں:

مَنْ ، مَا ، مَهْمَا ، أَيٌّ / أَيَّةٌ ، مَتٰى ، أَيْنَمَا ، أَيَّانَ ، أَنّٰى ، كَيْفَمَا ، حَيْثُمَا [1]

اسم جازم	مثال	اسم جازم	مثال
مَنْ	﴿مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ﴾ (النسآء 4:123)	أَيْنَمَا	﴿ اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ﴾ (النسآء 4:78)
مَا	﴿وَمَا تُنْفِقُوْا مِنْ خَيْرٍ يُّوَفَّ اِلَيْكُمْ﴾ (البقرة 2:272)	أَيَّانَ	أَيَّانَ تَجْتَهِدْ تَنْجَحْ.
مَهْمَا	مَهْمَا تَقْعُدْ أَقْعُدْ.	أَنّٰى	أَنّٰى تَجْلِسْ أَجْلِسْ.
أَيٌّ	أَيُّ رَجُلٍ يَسْتَقِمْ يَنْجَحْ.	كَيْفَمَا	كَيْفَمَا تَكُنْ يَكُنْ قَرِينُكَ.
مَتٰى	مَتٰى أَضَعِ الْعِمَامَةَ تَعْرِفُونِي.	حَيْثُمَا	حَيْثُمَا تَذْهَبْ أَذْهَبْ.

أَيٌّ، أَيَّةٌ معرب، أَيَّانَ مبنی بر فتح جبکہ باقی ادواتِ شرط مبنی بر سکون ہیں۔

غیر جازمہ

یہ صرف ایک اسم ہے: إِذَا، اس کا بیان ''مبنی ظروف'' کے تحت ہو چکا ہے۔

[1] ان کا تفصیلی بیان سبق: 45 میں آئے گا۔

سوالات و تدریبات

1. اسمائے استفہام کون کون سے ہیں؟ مع مثال بیان کریں۔
2. کون سے اسمائے استفہام موصولہ بھی استعمال ہوتے ہیں؟
3. اسمائے شرط کی کتنی قسمیں ہیں، اسمائے شرط جازمہ کون کون سے ہیں؟
4. خالی جگہوں میں مناسب اسم استفہام لگا کر ترجمہ کریں:

① ....يَنْفَعُ الْحِفْظُ بِلَا فَهْمٍ؟
② ....فَهِمْتَ دَرْسَكَ؟
③ ....تَجْتَمِعُونَ هٰذِهِ اللَّيْلَةَ؟
④ ....كِتَابٍ تَقْرَءُ؟
⑤ ....يُزْرَعُ الْقَصَبُ؟
⑥ ....هٰذَا الرَّجُلُ؟
⑦ ....تَفْعَلُ بِمِبْرَاتِكَ؟
⑧ ....يَوْمًا فِي السَّنَةِ؟
⑨ ....أَصْبَحْتَ الْيَوْمَ؟
⑩ ....الَّذِي بِيَدِكَ؟

5. پانچ ایسے استفہامیہ جملے بنائیں جن میں مختلف اسمائے استفہام استعمال ہوں۔

سبق: 41

فعل کا بیان

اَلْفِعْلُ: كَلِمَةٌ دَلَّتْ عَلٰى مَعْنًى فِي نَفْسِهَا وَاقْتَرَنَتْ بِأَحَدِ الْأَزْمِنَةِ الثَّلَاثَةِ. ''فعل وہ کلمہ ہے جو اپنے معنی پر بذات خود دلالت کرے اور اس میں تین زمانوں (ماضی، حال یا مستقبل) میں سے کوئی زمانہ بھی پایا جائے، جیسے: نَصَرَ ''اس نے مدد کی'' يَنْصُرُ ''وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا'' اُنْصُرْ ''تو مدد کر۔''

علاماتِ فعل

فعل کی مندرجہ ذیل علامات ہیں:

	علامتِ فعل	مثال		علامتِ فعل	مثال
①	شروع میں قَدْ ہو	﴿قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ﴾ (المجادلة 58:1)	②	شروع میں سین ہو	﴿سَيَصْلٰى نَارًا﴾ (اللهب 111:3)
③	شروع میں سَوْفَ ہو	﴿سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ﴾ (التكاثر 102:3)	④	شروع میں حرفِ ناصب ہو	﴿وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا﴾ (الجن 72:2)
⑤	شروع میں حرفِ جازم ہو	﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُوْلَدْ﴾ (الإخلاص 112:3)	⑥	آخر میں تائے تانیث ساکنہ ہو	﴿فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ﴾ (يوسف 12:31)
⑦	آخر میں ضمیر مرفوع متصل ہو	سَمِعْتُ.	⑧	آخر میں نونِ تاکید ہو	﴿لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ﴾ (يوسف 12:32)
⑨	امر ہو	﴿اِذْهَبْ﴾ (النّٰزعٰت 79:17)	⑩	نہی ہو	﴿لَا تَحْزَنْ﴾ (التوبة 9:40)

فعل کی تقسیم

فعل کی تقسیم مندرجہ ذیل کئی اعتبار سے کی گئی ہے:

① زمانے کے اعتبار سے

② مفعول بہ کی طلب اور عدم طلب کے اعتبار سے

③ نسبت کے اعتبار سے

④ جمود و تصرف کے اعتبار سے

⑤ اعراب و بناء کے اعتبار سے

سبق: 42

فعل کی اقسام

زمانے کے اعتبار سے

زمانے کے اعتبار سے فعل کی تین قسمیں ہیں: ① ماضی ② مضارع ③ امر

فعل ماضی: وہ فعل جو زمانۂ تکلم سے قبل کسی چیز کے حاصل ہونے پر دلالت کرے، جیسے: شَرِبَ خَالِدٌ مَاءً ''خالد نے پانی پیا۔''

فعل مضارع: وہ فعل جو تکلم یا اس کے بعد کے زمانہ (حال یا مستقبل) میں کسی چیز کے حصول پر دلالت کرے، جیسے: یَکْتُبُ حَامِدٌ دَرْسًا ''حامد سبق لکھتا ہے / لکھے گا۔''

فعل امر: وہ فعل جس کے ذریعے زمانۂ تکلم کے بعد کسی چیز کے حصول کا مطالبہ کیا جائے، جیسے: اُنْصُرْ أَخَاكَ ''تو اپنے بھائی کی مدد کر۔''

مفعول بہ کی طلب اور عدم طلب کے اعتبار سے

اس اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: ① لازم ② متعدی

فعل لازم: وہ فعل جس کا اثر فاعل تک محدود رہے، اور وہ بذاتِ خود مفعول بہ کو نصب نہ دے سکے، جیسے: جَلَسَ زَیْدٌ، نَامَ الطِّفْلُ.

فعل متعدی: وہ فعل جس کا اثر فاعل سے تجاوز کر کے مفعول بہ تک پہنچ جائے اور وہ بذاتِ خود مفعول بہ کو نصب دے، جیسے: ﴿وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ﴾ (آل عمرٰن 3:123) ''اور بلاشبہ یقیناً اللہ (تعالیٰ) نے بدر میں تمھاری مدد فرمائی۔''

فعل متعدی کی تین قسمیں ہیں:

① متعدی بہ یک مفعول بہ: وہ فعل جو ایک مفعول بہ کی طرف متعدی ہو، جیسے: ﴿وَقَتَلَ دَاوٗدُ جَالُوْتَ﴾ (البقرۃ 251:2) ''اور داود (علیہ السلام) نے جالوت کو قتل کیا۔''

② متعدی بہ دو مفعول بہ: وہ فعل جو دو مفعول بہ کی طرف متعدی ہو، جیسے: ﴿وَاتَّخَذَ اللّٰهُ اِبْرٰهِيْمَ خَلِيْلًا﴾ (النسآء 125:4) ''اور اللہ (تعالیٰ) نے ابراہیم (علیہ السلام) کو اپنا خاص دوست بنایا۔''

③ متعدی بہ سہ مفعول بہ: وہ فعل جو تین مفعول بہ کی طرف متعدی ہو، جیسے: أَعْلَمَ الطَّبِيبُ الْمَرِيضَ الدَّوَاءَ شَافِيًا، ﴿وَلَوْ اَرٰىكَهُمْ كَثِيْرًا لَّفَشِلْتُمْ﴾ (الأنفال 44:8) ''اور اگر وہ (اللہ تعالیٰ) آپ کو ان کی (تعداد) زیادہ دکھاتا تو تم ضرور ہمت ہار دیتے۔'' ''ك''، ''هُمْ اور كَثِيرًا مفعول بہ ہیں۔

نسبت کے اعتبار سے

اس اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: ① معروف ② مجہول

فعل معروف: وہ فعل جس کی نسبت اپنے فاعل کی طرف ہو، جیسے: ﴿خَلَقَ اللّٰهُ﴾ (العنكبوت 44:29) ''اللہ (تعالیٰ) نے پیدا کیا۔''

فعل مجہول: وہ فعل جس کی نسبت اپنے نائب فاعل کی طرف ہو، جیسے: ﴿خُلِقَ الْاِنْسٰنُ ضَعِيْفًا﴾ (النسآء 28:4) ''اور انسان کمزور پیدا کیا گیا ہے۔'' اسے فعل مبني للمفعول بھی کہتے ہیں۔

جمود و تصرف کے اعتبار سے

جمود و تصرف کے اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: ① جامد ② متصرف

فعل جامد: وہ فعل جو ایک ہی صورت پر برقرار رہے: ماضی کی صورت پر یا امر کی صورت پر، اس سے دیگر افعال کے صیغے نہ آئیں، جیسے: لَيْسَ، عَسٰى، كَرَبَ، تَعَالَ.

فعل متصرف: وہ فعل جو ایک ہی صورت پر برقرار نہ رہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

① تام التصرف ② ناقص التصرف

تام التصرف: وہ افعال جن سے ماضی، مضارع اور امر تینوں کے صیغے آتے ہیں، جیسے: نَصَرَ، يَنْصُرُ، اُنْصُرْ.

ناقص التصرف: وہ افعال جن سے صرف ماضی اور مضارع کے صیغے آتے ہیں، جیسے: كَادَ يَكَادُ، مَا زَالَ لَا يَزَالُ.

اعراب و بناء کے اعتبار سے

اس اعتبار سے فعل کی دو قسمیں ہیں: ① مبنی ② معرب

فعل مبنی: وہ فعل جس کا آخر ایک ہی حالت پر برقرار رہے، مختلف عوامل کے آنے سے اس میں تبدیلی نہ آئے۔

مبنی افعال مندرجہ ذیل ہیں:

﴿1﴾ فعل ماضی

﴿2﴾ فعل امر (امر حاضر معروف)

﴿3﴾ فعل مضارع کے وہ صیغے جنھیں نونِ تاکید مباشر [1] لاحق ہو یا ان پر نونِ نسواں داخل ہو۔

﴿1﴾ فعل ماضی کے مبنی ہونے کی تین صورتیں ہیں:

① مبنی بر سکون، جیسے: كَتَبْنَا، كَتَبْتُ.

② مبنی بر فتح، جیسے: كَتَبَ، كَتَبَتْ.

③ مبنی بر ضم، جیسے: كَتَبُوا.

﴿2﴾ فعل امر (امر حاضر معروف) کے مبنی ہونے کی چار صورتیں ہیں:

① مبنی بر سکون، جیسے: اُكْتُبْ.

② مبنی بر فتح (جب اسے نونِ تاکید مباشر لاحق ہو)، جیسے: اُكْتُبَنَّ.

③ مبنی بر حذفِ حرفِ علت، جیسے: اُدْعُ، اِرْمِ، اِرْضَ.

④ مبنی بر حذفِ نونِ اعرابی، جیسے: اُكْتُبَا، اُكْتُبُوا، اُكْتُبِي.

﴿3﴾ فعل مضارع کے مبنی ہونے کی دو صورتیں ہیں:

① مبنی بر سکون، جب اس پر نونِ نسواں داخل ہو، جیسے: يَكْتُبْنَ، تَكْتُبْنَ.

② مبنی بر فتح، جب اسے نون تاکید مباشر لاحق ہو، جیسے: لَيَكْتُبَنَّ، لَيَكْتُبَنْ، لَتَكْتُبَنَّ، لَتَكْتُبَنْ، لَأَكْتُبَنَّ،

[1] یعنی فعل مضارع اور نون تاکید کے درمیان "ا، و، ي" میں سے کوئی ضمیر نہ لفظاً حائل ہو اور نہ تقدیراً۔

لَأَكْتُبَنْ، لَنَكْتُبَنَّ، لَنَكْتُبَنْ.

فعل معرب: وہ فعل جس کا آخر مختلف عوامل کی وجہ سے تبدیل ہو جائے۔ فعل مضارع کو جب نونِ تاکید مباشر لاحق نہ ہو اور وہ نونِ جمع مؤنث سے بھی خالی ہو تو معرب ہوتا ہے، جیسے: يَذْهَبُ، لَنْ يَذْهَبَ، لَمْ يَذْهَبْ، يَذْهَبُونَ، لَنْ يَذْهَبُوا، لَمْ يَذْهَبُوا.

سوالات و تدریبات

1. مندرجہ ذیل کی تعریف کریں اور مثالیں دیں:
   فعلِ ماضی ...... فعلِ مضارع ...... فعلِ امر ...... فعلِ معروف ...... فعلِ مجہول
2. فعل لازم و متعدی کی تعریف مع مثال لکھیں۔
3. جمود و تصرف کے اعتبار سے فعل کی قسمیں بیان کریں۔
4. فعل ماضی، مضارع اور امر کے مبنی ہونے کی صورتیں بیان کریں۔
5. مندرجہ ذیل آیات میں افعال کی نشاندہی کریں اور مختلف اعتبارات سے ہر ایک کی قسم بھی بتائیں:

﴿فَلْيَعْبُدُوْا رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ﴾ ، ﴿خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ﴾ ، ﴿كُتِبَ عَلَيْكُمُ الْقِصَاصُ﴾ ﴿وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ﴾ ، ﴿وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَآءَ﴾

6. مندرجہ ذیل آیات میں سے معرب اور مبنی افعال الگ الگ کریں:

﴿وَلَيَنْصُرَنَّ اللّٰهُ مَنْ يَّنْصُرُهٗ﴾ ، ﴿وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا﴾ ، ﴿فَاُولٰٓئِكَ عَسَى اللّٰهُ اَنْ يَّعْفُوَ عَنْهُمْ﴾ ﴿وَقُلْ عَسٰٓى اَنْ يَّهْدِيَنِ رَبِّيْ لِاَقْرَبَ مِنْ هٰذَا رَشَدًا﴾ ، ﴿فَلَا تَضْرِبُوْا لِلّٰهِ الْاَمْثَالَ﴾ ﴿فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ﴾ ، ﴿وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ﴾

فعل مضارع کا اعراب

فعل مضارع کے اعراب کی تین حالتیں ہیں: ﴿1﴾ رفعی ﴿2﴾ نصبی ﴿3﴾ جزمی

رفعی حالت: جب فعل مضارع کے شروع میں نواصب و جوازم میں سے کوئی ناصب یا جازم نہ ہو تو فعل مضارع کی رفعی حالت ہوتی ہے، جیسے: ﴿ اِیَّاكَ نَعْبُدُ وَاِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ﴾ (الفاتحة 4:1) ''ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھی سے مدد چاہتے ہیں۔'' مگر جمع مؤنث کے دونوں صیغے اور مضارع مؤکد بہ نون تاکید مباشر مبنی ہوتے ہیں۔

مضارع کے رفع کی دو علامتیں ہیں: ﴿1﴾ ضمہ ﴿2﴾ ثبوتِ نونِ اعرابی

فعل مضارع کے پانچ صیغوں: واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور تثنیہ و جمع متکلم میں رفع کی علامت ضمہ (لفظی / تقدیری) ہوتا ہے، جیسے: یَعْبُدُ، تَعْبُدُ، أَعْبُدُ، نَعْبُدُ، یَدْعُو، تَدْعُو، أَدْعُو، نَدْعُو. جبکہ افعالِ خمسہ (مضارع کے وہ صیغے جن کے ساتھ تثنیہ کا الف، جمع کا واؤ یا یائے مخاطبہ ہو) میں رفع کی علامت ثبوتِ نونِ اعرابی ہوتا ہے، جیسے: یَعْبُدَانِ، تَعْبُدَانِ[1]، یَعْبُدُونَ، تَعْبُدُونَ، تَعْبُدِینَ.

نصبی حالت: جب مضارع کے شروع میں حروفِ ناصبہ میں سے کوئی حرف آجائے تو مضارع کی نصبی حالت ہوتی ہے۔

حروف ناصبہ چار ہیں: أَنْ، لَنْ، کَيْ، إِذَنْ.

یہ حروف فعل مضارع میں لفظی و معنوی دونوں قسم کا عمل کرتے ہیں۔

لفظی عمل: حروفِ ناصبہ کا لفظی عمل مضارع کو نصب دینا ہے، جیسے: لَنْ یَّضْرِبَ، لَنْ یَّنْصُرَ، لَنْ یَّسْمَعَ.

[1] یہ صیغہ: ① تثنیہ مذکر مخاطب ② تثنیہ مؤنث مخاطب ③ تثنیہ مؤنث غائب تینوں میں مشترک ہے۔

معنوی عمل: حروف ناصبہ فعل مضارع میں مختلف قسم کا معنوی عمل کرتے ہیں، جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

أَنْ: یہ فعل مضارع کو مصدری معنی میں کر دیتا ہے، جیسے: ﴿يُرِيْدُ اللّٰهُ اَنْ يُّخَفِّفَ عَنْكُمْ﴾ (النسآء 28:4) ''اللہ (تعالیٰ) تم سے تخفیف کرنا چاہتا ہے۔'' یعنی يُرِيدُ اللّٰهُ التَّخْفِيفَ عَنْكُمْ.

لَنْ: یہ فعل مضارع کو نفی مستقبل مؤکد کے معنی میں کر دیتا ہے، اس لیے اسے نفی مؤکد بہ لَنْ کہتے ہیں، جیسے: ﴿لَنْ نَّبْرَحَ عَلَيْهِ عٰكِفِيْنَ﴾ (طٰهٰ 91:20) ''ہم تو اس پر ہمیشہ قائم (جم کر بیٹھنے والے) رہیں گے۔''

كَيْ: یہ بھی فعل مضارع کو مصدری معنی میں کر دیتا ہے اور اس سے پہلے لامِ تعلیل لفظاً یا تقدیراً ہوتا ہے، جیسے: ﴿لِكَيْ لَا يَكُوْنَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ حَرَجٌ﴾ (الأحزاب 37:33) ''تاکہ ایمان لانے والوں پر کوئی تنگی نہ ہو۔'' ﴿كَيْ لَا يَكُوْنَ دُوْلَةًۢ بَيْنَ الْاَغْنِيَآءِ مِنْكُمْ﴾ (الحشر 7:59) ''تاکہ وہ (مال) تم میں سے مال داروں کے درمیان ہی گردش کرنے والا نہ ہو۔''

إِذَنْ: یہ جواب اور جزا کے لیے آتا ہے، جیسے: کوئی کہے: أَسْلَمْتُ تو اس کے جواب میں کہا جائے گا: إِذَنْ تَدْخُلَ الْجَنَّةَ اور أَجْتَهِدُ کے جواب میں کہا جائے گا: إِذَنْ تَنْجَحَ ''تب تو کامیاب ہو جائے گا۔''

نصبِ مضارع کی علامات: مضارع کے نصب کی دو علامتیں ہیں: (1) فتحہ (2) حذفِ نونِ اعرابی

فعل مضارع صیغہ واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور تثنیہ و جمع متکلم میں نصب کی علامت فتحہ (لفظی/تقدیری) ہوتا ہے، جیسے: لَنْ يَّضْرِبَ، لَنْ تَضْرِبَ، لَنْ أَضْرِبَ، لَنْ نَّضْرِبَ، لَنْ يَّخْشٰى، لَنْ تَخْشٰى، لَنْ أَخْشٰى، لَنْ نَّخْشٰى. جبکہ افعال خمسہ میں نصب کی علامت حذفِ نونِ اعرابی ہوتا ہے، جیسے: لَنْ يَّضْرِبَا، لَنْ تَضْرِبَا، لَنْ يَّضْرِبُوا، لَنْ تَضْرِبُوا، لَنْ تَضْرِبِي، لَنْ يَّخْشَيَا، لَنْ تَخْشَيَا، لَنْ يَّخْشَوْا، لَنْ تَخْشَوْا، لَنْ تَخْشَيْ.

جزمی حالت: جب مضارع کے شروع میں ادواتِ جوازم میں سے کوئی جازم آ جائے تو مضارع کی جزمی حالت ہوتی ہے۔

جوازم کی دو قسمیں ہیں: (1) جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں (2) جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں

(1) جو ایک فعل کو جزم دیتے ہیں وہ چار ہیں: لَمْ، لَمَّا، لامِ امر، لائے نہی۔

یہ حروف بھی فعل مضارع میں لفظی و معنوی دونوں طرح کا عمل کرتے ہیں۔

لفظی عمل: حروفِ جازمہ کا لفظی عمل مضارع کو جزم دینا ہے، جیسے: لَمْ یَضْرِبْ.

معنوی عمل: حروفِ جازمہ فعل مضارع میں مختلف قسم کا معنوی عمل کرتے ہیں۔ جس کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

لَمْ: یہ فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے، اسے نفی جحد بہ لَمْ کہتے ہیں، جیسے: ﴿لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ﴾ (الإخلاص 3:112) ''اس نے نہ (کسی کو) جنا اور نہ وہ جنا گیا۔''

لَمَّا: یہ بھی لَمْ کی طرح فعل مضارع کو ماضی منفی کے معنی میں کر دیتا ہے، لیکن اس کی نفی زمانۂ ماضی سے زمانۂ تکلم تک محیط ہوتی ہے، جیسے: ﴿وَلَمَّا يَدْخُلِ الْإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ﴾ (الحجرات 14:49) ''اور ابھی تک ایمان تمھارے دلوں میں داخل نہیں ہوا۔''

لامِ امر: یہ فعل مضارع میں طلب کا معنی پیدا کرتا ہے، جیسے: ﴿لِيُنْفِقْ ذُو سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهِ﴾ (الطلاق 7:65) ''وسعت والا اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے۔'' لام امر ہمیشہ مکسور ہوتا ہے، البتہ اگر اس سے پہلے واؤ، فاء یا ثُمَّ آ جائے تو یہ ساکن ہو جاتا ہے، جیسے: ﴿فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلًا وَّلْيَبْكُوا كَثِيرًا﴾ (التوبة 82:9) ﴿ثُمَّ لْيَقْضُوا تَفَثَهُمْ﴾ (الحج 29:22)

لائے نہی: یہ زمانۂ مستقبل میں فعل کے نہ کرنے کے مطالبے کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ﴾ (لقمٰن 13:31) ''تو اللہ (تعالیٰ) کے ساتھ شرک مت کر۔''

جزمِ مضارع کی علامات: مضارع کے جزم کی مندرجہ ذیل تین علامتیں ہیں:

﴿1﴾ سکون ﴿2﴾ حذفِ حرفِ علت ﴿3﴾ حذفِ نونِ اعرابی

فعل مضارع صحیح الآخر[1] صیغہ واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور تثنیہ و جمع متکلم میں جزم کی علامت سکون ہوتا ہے، جیسے: لَمْ یَضْرِبْ، لَمْ تَضْرِبْ، لَمْ أَضْرِبْ، لَمْ نَضْرِبْ.

فعل مضارع معتل الآخر[2] صیغہ واحد مذکر غائب، واحد مؤنث غائب، واحد مذکر مخاطب، واحد متکلم اور تثنیہ و جمع متکلم میں جزم کی علامت حذف حرف علت ہوتا ہے، جیسے: لَمْ یَرْضَ، لَمْ تَرْضَ، لَمْ أَرْضَ، لَمْ نَرْضَ، لَمْ یَدْعُ، لَمْ تَدْعُ، لَمْ أَدْعُ، لَمْ نَدْعُ، لَمْ یَرْمِ، لَمْ تَرْمِ، لَمْ أَرْمِ، لَمْ نَرْمِ. جبکہ افعال خمسہ میں، خواہ صحیح الآخر ہوں یا معتل الآخر جزم کی علامت حذفِ نونِ اعرابی ہوتا ہے، جیسے: لَمْ یَضْرِبَا، لَمْ تَضْرِبَا،

[1] جس کا آخری حرف حرفِ صحیح ہو۔ [2] جس کا آخری حرف حرفِ علت ہو۔

لَمْ يَضْرِبُوا، لَمْ تَضْرِبُوا، لَمْ تَضْرِبِي. لَمْ يَرْمِيَا، لَمْ تَرْمِيَا، لَمْ يَرْمُوا، لَمْ تَرْمُوا، لَمْ تَرْمِي.

مضارع کا تقدیری اعراب

مندرجہ ذیل مقامات پر مضارع کا اعراب تقدیری ہوتا ہے:

1. مضارع معتل الآخر بالألف (افعالِ خمسہ کے علاوہ) حالت رفع ونصب، جیسے: يَرْضٰى، يَخْشٰى، لَنْ يَّرْضٰى، لَنْ يَّخْشٰى.
2. مضارع معتل الآخر بالواو والیاء (افعال خمسہ کے علاوہ) حالت رفع، جیسے: يَدْعُو، يَرْمِي.

افعال کے اعراب کا جدول

فعل	رفعی حالت	نصبی حالت	جزمی حالت
فعل ماضی	مبنی		
فعل امر حاضر معروف	مبنی		
فعل مضارع صحیح الآخر (افعال خمسہ کے علاوہ)	ضمہ ظاہری کے ساتھ	فتحہ ظاہری کے ساتھ	سکون کے ساتھ
افعال خمسہ (صحیح الآخر، معتل الآخر مطلقاً)	ثبوتِ نونِ اعرابی کے ساتھ	حذفِ نونِ اعرابی کے ساتھ	
فعل مضارع معتل الآخر بالألف (افعال خمسہ کے علاوہ)	ضمہ تقدیری کے ساتھ	فتحہ تقدیری کے ساتھ	حذفِ حرفِ علت کے ساتھ
فعل مضارع معتل الآخر بالواو والیاء (افعال خمسہ کے علاوہ)	ضمہ تقدیری کے ساتھ	فتحہ لفظی کے ساتھ	حذف حرف علت کے ساتھ

سوالات وتدریبات

1. فعل مضارع کب مرفوع ہوتا ہے؟ نیز مضارع کے رفع کی علامتیں مع مثال ذکر کریں۔
2. فعل مضارع کی نصبی حالت کب ہوتی ہے، حروفِ ناصبہ کون سے ہیں؟ ان کا لفظی ومعنوی عمل بیان کریں۔
3. جوازم کی کتنی قسمیں ہیں؟ ایک فعل کو جزم دینے والے کلمات کون سے ہیں؟ ان کا لفظی ومعنوی عمل بیان کریں۔
4. جزمِ مضارع کی علامات مع مثال ذکر کریں، نیز بتائیں کہ مضارع کا تقدیری اعراب کب ہوتا ہے؟
5. مندرجہ ذیل جملوں میں فعل مضارع منصوب کا تعین کریں اور اس کے نصب کی وجہ ذکر کریں:

لَنْ يَّفُوزَ الْكَسْلَانُ.

جِئْتُ لِكَيْ أَتَعَلَّمَ.

أَرْجُو أَنْ يَعْتَدِلَ الْجَوُّ.

سَأَكُونُ أَمِينًا ...... إِذَنْ تَرْبَحَ تِجَارَتُكَ.

6. مندرجہ ذیل میں مضارع مجزوم کا تعین کریں اور جزم کی وجہ اور علامت بتائیں:

﴿ وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ ﴾ ، ﴿ وَلَمْ يَخْشَ اِلَّا اللّٰهَ ﴾ ، ﴿ وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ﴾ «مَنْ كَانَ يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ فَلْيَقُلْ خَيْرًا أَوْ لِيَصْمُتْ».

7. مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ کریں اور ان میں فعل مضارع کا اعراب، وجہِ اعراب اور علامتِ اعراب بتائیں:

﴿ اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجٰهِلِيْنَ ﴾ ، ﴿ اِصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُوْلُوْنَ ﴾ ، ﴿ فَاِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا ﴾ ﴿ فَلَا تَاْسَ عَلَى الْقَوْمِ الْفٰسِقِيْنَ ﴾ ، ﴿ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِالْاِيْمَانِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهٗ ﴾ ، ﴿ لَا تَاْكُلُوْۤا اَمْوَالَكُمْ بَيْنَكُمْ بِالْبَاطِلِ ﴾

8. مندرجہ ذیل آیات میں فعل مضارع کا اعراب بتائیں، نیز بتائیں کہ اعراب ظاہری ہے یا تقدیری:

﴿ اِنَّ اللّٰهَ لَا يَخْفٰى عَلَيْهِ شَيْءٌ ﴾ ، ﴿ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ ﴾ ، ﴿ وَيُحَذِّرُكُمُ اللّٰهُ نَفْسَهٗ ﴾ ، ﴿ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ﴾ ، ﴿ وَيَوْمَئِذٍ يَّفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾

سبق: 44

مضارع منصوب بتقدیرِ أَنْ

گزشتہ سبق میں آپ پڑھ چکے ہیں کہ فعل مضارع پر جب "أَنْ" حرف ناصب داخل ہوتا ہے تو فعل مضارع منصوب ہوتا ہے، اب یہ بھی یاد رکھیں کہ کبھی أَنْ لفظوں میں موجود نہیں ہوتا بلکہ مقدر ہوتا ہے، ایسا مندرجہ ذیل چھ حروف کے بعد ہوتا ہے:

① حَتّٰی کے بعد، جیسے: ﴿وَزُلْزِلُوْا حَتّٰى يَقُوْلَ الرَّسُوْلُ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مَعَهٗ مَتٰى نَصْرُ اللّٰهِ﴾ (البقرۃ 2:214) "اور وہ سخت ہلائے گئے یہاں تک کہ رسول اور وہ لوگ جو اس پر ایمان لائے کہنے لگے کہ اللہ کی مدد کب آئے گی۔"

② لامِ کَيْ کے بعد، جیسے: ﴿اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۝ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ﴾ (الفتح 48:1،2) "(اے نبی!) بلاشبہ ہم نے آپ کو فتحِ مبین دی تاکہ اللہ (تعالیٰ) آپ کے لیے بخش دے۔"

③ لامِ جحد کے بعد، جیسے: ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُعَذِّبَهُمْ وَاَنْتَ فِيْهِمْ﴾ (الأنفال 8:33) "اور اللہ (تعالیٰ) ایسا نہیں کہ انھیں عذاب دے جبکہ آپ (ﷺ) ان کے درمیان (موجود) ہوں۔"

فائدہ: لامِ کَيْ وہ لام ہے جو کسی چیز کا سبب بیان کرے جبکہ لامِ جحد اس لام کو کہتے ہیں جو کَانَ منفی کی خبر پر تاکیدِ نفی کے لیے آئے۔

④ أَوْ بمعنی إِلٰی یا إِلَّا کے بعد، جیسے: لَأَحْبِسَنَّكَ أَوْ تُعْطِيَنِي حَقِّي، یعنی لَأَحْبِسَنَّكَ إِلٰی أَنْ/إِلَّا أَنْ تُعْطِيَنِي حَقِّي "میں تجھے ضرور بالضرور قید میں رکھوں گا یہاں تک کہ / مگر یہ کہ تو مجھے میرا حق دے دے۔"

⑤ فائے سببی [1] کے بعد جس سے پہلے مندرجہ ذیل میں سے کوئی ایک چیز ہو:

[1] فائے سببی وہ ہے جس کے بعد فعل مضارع کو أَنْ مقدرہ کی وجہ سے منصوب پڑھا جاتا ہے اور اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ فاء کا مابعد اس کے ماقبل کا سبب ہے۔

① امر: جیسے: اِصْبِرْ عَلَى الْبَلَاءِ فَيَكْشِفَ اللّٰهُ عَنْكَ ''آزمائش پر صبر کر کہ اللہ (تعالیٰ) تجھ سے (وہ آزمائش) دور کر دے۔''

② نہی: جیسے: ﴿ وَلَا تَطْغَوْا فِيْهِ فَيَحِلَّ عَلَيْكُمْ غَضَبِيْ ﴾ (طٰهٰ 81:20) ''اور اس (رزق) میں سرکشی نہ کرو ورنہ تم پر میرا غضب اترے گا۔''

③ نفی: جیسے: ﴿ لَا يُقْضٰى عَلَيْهِمْ فَيَمُوْتُوْا ﴾ (فاطر 36:35) ''نہ ان کا کام تمام کیا جائے گا کہ وہ مر جائیں۔''

④ استفہام: جیسے: ﴿ فَهَلْ لَّنَا مِنْ شُفَعَآءَ فَيَشْفَعُوْا لَنَآ ﴾ (الأعراف 53:7) ''تو کیا ہمارے لیے کوئی سفارش کرنے والے ہیں کہ وہ ہمارے لیے سفارش کریں۔''

⑤ تمنی: جیسے: ﴿ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ مَعَهُمْ فَاَفُوْزَ فَوْزًا عَظِيْمًا ﴾ (النسآء 73:4) ''اے کاش کہ میں ان کے ساتھ ہوتا تو بہت بڑی کامیابی حاصل کرتا۔''

⑥ ترجی: جیسے: ﴿ لَّعَلِّيْٓ اَبْلُغُ الْاَسْبَابَ ○ اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ فَاَطَّلِعَ اِلٰٓى اِلٰهِ مُوْسٰى ﴾ (المؤمن 37,36:40) ''شاید کہ میں راستوں پر پہنچ جاؤں، آسمان کے راستوں پر، پس موسیٰ (علیہ السلام) کے معبود کی طرف جھانکوں۔''

⑦ تحضیض: جیسے: ﴿ لَوْلَآ اُنْزِلَ اِلَيْهِ مَلَكٌ فَيَكُوْنَ مَعَهٗ نَذِيْرًا ﴾ (الفرقان 7:25) ''اس کی طرف کوئی فرشتہ کیوں نہیں اتارا جاتا کہ وہ اس کے ساتھ ڈرانے والا ہو جائے۔''

⑧ عرض: جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا ''آپ ہمارے پاس کیوں نہیں آتے کہ آپ بھلائی حاصل کریں!''

⑨ دعا: جیسے: اَللّٰهُمَّ! تُبْ عَلَيَّ فَأَتُوبَ ''اے اللہ! مجھ پر رجوع (رحمت) فرما کہ میں توبہ کروں۔''

فائدہ سوائے نفی کے مذکورہ صورتوں میں جب مضارع پر فاء داخل نہ ہو تو مضارع کی جزمی حالت ہوتی ہے، جیسے: ﴿ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ○ يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ﴾ (نوح 11,10:71) ''تو میں نے کہا: اپنے رب سے معافی مانگو، یقیناً وہ ہمیشہ سے بہت معاف کرنے والا ہے۔ وہ تم پر موسلادھار بارش برسائے گا۔''

⑥ واؤ معیت[1] کے بعد جس سے پہلے مذکورہ چیزوں میں سے کوئی ایک ہو، مثلاً:

[1] ''واؤ معیت'' وہ واؤ ہے جو مَعَ کے معنی میں ہوتا ہے اور مصاحبت کا فائدہ دیتا ہے، یعنی یہ بتاتا ہے کہ اس کا مابعد ماقبل کے ساتھ واقع ہوا ہے۔

① امر: جیسے: أَسْلِمْ وَ تَسْلَمَ ''اسلام لے آ معاً سلامتی والا بن جا۔''

② نہی: جیسے: لَا تَنْهَ عَنْ خُلُقٍ وَ تَأْتِيَ مِثْلَهُ ''اس اخلاق سے منع نہ کر کہ ساتھ ساتھ تو اس کی مثل (اخلاق) اختیار کرے۔''

③ نفی: جیسے: لَا نَأْمُرُ بِالْخَيْرِ وَ نُعْرِضَ عَنْهُ ''ہم بھلائی کا حکم نہیں دیتے کہ ساتھ ساتھ اس سے اعراض بھی کریں۔''

④ استفہام: جیسے: هَلْ أَنْتَ سَامِعٌ وَتُجِيبَنِي؟ ''کیا تو سننے کے ساتھ ساتھ مجھے جواب بھی دے گا۔''

أَلَمْ أَكُ جَارَكُمْ وَيَكُونَ بَيْنِي وَبَيْنَكُمُو الْمَوَدَّةُ وَالْإِخَاءُ.

''کیا میں تمھارا پڑوسی نہ تھا کہ ساتھ ساتھ میرے اور تمھارے درمیان محبت اور بھائی چارہ ہوتا۔''

⑤ تمنی: جیسے: ﴿يٰلَيْتَنَا نُرَدُّ وَلَا نُكَذِّبَ بِاٰيٰتِ رَبِّنَا وَنَكُوْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ﴾ (الأنعام 27:6) ''کاش! (کوئی صورت ایسی ہو کہ) ہم دُنیا میں پھر واپس بھیجے جائیں (اور) ساتھ ہی اپنے رب کی نشانیوں کو نہ جھٹلائیں اور ایمان لانے والوں میں شامل ہو جائیں۔''

⑥ ترجی: جیسے: لَعَلَّ الْعَالِمَ يُدْرِكُ أَنَّهُ قُدْوَةٌ، وَ يَتْرُكَ مَا لَايَلِيقُ بِهِ ''شاید عالم جان لے کہ وہ نمونہ ہے (اور) اس کے ساتھ ساتھ وہ کام چھوڑ دے جو اسے لائق نہیں۔''

⑦ تحضیض: جیسے: هَلَّا أَدَّيْتَ وَاجِبَكَ وَيَشْكُرَكَ أَبُوكَ ''تو نے اپنی ذمہ داری کیوں پوری نہیں کی (اور یہ سمجھتا ہے کہ) ساتھ ساتھ تیرا والد تیری قدر دانی بھی کرے۔''

⑧ عرض: جیسے: أَلَا تَزُورُ الْمَرِيضَ وَ تُقَدِّمَ هَدِيَّةً لَهُ ''آپ مریض کی عیادت کیوں نہیں کرتے کہ ساتھ ساتھ اس کے لیے ہدیہ بھی پیش کر دیں۔''

⑨ دعا: جیسے: رَبِّ! أَسْبِغْ عَلَيَّ ثَوْبَ الْعَافِيَةِ، وَ تَحْرُسَهُ بِرَحْمَتِكَ ''اے میرے رب! مجھ پر عافیت کا لباس کامل کر دے (اور) معاً اپنی رحمت سے اس کی حفاظت فرما۔''

سوالات وتدریبات

1. کن حروف کے بعد أَنْ مقدر ہوتا ہے؟ مثالوں سے واضح کریں۔

2. فاء اور واؤ کے بعد کن صورتوں میں أَنْ مقدر ہوتا ہے؟

3. مندرجہ ذیل آیات اور جملوں میں مضارع منصوب کی نشاندہی کریں اور نصب کی وجہ اور علامت بیان کریں:

﴿لَا تَقْصُصْ رُءْيَاكَ عَلَىٰٓ إِخْوَتِكَ فَيَكِيدُوا لَكَ كَيْدًا﴾، ﴿وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِيُطْلِعَكُمْ عَلَى الْغَيْبِ﴾

﴿فَلَنْ أَبْرَحَ الْأَرْضَ حَتّٰى يَأْذَنَ لِيٓ أَبِيٓ﴾، ﴿فَلَوْ أَنَّ لَنَا كَرَّةً فَنَكُونَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ﴾

مَا كَانَ الصَّدِيقُ لِيَخُونَ صَدِيقَهُ. يَجْتَهِدُ الطَّالِبُ لِيَنْجَحَ.

يُحْرَمُ التِّلْمِيذُ الْمُكَافَأَةَ أَوْ يَجْتَهِدَ. لَا تَدْخُلْ حَتّٰى يُؤْذَنَ لَكَ.

4. مندرجہ ذیل جملوں میں فاء اور واؤ کے بعد أَنْ مضمر ہونے کی وجہ بتائیں:

﴿لَا تَفْتَرُوا عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا فَيُسْحِتَكُمْ بِعَذَابٍ﴾ اِصْنَعِ الْمَعْرُوفَ فَتَنَالَ الشُّكْرَ.

اِجْتَهِدْ فِي دُرُوسِكَ فَتَنْجَحَ فِي الِامْتِحَانِ. لَا تَأْمُرْ بِالصِّدْقِ وَتَكْذِبَ.

أَيُحْسِنُ إِلَيْكَ الصَّدِيقُ وَتُسِيءَ إِلَيْهِ. أَظَلُّ أُطَالِبُ أَوْ أَنَالَ حَقِّي.

أَلَا لَيْتَ الشَّبَابَ يَعُودُ يَوْمًا

فَأُخْبِرَهُ بِمَا فَعَلَ الْمَشِيبُ

5. مندرجہ ذیل کلمات میں مضارع مجزوم کا تعین کریں اور جزم کی وجہ بیان کریں:

رَبِّ! سَدِّدْ خُطَايَ أَهْتَدِ لِمَا يُرْضِيكَ. أَلَا تَجْتَهِدُ تَكُنْ فَائِزًا.

هَلْ تُصْغِي إِلٰى أُسْتَاذِكَ تَزْدَدْ عِلْمًا. لَا تَلْعَبْ بِالنَّارِ تَحْتَرِقْ.

لَيْتَ النُّفُوسَ تَصْفُو نَعِشْ سُعَدَاءَ. «زُرْغِبًّا تَزْدَدْ حُبًّا».

وہ کلمات جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں مندرجہ ذیل ہیں:

إِنْ، مَنْ، مَا، مَهْمَا، إِذْمَا، أَيٌّ/أَيَّةٌ،

مَتٰی، أَيْنَمَا، أَيَّانَ، أَنّٰی، حَيْثُمَا، كَيْفَمَا

یہ دو فعلوں پر داخل ہوتے ہیں، پہلے فعل کو شرط اور دوسرے کو جزا کہتے ہیں۔ انھیں کلماتِ مجازات یا کلماتِ شرط کہتے ہیں۔

کلمۂ مجازات	مثال
إِنْ	﴿ اِنْ نَّشَاْ نُنَزِّلْ عَلَيْهِمْ مِّنَ السَّمَآءِ اٰيَةً ﴾ (الشعرآء 4:26) ''اگر ہم چاہیں تو ان پر آسمان سے کوئی نشانی اتار دیں۔''
مَنْ	﴿ مَنْ يَّعْمَلْ سُوْٓءًا يُّجْزَ بِهٖ ﴾ (النسآء 123:4) ''جو بھی کوئی برائی کرے گا اسے اس کا بدلہ دیا جائے گا۔''
مَا	﴿ وَمَا تَفْعَلُوْا مِنْ خَيْرٍ يَّعْلَمْهُ اللّٰهُ ﴾ (البقرۃ 197:2) ''اور تم نیکی میں سے جو بھی کرو گے اللہ (تعالیٰ) اسے جان لے گا۔''
مَهْمَا	مَهْمَا تَتَعَلَّمْهُ تَسْتَفِدْ مِنْهُ ''جو بھی تو سیکھے گا اس سے فائدہ حاصل کرے گا۔''
مَتٰی	مَتٰی تَدْرُسُوا تَنْجَحُوا ''جب بھی تم پڑھو گے تم کامیاب ہو گے۔''
إِذْمَا	إِذْمَا تَدْخُلْ عَلَيَّ أُكْرِمْكَ ''جب بھی تو میرے پاس آئے گا میں تیرا اکرام کروں گا۔''

أَيٌّ	أَيَّ تِلْمِيذٍ يَجْتَهِدْ يَتَقَدَّمْ ''جو بھی طالب علم محنت کرے گا آگے بڑھ جائے گا۔''
أَيْنَمَا	﴿ اَيْنَمَا تَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ ﴾ (النسآء 78:4) ''تم جہاں کہیں بھی ہو گے موت تمھیں پالے گی۔''
أَيَّانَ	أَيَّانَ تُطِعِ اللّٰهَ يُسَاعِدْكَ ''جب تو اللہ (تعالیٰ) کی اطاعت کرے گا وہ تیری مدد کرے گا۔''
أَنّٰى	أَنّٰى يَنْزِلْ ذُو الْعِلْمِ يُكْرَمْ ''علم والا جہاں بھی ٹھہرے گا اس کی عزت کی جائے گی۔''
حَيْثُمَا	حَيْثُمَا تَعِشْ يُقَدِّرْ لَكَ اللّٰهُ رِزْقًا ''تو جہاں رہے گا، اللہ (تعالیٰ) تجھے رزق نصیب کرے گا۔''
كَيْفَمَا	كَيْفَمَا تَكُنِ الْأُمَّةُ يَكُنِ الْوُلَاةُ ''جیسے عوام ہوں گے ویسے ہی (ان کے) سربراہ ہوں گے۔''

ملاحظات ① إِنْ اور إِذْمَا کے علاوہ تمام اُدواتِ شرط اسماء ہیں۔

② بعض نحویوں کے نزدیک إِذْمَا اسم اور مَهْمَا حرف ہے۔

③ مَنْ، مَا، أَيٌّ، أَيَّةٌ اسمائے موصولہ ہیں اور استفہام کے لیے بھی آتے ہیں۔ استفہام کی صورت میں صرف ایک جملے پر داخل ہوتے ہیں اور جازمہ نہیں ہوتے۔ مَتٰی اور أَنّٰی بھی استفہام کے لیے آتے ہیں اور اس صورت میں جازمہ نہیں ہوتے۔

شرط و جزا کے احکام

﴿1﴾ جب شرط و جزا دونوں فعل ماضی ہوں تو یہ محلاً مجزوم ہوں گے کیونکہ فعل ماضی مبنی ہوتا ہے، جیسے: إِنْ قَامَ حَامِدٌ قَامَ خَالِدٌ، ﴿ اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ ﴾ (بنیٓ إسراءیل 7:17) ''اگر تم بھلائی کرو گے تو اپنے ہی نفسوں کے لیے کرو گے۔''

﴿2﴾ جب شرط و جزا دونوں فعل مضارع ہوں تو دونوں کو جزم دینا واجب ہے، جیسے: ﴿ وَاِنْ تُبْدُوْا مَا فِيْٓ اَنْفُسِكُمْ اَوْ تُخْفُوْهُ يُحَاسِبْكُمْ بِهِ اللّٰهُ ﴾ (البقرة 284:2) ''اور اگر تم ظاہر کرو اسے جو تمھارے نفسوں (دلوں) میں ہے یا اسے چھپاؤ، اللہ (تعالیٰ) تم سے اس کا حساب لے گا۔''

﴿3﴾ اگر شرط فعل مضارع اور جزا فعل ماضی ہو تو شرط کو جزم دینا واجب ہوگا اور جزا کی جزم محلی ہوگی، جیسے: ﴿ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ فَقَدْ كُذِّبَتْ رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ ﴾ (فاطر 4:35) ''اور اگر وہ تجھے جھٹلائیں تو یقیناً تجھ سے پہلے کئی رسول

جھٹلائے جا چکے ہیں۔'' «مَنْ يَّقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَّاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ». ''جو شخص لیلۃ القدر کا قیام کرے ایمان کی حالت میں ثواب کی نیت رکھتے ہوئے، تو اس کے سابقہ گناہ معاف کردیے جاتے ہیں۔''

4. اگر شرط فعل ماضی اور جزا فعل مضارع ہو تو جزا پر رفع اور جزم دونوں جائز ہیں، جیسے: إِنْ جِئْتَنِي أُكْرِمُكَ/ أُكْرِمْكَ.

5. اگر فعلِ شرط پر واؤ یا فاء کے ساتھ دوسرے فعل مضارع کا عطف ہو تو فعل ثانی پر نصب اور جزم[1] دونوں جائز ہیں، جیسے: إِنْ تَحْلِفْ وَ تَكْذِبَ/ تَكْذِبْ تَأْثَمْ.

6. اگر جواب شرط پر واؤ یا فاء کے ساتھ دوسرے فعل مضارع کا عطف ہو تو فعل ثانی پر رفع، نصب اور جزم[2] تینوں اعراب جائز ہیں، جیسے: مَنْ يُبَكِّرْ إِلٰى عَمَلِهٖ يَغْنَ وَيَسْعَدُ/يَسْعَدَ/يَسْعَدْ.

فاء جزائیہ

شرط کی جزا پر مندرجہ ذیل صورتوں میں فاء لانا ضروری ہے، اس فاء کو فاء جزائیہ[3] کہتے ہیں:

1. جب جوابِ شرط جملہ اسمیہ ہو، جیسے: ﴿مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا﴾ (الأنعام 6:160) ''جو شخص ایک نیکی لے کر آئے گا تو اس کے لیے اس کا دس گنا (ثواب) ہوگا۔''

کبھی جملہ اسمیہ میں فاء کی جگہ إِذَا فجائیہ آجاتا ہے، جیسے: ﴿وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌۢ بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ﴾ (الروم 30:36) ''اور اگر انھیں کوئی برائی پہنچتی ہے، اس کی وجہ سے جو ان کے ہاتھوں نے آگے بھیجا تو اچانک وہ ناامید ہو جاتے ہیں۔''

2. جب جوابِ شرط فعل طلبی، یعنی امر یا نہی وغیرہ ہو، جیسے: ﴿قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ﴾ (ال عمرٰن 3:31) ''کہہ دیجیے! اگر تم اللہ (تعالیٰ) سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔'' ﴿فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ فَلَا تَرْجِعُوْهُنَّ اِلَى الْكُفَّارِ﴾ (الممتحنة 60:10) ''اگر تم انھیں مومنہ جانو تو انھیں کفار کی طرف نہ لوٹاؤ۔''

3. جب جوابِ شرط فعل جامد ہو، جیسے: ﴿اِنْ تُبْدُوا الصَّدَقٰتِ فَنِعِمَّا هِيَ﴾ (البقرة 2:271) ''اگر تم صدقے

[1] نصب، واؤ معیت اور فاء سببیہ کے بعد أَنْ مقدر ہونے کی وجہ سے اور جزم، عطف کی وجہ سے۔ [2] نصب اور جزم مذکورہ وجوہات کی بنا پر اور رفع جملہ مستأنفہ ہونے کی وجہ سے۔ [3] اسے فاء الجواب یا فاء الربط بھی کہتے ہیں۔

ظاہر کرو تو یہ اچھی بات ہے۔''

④ جب جوابِ شرط فعل منفی بہ مَا ہو، جیسے: ﴿ فَإِنْ تَوَلَّيْتُمْ فَمَا سَأَلْتُكُمْ مِّنْ أَجْرٍ ﴾ (یونس 10:72) ''پھر اگر تم منہ موڑ لو تو میں نے تم سے کوئی مزدوری نہیں مانگی۔''

⑤ جب جوابِ شرط فعل مضارع منفی بہ لَنْ ہو، جیسے: ﴿ وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ دِينًا فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ ﴾ (آل عمرٰن 3: 85) ''اور جو اسلام کے سوا کوئی اور دین تلاش کرے گا تو وہ اس سے قبول نہیں کیا جائے گا۔''

⑥ جب جوابِ شرط سے پہلے قَدْ، سین یا سَوْفَ آجائے، جیسے: ﴿ إِنْ يَسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ أَخٌ لَّهُ مِنْ قَبْلُ ﴾ (یوسف 12:77) ''اگر اس نے چوری کی ہے تو اس سے قبل اس کے بھائی نے بھی چوری کی ہے۔'' ﴿ وَمَنْ يَسْتَنْكِفْ عَنْ عِبَادَتِهِ وَيَسْتَكْبِرْ فَسَيَحْشُرُهُمْ إِلَيْهِ جَمِيعًا ﴾ (النسآء 4:172) ''اور جو بھی اس کی بندگی سے عار رکھے اور تکبر کرے تو عنقریب وہ سب کو اپنے پاس اکٹھا کر لے گا۔'' ﴿ وَإِنْ خِفْتُمْ عَيْلَةً فَسَوْفَ يُغْنِيكُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ﴾ (التوبة 9:28) ''اور اگر تم کسی قسم کے فقر سے ڈرتے ہو تو اللہ (تعالیٰ) جلد ہی تمھیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔''

سوالات و تدریبات

① وہ کلمات کون سے ہیں جو دو فعلوں کو جزم دیتے ہیں؟ مع مثال لکھیں۔

② شرط اور جزا کے احکام بیان کریں۔

③ کن صورتوں میں شرط کی جزا پر فاء لانا ضروری ہے؟ مع امثلہ تحریر کریں۔

④ مناسب کلماتِ شرط لگا کر خالی جگہیں پر کریں اور بتائیں کہ کن جملوں میں جوابِ شرط پر رفع و جزم دونوں جائز ہیں اور کیوں؟

① ....أَحْسَنَ إِلَيَّ أَشْكُرْهُ. ② ....يَجْتَهِدْ يَفُزْ.

③ ....تَسْكُنْ أَسْكُنْ. ④ ....ذَهَبْتَ أَذْهَبْ.

⑤ ....تَأْكُلْ آكُلْ. ⑥ ....ثُقِفُوا أُخِذُوا.

⑤ مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں اور ان میں مذکور کلماتِ شرط کی نشاندہی کریں اور ان کا عمل واضح کریں:

مَهْمَا تَفْعَلْ فِي الصِّغَرِ تَجِدْهُ فِي الْكِبَرِ. مَا تَزْرَعِ الْيَوْمَ تَحْصُدْهُ غَدًا.

مَتٰى تَأْتِنَا نَسْتَقْبِلْكَ. حَيْثُمَا تَسْتَقِمْ يُقَدِّرْلَكَ اللّٰهُ نَجَاحًا.

إِذْمَا تَجْتَهِدْ تَنَلْ جَائِزَةً. أَيَّانَ تَعْمَلْ تَنْجَحْ.

كَيْفَمَا يَكُنِ الْمَرْءُ يَكُنْ قَرِينُهُ. أَنّٰى تَدْعُ اللّٰهَ تَرَهُ سَمِيعًا.

أَيَّ كِتَابٍ جَيِّدٍ تَقْرَأْ تَسْتَفِدْ مِنْهُ.

6 مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کرکے شرط اور جزا کی نشاندہی کریں اور وجہِ اعراب بیان کریں، نیز جزا پر فاء داخل ہونے کی وجہ بیان کریں:

﴿إِنْ يَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ﴾ مَنْ يُؤَدِّ فَرَائِضَ اللّٰهِ فَهُوَ مُؤْمِنٌ.

إِنْ عَادَ الزَّمَانُ فَلَنْ يَّعُودَ مَا فَاتَ. حَيْثُمَا تَجِدِ الْعَيْشَ سَهْلًا فَأَقِمْ فِيهِ.

مَنْ يَّظْلِمِ النَّاسَ فَسَيُعَاقِبُهُ اللّٰهُ. إِنْ أَسَأْتَ فَاعْتَذِرْ.

مَا تَتَعَلَّمْ فِي الصِّغَرِ فَسَوْفَ يَنْفَعُكَ فِي الْكِبَرِ.

وہ افعال جن کا تعلق باطنی حس (دل، دماغ وغیرہ) سے ہوتا ہے، ظاہری اعضاء کے ساتھ نہیں، انھیں افعالِ قلوب کہتے ہیں، جیسے: ﴿حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا﴾ (الدھر 19:76) ''آپ انھیں بکھرے ہوئے موتی خیال کریں گے۔'' افعال قلوب میں سے بعض شک وظن کے لیے اور بعض یقین کے لیے آتے ہیں، اس لیے انھیں ''افعال شک ویقین'' بھی کہا جاتا ہے۔

افعالِ قلوب کے احکام

افعالِ قلوب کے متعلق مندرجہ ذیل احکام مدِنظر رکھنا ضروری ہیں:

⟨1⟩ یہ مبتدا اور خبر پر داخل ہوتے ہیں اور دونوں کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیتے ہیں، جیسے: عَلِمْتُ اللّٰهَ غَفُوْرًا.

⟨2⟩ زیادہ استعمال ہونے والے افعالِ قلوب سات ہیں جن میں سے عَلِمَ، رَاٰی اور وَجَدَ یقین کے لیے اور حَسِبَ، ظَنَّ اور خَالَ شک کے لیے آتے ہیں جبکہ زَعَمَ[1] شک اور یقین دونوں کے لیے آتا ہے، مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

عَلِمَ: ﴿فَاِنْ عَلِمْتُمُوْهُنَّ مُؤْمِنٰتٍ﴾ (الممتحنۃ 10:60) ''پس اگر تم انھیں مومن عورتیں جانو۔''

رَاٰی: ﴿اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيْدًا ۝ وَّ نَرٰىهُ قَرِيْبًا﴾ (المعارج 7,6:70) ''وہ اسے دور خیال کرتے ہیں اور ہم اسے قریب سمجھتے ہیں۔''

وَجَدَ: ﴿لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا﴾ (النسآء 64:4) ''تو یقیناً وہ اللہ (تعالیٰ) کو پاتے بہت توبہ قبول کرنے والا،

[1] کچھ افعال قلوب ان کے علاوہ بھی ہیں، جیسے: دَرٰی، أَلْفٰی اور تَعَلَّمْ یقین کے لیے اور جَعَلَ، حَجَا، عَدَّ اور هَبْ ظن وشک کے لیے۔

نہایت رحم کرنے والا۔“

حَسِبَ: ﴿لَا تَحْسَبُوْهُ شَرًّا لَّكُمْ﴾ (النور 11:24) ”تم اسے اپنے لیے برا خیال نہ کرو۔“

ظَنَّ: ﴿وَّمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً﴾ (الکھف 36:18) ”اور میں گمان نہیں کرتا کہ قیامت قائم ہونے والی ہے۔“

خَالَ: خِلْتُ خَالِدًا عَالِمًا ”میں نے خالد کو عالم خیال کیا۔“

زَعَمَ: زَعَمْتُ زَيْدًا عَالِمًا ”میں نے زید کو عالم گمان کیا۔“

﴿3﴾ افعالِ قلوب کے دو مفعول ایک مفعول کی حیثیت رکھتے ہیں، اس لیے دونوں [1] کو ذکر بھی کیا جا سکتا ہے اور اکٹھے حذف بھی، جیسے: ﴿اَيْنَ شُرَكَآؤُكُمُ الَّذِيْنَ كُنْتُمْ تَزْعُمُوْنَ﴾ (الأنعام 22:6) ”تمھارے وہ شریک کہاں ہیں جنھیں تم (اللہ تعالیٰ کے شریک) سمجھتے تھے؟“ یعنی تَزْعُمُونَهُمْ شُرَكَاءَ.

افعالِ قلوب کے صرف ایک مفعول بہ کو بغیر قرینہ کے حذف کرنا درست نہیں، البتہ جب افعالِ قلوب قلبی معنی کے بجائے ظاہری افعال والا معنی دیں تو پھر ایک مفعول بہ کا تقاضا کرتے ہیں، مثلاً: جب عَلِمَ بمعنی عَرَفَ ہو، جیسے: ﴿لَا تَعْلَمُوْنَ شَيْـًٔا﴾ (النحل 78:16) ”تم کچھ نہیں جانتے تھے۔“ رَأَى بمعنی أَبْصَرَ ہو، جیسے: رَأَيْتُ بُسْتَانًا، وَجَدَ بمعنی أَصَابَ ہو، جیسے: ﴿اِنِّيْ وَجَدْتُّ امْرَاَةً﴾ (النمل 23:27) ”بے شک میں نے (وہاں) ایک عورت پائی۔“ اور ظَنَّ بمعنی اِتَّهَمَ ہو، جیسے: ظَنَنْتُ نَاصِرًا ”میں نے ناصر کو متہم سمجھا۔“

﴿4﴾ جب افعالِ قلوب مبتدا اور خبر کے درمیان یا دونوں کے بعد واقع ہوں تو ان کا عمل باطل ہو جاتا ہے، جیسے: حَامِدٌ عَلِمْتُ عَالِمٌ اور حَامِدٌ عَالِمٌ عَلِمْتُ.

﴿5﴾ جب مبتدا اور خبر سے پہلے حرفِ نفی مَا، لَا، إِنْ یا حرفِ استفہام یا لامِ ابتدا آ جائے تو افعالِ قلوب کا لفظی عمل باطل ہو جاتا ہے، جیسے: ﴿لَقَدْ عَلِمْتَ مَا هٰٓؤُلَآءِ يَنْطِقُوْنَ﴾ (الأنبيآء 65:21) ”تحقیق تجھے علم ہے کہ یہ کلام نہیں کرتے۔“ ﴿اِنْ اَدْرِيْٓ اَقَرِيْبٌ اَمْ بَعِيْدٌ مَّا تُوْعَدُوْنَ﴾ (الأنبيآء 109:21) ”میں نہیں جانتا کہ جس کا تمھیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ قریب ہے یا دور۔“

نمونۂ ترکیب: ﴿حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُوْرًا﴾

[1] کبھی قرینہ پائے جانے کے وقت ایک مفعول بہ کو حذف کیا جا سکتا ہے، جیسے: هَلْ عَلِمْتَ أَحَدًا عَالِمًا؟ کے جواب میں کہا جائے: عَلِمْتُ حَامِدًا.

لفظی تحلیل: حَسِبْتَ: فعل ماضی مبنی بر سکون، ''تَ'' مبنی بر فتح محلًا مرفوع فاعل، هُمْ: ضمیر مبنی بر سکون، مفعول بہ اول، محلًا منصوب، لُؤْلُؤًا: مفعول بہ ثانی، منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر، موصوف، مَنْثُورًا: صفت منصوب، نصب کی علامت فتحۂ ظاہر۔

ترکیب: حَسِبْتَ: فعل با فاعل، هُمْ: مفعول بہ اول، لُؤْلُؤًا: مفعول بہ ثانی، موصوف، مَنْثُورًا: صفت، فعل اپنے فاعل اور دونوں مفعولوں سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہوکر شرط محذوف کا جواب۔

سوالات وتدریبات

﴿1﴾ مختصر جواب دیں:

1. افعالِ قلوب سے کیا مراد ہے، یہ کون سے افعال ہیں؟
2. افعالِ قلوب کا دوسرا نام کیا ہے؟
3. افعالِ قلوب کیا عمل کرتے ہیں؟
4. افعالِ قلوب صرف ایک مفعول کا تقاضا کب کرتے ہیں؟
5. افعالِ قلوب کا عمل کب باطل ہوتا ہے؟

﴿2﴾ مندرجہ ذیل جملوں کے شروع میں مناسب افعالِ قلوب لگا کر مناسب تبدیلی کریں اور تشکیل کریں:

اَلْمَاءُ بَارِدٌ.	اَلصُّلْحُ خَيْرٌ.	أَبُوكَ كَرِيمٌ.
أَخُوكَ ذُوعِلْمٍ.	اَلشَّمْسُ طَالِعَةٌ.	اَلْقَلَمُ مَكْسُورٌ.

﴿3﴾ مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ وترکیب کریں:

﴿ زَعَمَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنْ لَّنْ يُّبْعَثُوْا ﴾، ﴿ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا ﴾، ﴿ رَاَيْتُهُمْ لِيْ سٰجِدِيْنَ ﴾

سبق: 47

وہ افعال جو کسی کی مدح یا مذمت کے لیے وضع کیے گئے ہیں، انھیں افعالِ مدح وذم کہتے ہیں۔ یہ چار افعال ہیں: ﴿1﴾ نِعْمَ ﴿2﴾ حَبَّذَا ﴿3﴾ بِئْسَ ﴿4﴾ سَاءَ

مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم: جس کی مدح کی جائے، اسے مخصوص بالمدح اور جس کی مذمت کی جائے، اسے مخصوص بالذم کہتے ہیں۔

افعالِ مدح وذم کے احکام

﴿1﴾ نِعْمَ، حَبَّذَا مدح کے لیے اور بِئْسَ، سَاءَ ذم کے لیے آتے ہیں۔

﴿2﴾ نِعْمَ، بِئْسَ اور سَاءَ کا فاعل معرف باللام یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: نِعْمَ الْعَبْدُ أَيُّوبُ، نِعْمَ جَلِيسُ الْمَرْءِ الْكِتَابُ.

﴿3﴾ کبھی ان کا فاعل ضمیرِ مستتر ہوتا ہے۔ اس صورت میں اس کی تمیز لائی جاتی ہے جو کہ نکرہ اور منصوب ہوتی ہے، جیسے: نِعْمَ وَطَنًا الْحِجَازُ.

﴿4﴾ حَبَّذَا میں حَبَّ فعل ماضی اور ذَا اسم اشارہ ہے جو ہمیشہ اس کا فاعل ہوتا ہے۔

﴿5﴾ مخصوص بالمدح أو الذم فعل مدح وذم اور ان کے فاعل کے بعد ہوتا ہے، جیسے: نِعْمَ الصَّدِيقُ الْكِتَابُ. مگر کبھی ان سے مقدم بھی آجاتا ہے، جیسے: اَلْكِتَابُ نِعْمَ الصَّدِيقُ.

ملاحظہ حَبَّذَا کا مخصوص بالمدح ہمیشہ متاخر آتا ہے۔

﴿6﴾ افعالِ مدح وذم کے فاعل اور مخصوص بالمدح /الذم کی عدد اور جنس میں مطابقت ہوتی ہے، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ، نِعْمَ الرَّجُلَانِ الْخَالِدَانِ، نِعْمَ الرِّجَالُ الْخَالِدُونَ، نِعْمَتِ الْمَرْأَةُ خَدِيجَةُ.

﴿7﴾ جب قرینہ پایا جائے تو مخصوص بالمدح/الذم کو حذف بھی کردیا جاتا ہے، جیسے: ﴿فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ﴾ (الذٰریٰت 48:51) ''چنانچہ (ہم) اچھے بچھانے والے ہیں۔'' فَنِعْمَ الْمَاهِدُون کے بعد نَحْنُ مخصوص بالمدح محذوف ہے۔

نمونۂ ترکیب: نِعْمَ الرَّجُلُ خَالِدٌ. افعالِ مدح وذم والے جملے کی ترکیب چار طرح سے ہوسکتی ہے ان میں سے دو ترکیبیں درج ذیل ہیں:

﴿1﴾ نِعْمَ: فعل مدح مبنی بر فتح، اَلرَّجُلُ: فاعل مرفوع، علامت رفع ضمۂ ظاہر، فعل با فاعل جملہ فعلیہ ہوکر خبر مقدم، خَالِدٌ: مبتدا مؤخر مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر۔

﴿2﴾ نِعْمَ: فعل مدح مبنی بر فتح، اَلرَّجُلُ: فاعل مرفوع، علامت رفع ضمۂ ظاہر، فعل با فاعل جملہ فعلیہ خبریہ ہوا۔ خَالِدٌ: خبر مرفوع، رفع کی علامت ضمۂ ظاہر (هُوَ ضمیر محذوف مبتدا) مبتدا، خبر مل کر جملہ اسمیہ خبریہ ہوا۔

پہلی ترکیب کے لحاظ سے ایک جملہ جبکہ دوسری کے لحاظ سے دو جملے بنیں گے۔

البتہ اگر مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم کو فعل سے مقدم کردیا جائے تو پھر وہ مخصوص بالمدح یا مخصوص بالذم مبتدا ہی بنے گا، جیسے: خَالِدٌ نِعْمَ الرَّجُلُ.

وہ افعال جن کے ذریعے تعجب کا اظہار کیا جائے، انھیں افعال تعجب کہا جاتا ہے۔ جس چیز پر تعجب ہوا سے ''مُتَعَجَّب مِنْهُ'' کہتے ہیں۔

تعجب کے صیغے

تعجب کے اظہار کے لیے مختلف صیغے استعمال ہوتے ہیں جنھیں ہم دو قسموں میں تقسیم کر سکتے ہیں:

① سماعی ② قیاسی

سماعی: جیسے: لِلّٰهِ دَرُّهُ! ''کتنا عجیب ہے اس کا کام!'' سُبْحَانَ اللّٰهِ! (جب تعجب کے موقع پر بولا جائے۔) ایسے ہی وہ استفہام جس میں تعجب کا معنی پایا جائے، جیسے: ﴿ كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ﴾ (البقرة 28:2) ''تم اللہ (تعالیٰ) کے ساتھ کفر کا رویہ کیسے اختیار کرتے ہو، حالانکہ تم بے جان تھے، پس اس نے تمھیں زندگی عطا کی!''

قیاسی: قیاسی طور پر تعجب کے دو صیغے ہیں:

﴿1﴾ مَا أَفْعَلَهُ، جیسے: ﴿ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴾ (عبس 17:80) ''انسان ہلاک کر دیا جائے، وہ کس قدر ناشکرا ہے!''

﴿2﴾ أَفْعِلْ بِهٖ، جیسے: ﴿ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ﴾ (مریم 38:19) ''وہ کس قدر سننے اور دیکھنے والے ہیں!''

شرائط

مذکورہ اوزان پر فعلِ تعجب اس فعل سے آتا ہے جو ثلاثی مجرد، متصرف، مثبت اور معروف ہو، نیز وہ رنگ، عیب یا

حلیے کے معنی پر دلالت نہ کرتا ہو۔

اگر مذکورہ شرائط نہ پائی جائیں اور اس فعل سے تعجب کا معنی لینا مقصود ہو تو اس کے مصدر سے پہلے مَا أَشَدَّ یا مَا أَكْثَرَ یا ان کے ہم معنی الفاظ لگائے جاتے ہیں اور مصدر کو منصوب پڑھا جاتا ہے یا پھر ان الفاظ کا صیغہ أَفْعِلْ کے وزن پر لایا جاتا ہے اور مصدر مضاف پر باء جارہ زائدہ داخل کی جاتی ہے، جیسے: مَا أَشَدَّ إِكْرَامًا! ''وہ کس قدر اکرام کرنے والا ہے!'' أَشْدِدْ بِاجْتِهَادِهِ! ''وہ کس قدر محنتی ہے!''

افعالِ تعجب کے احکام

﴿1﴾ افعالِ تعجب کے دونوں صیغے جامد ہیں اور ہمیشہ مفرد استعمال ہوتے ہیں۔

﴿2﴾ متعجب منہ مَا أَفْعَلَ کے بعد ہمیشہ منصوب اور أَفْعِلْ کے بعد باء زائدہ کے ساتھ لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع ہوتا ہے۔

﴿3﴾ متعجب منہ ہمیشہ معرفہ یا نکرہ مخصوصہ ہوتا ہے، جیسے: مَا أَعْدَلَ الْقَاضِيَ! مَا أَسْعَدَ رَجُلًا يَخَافُ اللّٰهَ! ''وہ آدمی کیا ہی نیک بخت ہے جو اللہ (تعالیٰ) سے ڈرتا ہے!''

﴿4﴾ متعجب منہ فعلِ تعجب سے مقدم نہیں آتا، نیز ان کے مابین کسی اور چیز کو فاصل لانا بھی جائز نہیں۔

نمونۂ ترکیب: مَا أَحْسَنَ خَالِدًا! ''خالد کتنا حسین ہے!''

مَا: بمعنی أَيُّ شَيْءٍ مبنی بر سکون محلاً مرفوع، مبتدا، أَحْسَنَ: فعل ماضی مبنی بر فتح (هُوَ ضمیر مستتر فاعل) خَالِدًا: مفعول بہ، فعل اپنے فاعل اور مفعول بہ سے مل کر جملہ فعلیہ خبریہ ہو کر محلاً مرفوع خبر، مبتدا اور خبر مل کر جملہ اسمیہ انشائیہ ہوا۔

سوالات و تمرینات

﴿1﴾ افعالِ مدح و ذم کون سے ہیں؟ ان کے احکام بیان کریں۔

﴿2﴾ افعالِ تعجب سے کیا مراد ہے؟ صیغِ تعجب کی کتنی اور کون کون سی قسمیں ہیں؟ مع مثال لکھیں۔

﴿3﴾ افعالِ تعجب کے احکام بیان کریں۔

4 مندرجہ ذیل عبارت کا ترجمہ کریں اور اس میں سے صیغ تعجب کی نشاندہی کریں:

«مَا أَقْدَرَ الْجُنْدِيَّ الْمُرَابِطَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَلَى الدِّفَاعِ عَنْ حَوْزَةِ الْإِسْلَامِ، وَ مَا أَرْوَعَ انْتِصَارَهُ عَلٰى أَعْدَاءِ اللّٰهِ، وَمَا أَعْظَمَ أَنْ يُّؤْجَرَ عِنْدَ خَالِقِهٖ إِنْ مَاتَ شَهِيدًا، وَ أَجْدِرْ بِجِهَادِهٖ أَنْ يَّكُونَ فَخْرًا لِلْأُمَّةِ الْإِسْلَامِيَّةِ!».

5 مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کرنے کے بعد ان میں سے افعالِ مدح و ذم اور مخصوص بالمدح/الذم کی نشاندہی کریں:

بِئْسَ التَّاجِرُ مُحْتَكِرُ السِّلَعِ. نِعْمَ الطَّالِبُ الْمُجْتَهِدُ.

حَبَّذَا النَّجَاحُ. سَاءَ الشَّرَابُ الْخَمْرُ.

6 مندرجہ ذیل مثالوں میں ملوّن کلمات کا اعراب اور وجہِ اعراب بیان کریں:

بِئْسَ الْخُلُقُ الْكَذِبُ. نِعْمَ صَدِيقُ الْمَرْءِ النَّاصِحُ الْأَمِينُ.

نِعْمَ شَيْئًا الْبُطُولَةُ. بِئْسَ خُلُقًا الْكَذِبُ.

7 مندرجہ ذیل آیات اور جملوں کا ترجمہ وترکیب کریں:

﴿فَمَآ أَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ﴾ ﴿أَبْصِرْ بِهٖ وَأَسْمِعْ﴾

مَا أَحْسَنَ الصِّدْقَ! أَكْرِمْ بِهِمْ وَارِثًا وَّمَوْرُوثًا!

اسمائے عاملہ مشبہ بالفعل

یہ وہ اسماء ہیں جو عمل کرنے میں اپنے فعل کے مشابہ ہیں۔

یہ مندرجہ ذیل ہیں:

① مصدر ② اسم فاعل ③ اسم مفعول

④ صفت مشبہ ⑤ اسم تفضیل

مصدر

اَلْمَصْدَرُ: هُوَاسْمٌ يَدُلُّ عَلٰى حَدَثٍ مُجَرَّدٍ عَنِ الزَّمَانِ. ''مصدر وہ اسم ہے جو کسی ایسے حدث (وقوعِ فعل) پر دلالت کرے جو زمانے سے خالی ہو۔'' یعنی مصدر، صرف کام کے واقع ہونے پر دلالت کرتا ہے، زمانے یا ذات وغیرہ پر دلالت نہیں کرتا، جیسے: نَصْرٌ ''مدد کرنا'' ضَرْبٌ ''مارنا'' عِلْمٌ ''جاننا''

عمل: مصدر اپنے فعل جیسا عمل کرتا ہے، اگر فعل لازم کا مصدر ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے اور اگر فعل متعدی کا مصدر ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے۔

شرائطِ عمل: مصدر کے عمل کرنے کی مندرجہ ذیل شرائط ہیں:

﴿1﴾ مصدر مفعول مطلق نہ ہو کیونکہ ایسی صورت میں عامل فعل ہوگا، جیسے: نَصَرْتُ حَامِدًا نَصْرًا، ﴿ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴾ (الأحزاب 56:33) ''(اے مومنو! تم بھی) اس پر درود پڑھو اور سلام بھیجو، سلام بھیجنا۔''

﴿2﴾ اس مصدر کی جگہ أَنْ مصدریہ اور فعل کو رکھنا درست ہو اور زمانہ ماضی/مستقبل ہو، جیسے: سَرَّنِي عَمَلُكَ وَاجِبَكَ بِالْأَمْسِ، يَسُرُّنِي عَمَلُكَ وَاجِبَكَ غَدًا، أي: أَنْ تَعْمَلَ وَاجِبَكَ بِالْأَمْسِ أَوْ غَدًا یا ''ما'' مصدریہ اور فعل کو رکھنا درست ہو اور زمانہ حال ہو جیسے: تَسُرُّنِي مُسَاعَدَتُكَ الْمُحْتَاجَ الْآنَ، أَيْ: مَا تُسَاعِدُهُ.

مصدر کے عمل کی صورتیں: مصدر کے عمل کی تین صورتیں ہیں:

﴿1﴾ مضاف: جیسے: ﴿ وَلَوْلَا دَفْعُ اللّٰهِ النَّاسَ ﴾ (البقرة 251:2) ''اور اگر اللہ (تعالیٰ) کا لوگوں کو ہٹانا نہ ہوتا۔'' اس میں دَفْعُ مصدر اپنے فاعل لفظِ اللہ کی طرف مضاف ہے اور اس نے اَلنَّاسَ کو مفعول بہ ہونے کی

وجہ سے نصب دیا ہے۔

﴿2﴾ **معرف باللام:** جیسے: أَبُوكَ حَسَنُ التَّهْذِيبِ أَبْنَاءَهُ. اس میں اَلتَّهْذِيبِ مصدر معرف باللام ہے اور اس نے أَبْنَاءَ کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیا ہے۔

﴿3﴾ **مُنَوَّن:** جیسے: ﴿ أَوْ إِطْعٰمٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ ۝ يَتِيمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ﴾ (البلد 15,14:90) ''یا کسی بھوک والے دن میں کھانا کھلانا کسی قرابت والے یتیم کو۔''

اس میں إِطْعَامٌ مصدر مُنَوَّن ہے، اس نے يَتِيمًا کو مفعول بہ ہونے کی وجہ سے نصب دیا ہے۔

مصدر عموماً اپنے فاعل یا مفعول بہ کی طرف مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے، جیسے: ﴿ وَمَا كَانَ اسْتِغْفَارُ إِبْرٰهِيمَ لِأَبِيهِ ﴾ (التوبة 114:9) اس میں اِسْتِغْفَار مصدر اپنے فاعل لفظ إبراهيم کی طرف مضاف ہے۔ ﴿ لَا يَسْـَٔمُ الْإِنْسٰنُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ ﴾ (فصلت 49:41) اس میں دُعَاءِ مصدر اپنے مفعول بہ اَلْخَيْر کی طرف مضاف ہے۔

اِسْمُ الْفَاعِلِ: هُوَ اسْمٌ مُشْتَقٌّ يَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى مُجَرَّدٍ حَادِثٍ وَ عَلٰى فَاعِلِهِ. ''اسم فاعل وہ اسم مشتق ہے جو عارضی (بدلنے والے) مصدری معنی اور اس معنی کے فاعل پر دلالت کرے۔'' جیسے: نَاصِرٌ ''وہ شخص جس سے مدد صادر ہو'' یعنی مدد کرنے والا اور جَائِعٌ ''وہ شخص جسے بھوک لگی ہو'' یعنی بھوکا۔

تعریف کی وضاحت: اس تعریف سے معلوم ہوا کہ اسم فاعل کے لیے ضروری ہے کہ وہ ایک ہی وقت میں دو چیزوں پر دلالت کرے: ﴿1﴾ مصدری معنی پر ﴿2﴾ اس کے فاعل پر۔ مثلاً: نَاصِرٌ بیک وقت دو چیزوں پر دلالت کرتا ہے: ﴿1﴾ نَصْرٌ ''مدد کرنے'' پر ﴿2﴾ اس ذات پر جس نے یہ مدد کی ہے یا جس کی طرف یہ منسوب ہے۔

عمل: اسم فاعل اپنے فعل معروف والا عمل کرتا ہے، یعنی اگر فعل لازم سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے: أَذَاهِبٌ حَامِدٌ؟ اور اگر فعل متعدی سے مشتق ہو تو فاعل کو رفع اور مفعول بہ کو نصب دیتا ہے، جیسے: ﴿ وَالذّٰكِرِينَ اللّٰهَ كَثِيرًا ﴾ (الأحزاب 35:33) ''اور اللہ (تعالیٰ) کو بہت یاد کرنے والے مرد۔'' بعض اوقات اسم فاعل اپنے فاعل یا مفعول بہ کی طرف مضاف ہوکر استعمال ہوتا ہے، اس وقت فاعل یا مفعول بہ

لفظاً مجرور اور محلاً مرفوع یا منصوب ہوتا ہے، جیسے: ﴿هَلْ هُنَّ كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖٓ﴾ (الزمر 38:39) ''کیا وہ اس کے نقصان کو ہٹانے والی ہیں۔'' كَامِلُ الْجُودِ ''کامل سخاوت والا'' ﴿فَالِقُ الْاِصْبَاحِ﴾(الأنعام 96:6)''صبح کو پھاڑ نکالنے والا''

اسم فاعل کے عمل کی حالتیں: اسم فاعل کے عمل کی دو حالتیں ہوتی ہیں: ① معرف باللّام ② غیر معرف باللّام

معرف باللّام: اس حالت میں بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے، جیسے: ﴿وَالذّٰكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا﴾ (الأحزاب 35:33) ''اور اللہ (تعالیٰ) کو کثرت سے یاد کرنے والے مرد۔''

غیر معرف باللّام: جب اسم فاعل غیر معرف باللّام ہو تو اس کے عمل کے لیے دو شرطیں ہیں:

﴿1﴾ حال یا استقبال کا معنی دے ﴿2﴾ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کے بعد آئے:

① حرفِ نفی کے بعد، جیسے: ﴿وَمَآ اَنْتَ بِتَابِعٍ قِبْلَتَهُمْ﴾ (البقرة 145:2) ''اور آپ ان کے قبلے کی پیروی کرنے والے نہیں ہیں۔''

② استفہام کے بعد، جیسے: هَلْ مُسَاعِدٌ أَنْتَ الْفَقِيرَ؟

③ مبتدا کے بعد، جیسے: ﴿وَكَلْبُهُمْ بَاسِطٌ ذِرَاعَيْهِ بِالْوَصِيْدِ﴾ (الكهف 18:18) ''اور ان کا کتا اپنے دونوں بازو دہلیز پر پھیلائے ہوئے ہے۔''

④ موصوف کے بعد، جیسے: مَرَرْتُ بِطَالِبٍ حَافِظٍ دَرْسَهُ.

⑤ ذوالحال کے بعد، جیسے: رَأَيْتُ أَخَاكَ رَافِعًا يَدَيْهِ لِلدُّعَاءِ.

فاعل اور اسم فاعل میں فرق

فاعل اور اسم فاعل میں پائے جانے والے چند فرق مندرجہ ذیل ہیں:

﴿1﴾ فاعل سے پہلے فعل یا شبہ فعل کا ہونا ضروری ہے جبکہ اسم فاعل سے پہلے ضروری نہیں۔

﴿2﴾ فاعل عامل نہیں بلکہ معمول ہوتا ہے جبکہ اسم فاعل عامل ہوتا ہے۔

﴿3﴾ اسم فاعل مشتق ہوتا ہے جبکہ فاعل کا مشتق ہونا ضروری نہیں۔

﴿4﴾ فاعل ہمیشہ مرفوع ہوتا ہے جبکہ اسم فاعل مرفوع، منصوب اور مجرور بھی ہوسکتا ہے۔

ملاحظہ: جو اسم فاعل مبالغے کے لیے وضع کیا گیا ہو وہ بھی اس اسم فاعل کی طرح عمل کرتا ہے جو مبالغے کے لیے نہیں ہوتا، جیسے: ﴿ خُشَّعًا اَبْصَارُهُمْ ﴾ (القمر 7:54) ''ان کی نظریں خوب جھکی ہوئی ہوں گی۔''

اسم مفعول

اِسْمُ الْمَفْعُولِ: هُوَ اسْمٌ مُشْتَقٌّ يَدُلُّ عَلٰى مَعْنًى مُجَرَّدٍ غَيْرِ دَائِمٍ وَ عَلَى الَّذِي وَقَعَ عَلَيْهِ هٰذَا الْمَعْنٰى. ''اسم مفعول وہ اسم مشتق ہے جو غیر دائمی، زمانے سے خالی مصدری معنی پر اور اس ذات پر دلالت کرے جس پر یہ معنی واقع ہو۔'' جیسے: مَحْفُوظٌ ''حفاظت کیا ہوا'' مَنْصُورٌ ''مدد کیا ہوا'' مَقْتُولٌ ''قتل کیا ہوا''

تعریف کی وضاحت: تعریف سے یہ واضح ہوا کہ اسم فاعل کی طرح اسم مفعول بھی ایک ہی وقت میں دو چیزوں پر لازماً دلالت کرے گا: ⟨1⟩ مصدری معنی پر ⟨2⟩ اس ذات پر جس پر یہ معنی واقع ہو۔ جیسے: مَحْفُوظٌ دو چیزوں پر دلالت کرتا ہے: ⟨1⟩ حِفْظٌ ''حفاظت کرنے'' پر ⟨2⟩ اس ذات پر جس پر یہ حفاظت واقع ہوئی ہے۔

عمل: اسم مفعول فعلِ مجہول والا عمل کرتا ہے، یعنی اپنے نائب فاعل کو رفع دیتا ہے، جیسے: ﴿ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ اِخْرَاجُهُمْ ﴾ (البقرة 85:2) ''حالانکہ حرام کر دیا گیا تھا تم پر ان کا نکالنا۔''

یہ کبھی اپنے معمول کی طرف مضاف ہوتا ہے، جیسے: مَقْطُوعُ الْأَنْفِ ''ناک کٹا''

اسم مفعول کے عمل کی حالتیں: اسم فاعل کی طرح اسم مفعول کے عمل کرنے کی بھی دو حالتیں ہیں:

⟨1⟩ **معرف باللام:** اس حالت میں بغیر کسی شرط کے عمل کرتا ہے، جیسے: اَلْمُرْتَضٰى حُكْمُهٗ هُوَ اللّٰهُ.

⟨2⟩ **غیر معرف باللام:** اس حالت میں عمل کے لیے اسم فاعل والی ہی دو شرطیں ہیں:

⟨1⟩ حال یا استقبال کا معنی دے ⟨2⟩ مندرجہ ذیل میں سے کسی ایک کے بعد آئے:

① حرفِ نفی کے بعد، جیسے: مَا مَحْمُودٌ الْكَذِبُ.

② استفہام کے بعد، جیسے: أَمَقْبُولٌ رَأْيُ الْمَجْنُونِ فِي الْمَحْكَمَةِ؟

③ مبتدا کے بعد، جیسے: اَلْمُؤْمِنُ مَحْمُودَةٌ سِيرَتُهٗ.

④ موصوف کے بعد، جیسے: يُعْجِبُنِي غَنِيٌّ مَبْذُولٌ مَالُهٗ فِي الْخَيْرِ.

⑤ ذوالحال کے بعد، جیسے: رَأَيْتُ أَخَاكَ مَرْفُوعَةً يَدَاهُ لِلدُّعَاءِ.

سوالات و تدریبات

1. مصدر کی تعریف کریں اور مثال دیں، نیز مصدر کا عمل اور شرائطِ عمل بیان کریں۔
2. مصدر کے عمل کی صورتیں مع مثال بیان کریں۔
3. اسم فاعل کی تعریف کریں اور مثال دیں، نیز اسم فاعل کا عمل بیان کریں۔
4. اسم فاعل غیر معرف باللام کے عمل کی شرائط مع امثلہ بیان کریں۔
5. فاعل اور اسم فاعل میں فرق واضح کریں۔
6. اسم مفعول کی تعریف کریں اور مثال دیں، نیز اسم مفعول کا عمل مع شرائطِ عمل بیان کریں۔
7. مندرجہ ذیل آیات اور جملوں میں مصدر، اس کے استعمال اور عمل کی وضاحت کریں:

﴿ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهُ زَكَرِيَّا﴾ ﴿لَا يَسْمَعُوا دُعَاءَكُمْ﴾ ﴿وَأَكْلِهِمْ أَمْوَالَ النَّاسِ﴾

عَجِبْتُ مِنْ عَطَاءِ زَيْدٍ عَمْرًا. يَسُرُّنِي عَمَلُكَ الْخَيْرَ. يُعْجِبُنِي اجْتِهَادُ سَعِيدٍ.

8. مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ کریں اور ان میں اسم فاعل اور اس کے استعمال کی وضاحت کریں، نیز اس کے معمول کی نشاندہی کریں:

﴿فَوَيْلٌ لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم مِّن ذِكْرِ اللَّهِ﴾، ﴿هَلْ هُنَّ مُمْسِكَاتُ رَحْمَتِهِ﴾، ﴿جَاعِلِ الْمَلَائِكَةِ رُسُلًا﴾

﴿إِنَّ اللَّهَ عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ﴾، ﴿إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً﴾، ﴿فَالتَّالِيَاتِ ذِكْرًا﴾

﴿يُخْرِجُ بِهِ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ﴾، ﴿أَلَيْسَ اللَّهُ بِكَافٍ عَبْدَهُ﴾

9. مندرجہ ذیل آیات اور جملوں میں اسم مفعول اور اس کے معمول کی وضاحت کریں:

﴿مُفَتَّحَةً لَّهُمُ الْأَبْوَابُ﴾ ﴿وَالْمُؤَلَّفَةِ قُلُوبُهُمْ﴾ هٰذَا شَابٌّ مَحْمُودُ الْخُلُقِ.

اَلْمُهَذَّبُ خُلُقُهُ مَحْبُوبٌ. خَالِدٌ مُعَلَّمٌ أَخُوهُ الْخِيَاطَةَ. عَزَّ مَنْ كَانَ مُكْرَمًا جَارُهُ.

10. مندرجہ ذیل جملوں میں فعل مضارع کو اسم فاعل سے بدلیں اور اس کا معمول بتائیں:

اَللّٰهُ يَعْلَمُ غَيْبَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ.

لَيْتَكَ تُكْرِمُ ضَيْفَكَ.

حَامِدٌ يُتْقِنُ عَمَلَهُ.

اَلْمُحْسِنُ يَهَبُ جَارَهُ الْفَقِيرَ صَدَقَةً.

أَحْتَرِمُ إِنْسَانًا يُعْطِي الْحَقَّ صَاحِبَهُ.

11 مندرجہ ذیل کا ترجمہ وترکیب کریں:

﴿لَا يَسْـَٔمُ الْاِنْسٰنُ مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ﴾ ، ﴿اِنِّيْ خَالِقٌۢ بَشَرًا مِّنْ طِيْنٍ﴾ ، ﴿اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ﴾ ﴿وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌۢ بِيَمِيْنِهٖ﴾ ، ﴿وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ﴾ ، يَسُرُّنِي شُكْرُكَ الْمُنْعِمَ، قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ: «تَبَسُّمُكَ فِي وَجْهِ أَخِيكَ صَدَقَةٌ ، وَأَمْرُكَ بِالْمَعْرُوفِ صَدَقَةٌ، وَنَهْيُكَ عَنِ الْمُنْكَرِ صَدَقَةٌ».

سبق: 50

صفت مشبہ، اسم تفضیل
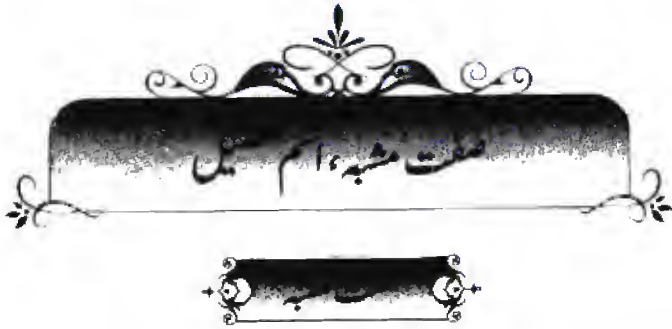
صفت مشبہ

اَلصِّفَةُ الْمُشَبَّهَةُ: هُوَ اسْمٌ مُشْتَقٌّ يَدُلُّ عَلٰى ثُبُوتِ صِفَةٍ لِصَاحِبِهَا ثُبُوتًا عَامًّا. ''صفت مشبہ وہ اسم مشتق ہے جو صاحبِ صفت کے لیے صفت (مصدری معنی) کے ثبوت عام پر دلالت کرے۔'' جیسے: جَمِيلٌ ''خوبصورت'' أَبْيَضُ ''سفید'' شَرِيفٌ ''شرف والا'' حُلْوٌ ''میٹھا''۔

تعریف کی وضاحت: تعریف سے یہ معلوم ہوا کہ صفت مشبہ ایسا اسم مشتق ہے جو بیک وقت تین امور پر دلالت کرتا ہے، مثلاً: لفظ جَمِيلٌ مندرجہ ذیل تین چیزوں پر دلالت کرتا ہے:

﴿1﴾ مجرد معنی (مصدری معنی) پر جسے وصف یا صفت کہتے ہیں۔ یہاں یہ مجرد معنی جَمَال ہے۔

﴿2﴾ موصوف پر جس کے ساتھ یہ ''مجرد معنی'' (وصف) قائم ہوتا ہے۔

کیونکہ یہ ممکن نہیں کہ کوئی وصف موصوف کے بغیر موجود ہو۔ یہاں موصوف سے مراد وہ شخص یا شے ہے جس کی طرف ہم جمال کو منسوب کرتے ہیں اور اس کے ساتھ اسے متصف قرار دیتے ہیں۔

﴿3﴾ مصدری معنی (وصف) کے، صاحبِ معنی (موصوف) کے لیے تمام زمانوں (ماضی، حال اور مستقبل) میں ثابت ہونے پر۔

صفت مشبہ کا عمل

صفت مشبہ دو طرح سے استعمال ہوتی ہے: ﴿1﴾ معرف باللام ﴿2﴾ مجرد (غیر مضاف اور غیر معرف باللام) اور دونوں حالتوں میں اسم فاعل متعدی بیک مفعول بہ کی طرح عمل کرتی ہے۔ یہ اپنے فاعل کو حتمی طور پر رفع دیتی ہے اور کبھی اپنے معمول کو نصب بھی دیتی ہے۔

صفت مشبہ کا معمول: صفت مشبہ کا معمول چھ طرح سے آتا ہے، اختصاراً تین طرح کا معمول درج کیا جارہا ہے۔

﴿1﴾ اسم معرف باللام ﴿2﴾ اسم معرف باللام کی طرف مضاف ﴿3﴾ اسم مجرد (غیر مضاف اور غیر معرف باللام)

ان تینوں قسموں پر صفت مشبہ کی دونوں حالتوں میں مندرجہ ذیل اعراب پڑھ سکتے ہیں:

﴿1﴾ رفع، فاعل ہونے کی وجہ سے

﴿2﴾ نصب، نصب کی دو وجہیں ہوسکتی ہیں:

① اگر معرفہ ہے تو شبیہ بہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے

② اگر نکرہ ہے تو تمیز ہونے کی وجہ سے

﴿3﴾ جر، اضافت کی وجہ سے

جب صفت مشبہ کا معمول مرفوع ہوگا تو صفت مشبہ میں کوئی ضمیر نہیں ہوگی اور جب اس کا معمول منصوب یا مجرور ہوگا تو اس میں ایک ضمیر ہوگی۔

صفت مشبہ کی دونوں حالتوں کو معمول کی تین قسموں کے ساتھ ملانے سے چھ صورتیں حاصل ہوتی ہیں، ان چھ صورتوں کو اعراب کی تینوں قسموں کے ساتھ ملائیں تو اٹھارہ صورتیں حاصل ہوتی ہیں۔ یہ صورتیں اور ان کے احکام مندرجہ ذیل جدول میں بیان کیے گئے ہیں:

صفت مشبہ کی مذکورہ صورتوں کے احکام

نمبر شمار	قسم صفت مشبہ	قسم معمول	اعراب معمول					
			رفع بوجہ فاعلیت	حکم	نصب بوجہ شبیہ بہ مفعول بہ / تمیز	حکم	جر بوجہ اضافت	حکم
①	معرف باللام	معرف باللام	رَأَیْتُ زَیْدًا الْحَسَنَ الْوَجْهُ.	قبیح	رَأَیْتُ زَیْدًا الْحَسَنَ الْوَجْهَ.	احسن	رَأَیْتُ زَیْدًا الْحَسَنَ الْوَجْهِ.	احسن
②	//	معرف باللام کی طرف مضاف	رَأَیْتُ زَیْدًا الْحَسَنَ وَجْهُ الْأَبِ.	قبیح	رَأَیْتُ زَیْدًا الْحَسَنَ وَجْهَ الْأَبِ.	احسن	رَأَیْتُ زَیْدًا الْحَسَنَ وَجْهِ الْأَبِ.	احسن

③	//	مجرد	رَأَيْتُ زَيْدًا الْحَسَنَ وَجْهٌ.	قبیح	رَأَيْتُ زَيْدًا الْحَسَنَ وَجْهًا.	احسن	رَأَيْتُ زَيْدًا الْحَسَنَ وَجْهِهِ.	ممتنع
④	مجرد	معرف باللام	رَأَيْتُ رَجُلًا حَسَنًا الْوَجْهُ.	قبیح	رَأَيْتُ رَجُلًا حَسَنًا الْوَجْهَ.	احسن	رَأَيْتُ رَجُلًا حَسَنَ الْوَجْهِ.	احسن
⑤	//	معرف باللام کی طرف مضاف	رَأَيْتُ رَجُلًا حَسَنًا وَجْهُ الْأَبِ.	قبیح	رَأَيْتُ رَجُلًا حَسَنًا وَجْهَ الْأَبِ.	احسن	رَأَيْتُ رَجُلًا حَسَنَ وَجْهِ الْأَبِ.	احسن
⑥	//	مجرد	رَأَيْتُ رَجُلًا حَسَنًا وَجْهٌ.	قبیح	رَأَيْتُ رَجُلًا حَسَنًا وَجْهًا.	احسن	رَأَيْتُ رَجُلًا حَسَنَ وَجْهٍ.	احسن

ملاحظہ صفت مشبہ کی اس وقت اپنے معمول کی طرف اضافت جائز نہیں جب صفت مشبہ معرف باللام ہو اور اس کا معمول نہ معرف باللام ہو اور نہ معرف باللام کی طرف مضاف ہو، لہٰذا رَأَيْتُ زَيْدًا الْحَسَنَ وَجْهٍ کہنا درست نہیں۔

صفت مشبہ اور اسم فاعل متعدی بہ یک مفعول بہ میں چند فرق درج ذیل ہیں:

﴿1﴾ اسم فاعل فعل لازم اور متعدی دونوں سے بنتا ہے جبکہ صفت مشبہ فعل لازم سے بنتی ہے، خواہ وہ حقیقتاً لازم ہو، جیسے: جَمِيلٌ، حَسَنٌ یا حکماً لازم ہو، جیسے: عَالِي الرَّأْسِ.

﴿2﴾ اسم فاعل میں مصدری معنی بطور حدوث (عارضی) ہوتا ہے جبکہ صفت مشبہ میں مصدری معنی بطور ثبوت (دائمی) ہوتا ہے۔

﴿3﴾ صفت مشبہ اضافت کے ساتھ تعریف حاصل نہیں کرتی جبکہ اسم فاعل بمعنی ماضی اضافت سے تعریف حاصل کر لیتا ہے۔

﴿4﴾ صفت مشبہ پر داخل ہونے والا اَلْ حرفی ہوتا ہے جبکہ اسم فاعل پر داخل ہونے والا اَلْ اسمی (موصولہ) ہوتا ہے۔

﴿5﴾ اسم فاعل عمل میں اپنے فعل کی مخالفت نہیں کرتا جبکہ صفت مشبہ فعل لازم سے بننے کے باوجود شبیہ بہ مفعول بہ کو نصب بھی دیتی ہے۔

اسم تفضیل

اِسْمُ التَّفْضِيل: هُوَ اسْمٌ مُشْتَقٌّ عَلٰى وَزْنِ «أَفْعَلَ» يَدُلُّ ـ فِي الْأَغْلَبِ ـ عَلٰى أَنَّ شَيْئَيْنِ اشْتَرَكَا فِي مَعْنًى وَزَادَ أَحَدُهُمَا عَلَى الْآخَرِ فِيهِ. ''اسم تفضیل أَفْعَلُ کے وزن پر وہ اسم مشتق ہے جو اکثر اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ دو (یادو سے زیادہ) چیزیں ایک معنی (وصف) میں شریک ہیں اور ان میں سے ایک شے دوسری سے اس وصف میں بڑھ کر ہے۔''[1] مثلاً: زَيْدٌ أَعْلَمُ مِنْ بَكْرٍ. ''زید بکر سے زیادہ عالم ہے۔''

مذکورہ مثال میں أَعْلَمُ اسم تفضیل ہے اور یہ دلالت کرتا ہے کہ زید اور بکر دونوں صفتِ علم سے متصف ہیں لیکن زید اس صفت میں بکر سے بڑھ کر ہے۔

جو چیز اس معنی میں بڑھ کر ہو، اسے مُفَضَّل اور جس چیز سے بڑھ کر ہو، اسے مُفَضَّل عَلیه یا مَفْضُول کہتے ہیں۔

اسم تفضیل کا استعمال

اسم تفضیل کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے:

﴿1﴾ مجرد (غیر مضاف وغیر معرف باللّام): اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر استعمال ہوتا ہے مفضل خواہ مفرد ہو یا تثنیہ وجمع، خواہ مذکر ہو یا مؤنث اور اس کے بعد مفضل علیہ کو مجرور بہ مِنْ ذکر کرتے ہیں، جیسے: ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ﴾ (البقرة 2:114) ''اور اس سے بڑھ کر کون ظالم ہوسکتا ہے جو اللہ (تعالیٰ) کی مسجدوں سے روکے۔''

اَلْقِطَارُ أَسْرَعُ مِنَ السُّفُنِ.

[1] تین کلمات اسم تفضیل کے شروع سے ہمزہ کثرتِ استعمال کی بنا پر حذف کر دیا جاتا ہے: خَيْرٌ، شَرٌّ، حَبٌّ، البتہ انھیں ان کی اصل صورت پر، یعنی أَخْيَرُ، أَشَرُّ، أَحَبُّ پڑھنا بھی جائز ہے۔

اَلْقِطَارَانِ أَسْرَعُ مِنَ السُّفُنِ.

اَلْقُطُرُ أَسْرَعُ مِنَ السُّفُنِ.

هٰذِهِ الْحَدِيقَةُ أَجْمَلُ مِنْ غَيْرِهَا.

هَاتَانِ الْحَدِيقَتَانِ أَجْمَلُ مِنْ غَيْرِهِمَا.

هٰذِهِ الْحَدَائِقُ أَجْمَلُ مِنْ غَيْرِهَا.

﴿2﴾ معرف بہ أَلْ: اس صورت میں اسم تفضیل کا صیغہ عدد اور جنس میں اپنے مفضّل کے مطابق ہوتا ہے اور اس کے بعد مفضل علیہ کو ذکر نہیں کیا جاتا، جیسے: ﴿ وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ﴾ (آل عمرٰن 3:139)

هٰذَا التِّلْمِيذُ هُوَ الْأَوَّلُ فِي الْفَصْلِ.

هٰذَانِ التِّلْمِيذَانِ هُمَا الْأَوَّلَانِ فِي الْفَصْلِ.

هٰؤُلَاءِ التَّلَامِيذُ هُمُ الْأَوَّلُونَ فِي الْفَصْلِ.

هٰذِهِ التِّلْمِيذَةُ هِيَ الْأُولٰى فِي الْفَصْلِ.

هَاتَانِ التِّلْمِيذَتَانِ هُمَا الْأُولَيَانِ فِي الْفَصْلِ.

هٰؤُلَاءِ التِّلْمِيذَاتُ هُنَّ الْأُولَيَاتُ فِي الْفَصْلِ.

﴿3﴾ اضافت کے ساتھ: اضافت کے ساتھ استعمال کی دو صورتیں ہیں:

① نکرہ کی طرف اضافت: اس صورت میں اسم تفضیل ہمیشہ مفرد مذکر آتا ہے اور مضاف الیہ، اِفراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں مفضل کے مطابق ہوتا ہے، جیسے:

اَلْعَالِمُ أَنْفَعُ رَجُلٍ.

اَلْعَالِمَانِ أَنْفَعُ رَجُلَيْنِ.

اَلْعُلَمَاءُ أَنْفَعُ رِجَالٍ.

اَلْمُجْتَهِدَةُ أَنْفَعُ تِلْمِيذَةٍ.

اَلْمُجْتَهِدَتَانِ أَنْفَعُ تِلْمِيذَتَيْنِ.

اَلْمُجْتَهِدَاتُ أَنْفَعُ تِلْمِيذَاتٍ.

② معرفہ کی طرف اضافت: اس صورت میں اسم تفضیل کو مفرد مذکر لانا بھی جائز ہے اور افراد، تثنیہ، جمع اور تذکیر و تانیث میں مفضّل کے موافق رکھنا بھی، جیسے: عَائِشَةُ ؓ أَفْضَلُ النِّسَاءِ، عَائِشَةُ ؓ فُضْلَى النِّسَاءِ، ﴿وَلَتَجِدَنَّهُمْ أَحْرَصَ النَّاسِ﴾ (البقرة 96:2) ''آپ ضرور بالضرور انھیں لوگوں میں سب سے زیادہ حریص پائیں گے۔''

هٰذَا الطَّالِبُ أَصْغَرُ الطُّلَّابِ سِنًّا.

هٰذَانِ الطَّالِبَانِ أَصْغَرُ / أَصْغَرَا الطُّلَّابِ سِنًّا.

هٰؤُلَاءِ الطُّلَّابُ أَصْغَرُ / أَصَاغِرُ الطُّلَّابِ سِنًّا.

هٰذِهِ الطَّالِبَةُ أَصْغَرُ / صُغْرٰى الطَّالِبَاتِ سِنًّا.

هَاتَانِ الطَّالِبَتَانِ أَصْغَرُ / صُغْرَيَا الطَّالِبَاتِ سِنًّا.

هٰؤُلَاءِ الطَّالِبَاتُ أَصْغَرُ / صُغْرَيَاتُ الطَّالِبَاتِ سِنًّا.

ملاحظہ ① اسم تفضیل مذکورہ تینوں صورتوں میں سے کسی ایک صورت میں ہی استعمال ہوگا، یہ جائز نہیں کہ ان تینوں صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہو یا بیک وقت دو صورتوں کا اکٹھا استعمال ہو، لہٰذا خَالِدٌ الْأَفْضَلُ مِنْ أَخِيهِ کہنا درست نہیں ہے۔

② جب مفضل علیہ معلوم و متعین ہو تو اس کا حذف کرنا بھی جائز ہے، جیسے: اَللّٰهُ أَكْبَرُ اصل میں تھا: اَللّٰهُ أَكْبَرُ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ.

اسم تفضیل کا عمل

اسم تفضیل ان مشتقات میں سے ہے جو عامل ہیں۔ یہ رفع، نصب اور جر تینوں اعراب دیتا ہے۔

① رفع: (ا) اپنے اندر ضمیر مستتر کو رفع دیتا ہے، جیسے: ﴿وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ أَنْ يُّذْكَرَ

فِيهَا اسْمُهُ ﴾ (البقرة 114:2) أَظْلَمُ میں مستتر ضمیر ھُوَ محلاً مرفوع ہے۔

(ب) کبھی قیاسی طور پر ضمیر بارز کو بھی رفع دیتا ہے، جیسے: مَرَرْتُ بِرَجُلٍ أَفْضَلَ مِنْهُ أَنْتَ. اس میں أَنْتَ ضمیر محلاً مرفوع أَفْضَلَ کا فاعل ہے۔

﴿2﴾ نصب: اسم تفضیل مفعول بہ، مفعول مطلق اور مفعول معہ کے علاوہ باقی تمام منصوبات کو نصب دے سکتا ہے، جیسے: ﴿ اَنَا اَكْثَرُ مِنْكَ مَالًا ﴾ (الكهف 34:18) اسم تفضیل أَكْثَرَ نے مَالًا کو بطور تمیز نصب دیا ہے۔

﴿3﴾ جر: اسم تفضیل جب اضافت کے ساتھ استعمال ہوتا ہے تو مفضل علیہ (مفضول) کو جر دیتا ہے، خواہ وہ نکرہ ہو یا معرفہ، جیسے: أَحْسَنُ وَجْهٍ فِي الْوَرٰى وَجْهُ مُحْسِنٍ، كَانَ يُوسُفُ عليه السلام أَحْسَنَ إِخْوَتِهِ.

سوالات و تدریبات

﴿1﴾ اسم تفضیل اور صفتِ مشبّہ کی تعریف مع مثال ذکر کریں۔

﴿2﴾ اسم تفضیل کتنے طریقوں سے استعمال ہوتا ہے؟ ہر ایک کی وضاحت کریں۔

﴿3﴾ صفتِ مشبّہ کا عمل بیان کریں، نیز بتائیں کہ اس کا معمول کتنی طرح سے آتا ہے؟

﴿4﴾ معمولِ صفتِ مشبّہ کے اعراب کی کتنی صورتیں ہو سکتی ہیں؟ ہر ایک کی وضاحت کریں۔

﴿5﴾ مندرجہ ذیل فقرات کا ترجمہ کریں اور صفتِ مشبّہ اور اس کے معمول کی وضاحت کریں:

أَوْقَدْتُ الْمِصْبَاحَ الْقَوِيَّ نُورُهُ. لَيْسَ الْعِلْمُ بِهَيِّنٍ نَيْلُهُ. اَلسَّعِيدُ مَنْ وُّعِظَ بِغَيْرِهِ، وَالشَّقِيُّ مَنْ وُّعِظَ بِنَفْسِهِ. اَلْمَسْجِدُ الْفَسِيحُ السَّاحَةَ. أَحْمَدُ جَمِيلٌ صَوْتًا. كَانَ الْخَطِيبُ فَصِيحًا اللِّسَانَ. اَلْقَلِيلُ الْكَلَامِ قَلِيلُ النَّدَمِ. عَامِرٌ كَرِيمٌ خُلُقًا. مُحَمَّدٌ الْكَرِيمُ النَّسَبِ. عَلِيٌّ أَحْمَرُ اللَّوْنُ. اَلْمُؤْمِنُ عَفِيفٌ نَفْسًا.

﴿6﴾ مندرجہ ذیل آیات اور جملوں کا ترجمہ کریں اور بتائیں کہ اسم تفضیل کا استعمال کس طرح سے ہوا ہے؟

﴿اِذْ اَنْتُمْ بِالْعُدْوَةِ الدُّنْيَا وَهُمْ بِالْعُدْوَةِ الْقُصْوٰى وَالرَّكْبُ اَسْفَلَ مِنْكُمْ﴾

﴿وَجَادِلْهُمْ بِالَّتِيْ هِيَ اَحْسَنُ﴾ ﴿وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللّٰهِ حَدِيْثًا﴾

وَعْدُ الْكَرِيمِ أَلْزَمُ مِنْ دَيْنِ الْغَرِيمِ.   أَفْضَلُ الْخِلَالِ حِفْظُ اللِّسَانِ.

7 خالی جگہ میں جملوں کے سامنے قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے صحیح لفظ لکھیں:

1 اَلرِّيَاضِيُّونَ .... نَشَاطًا مِنْ غَيْرِهِمْ.   (الْأَكْثَرُونَ، أَكْثَرُ، الْكَثِيرُونَ)

2 اَلْأُمَّهَاتُ .... النَّاسِ بِحُسْنِ الصُّحْبَةِ.   (أَحَقُّ، حُقّى، اَلْأَحَقُّ)

3 اَلسَّاعِيَانِ فِي الْخَيْرِ هُمَا .... قَدْرًا.   (الْعُلْيَا، الْأَعْلٰى، الْأَعْلَيَانِ)

4 اَلْمُجْتَهِدَةُ .... تِلْمِيذَةٍ.   (أَسْعَدُ، سُعْدٰى، سَعِيدَةُ)

5 اَلطَّالِبُ الْمُجْتَهِدُ............... مِنَ الطَّالِبِ الْكَسُولِ.   (الْأَفْضَلُ، فُضْلٰى، أَفْضَلُ)

6 اَلْأَسَدُ............... الْحَيَوَانَاتِ.   (الْقَوِيُّ، أَقْوٰى، الْأَقْوٰى)

8 مندرجہ ذیل فقرات کا عربی میں ترجمہ کریں:

خوش بخت وہ ہے جو دوسروں سے نصیحت حاصل کرے۔   ملتان شہر لاہور سے زیادہ قدیم ہے۔

ساجد، محمود سے زیادہ چست ہے۔   ناصر کا اخلاق پسندیدہ ہے۔

سبق: 51

اَلْحَرْفُ: اَلْحَرْفُ كَلِمَةٌ لَا تَدُلُّ عَلٰى مَعْنَاهَا إِلَّا إِذَا دَخَلَتْ جُمْلَةً وَ لَا تَدُلُّ عَلٰى زَمَنٍ. ''حرف وہ کلمہ ہے جو اپنا معنی جملے میں واقع ہوئے بغیر نہ بتا سکے اور نہ وہ کسی زمانے پر دلالت کرے۔'' جیسے: مِنْ، إِلٰى، عَلٰى.

علاماتِ حرف

جس کلمے میں اسم اور فعل کی علامات میں سے کوئی علامت نہ پائی جائے، وہ حرف ہوتا ہے۔

حرف ربط کا فائدہ دیتا ہے، خواہ دو اسموں کے درمیان ہو، جیسے: ﴿ اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ ﴾ (البقرة 2:147) یا اسم اور فعل کے درمیان، جیسے: ﴿ يُؤْمِنُوْنَ بِالْغَيْبِ ﴾ (البقرة 2:3) ''وہ غیب پر ایمان لاتے ہیں۔'' یا دو جملوں کے درمیان، جیسے: ﴿ وَاِنْ عُدْتُّمْ عُدْنَا ﴾ (بنیٓ إسرآءیل 17:8) ''اگر تم دوبارہ لوٹو گے تو ہم بھی لوٹیں گے۔''

حروف کی اقسام

حروف کی دو قسمیں ہیں: ① حروف مبانی ② حروف معانی

حروف مبانی: ان سے مراد ''ا، ب، ت، ث ...... ي'' تک تمام حروف تہجی ہیں، یہ کسی خاص معنی پر دلالت نہیں کرتے بلکہ ان کے آپس میں ملنے سے کلمات بنتے ہیں۔

حروف معانی: وہ حروف جو کسی معنی، جیسے: استفہام، نفی وغیرہ پر دلالت کرتے ہیں۔

سبق: 52

لفظی عمل کرنے اور نہ کرنے کے اعتبار سے حروف معانی کی دو قسمیں ہیں: ① عاملہ ② غیر عاملہ

حروفِ عاملہ وہ حروف ہیں جو کلمے پر یا جملے پر داخل ہوتے ہیں اور اس پر عمل کرتے ہیں۔ حروفِ عاملہ کی کئی اقسام ہیں جو درج ذیل ہیں:

① حروفِ جارہ	② حروف مشبہ بالفعل	③ حروف ناصبہ
④ حروف جازمہ	⑤ حروف مشابہ بہ لَیْسَ	⑥ لائے نفی جنس
⑦ حروف استثناء	⑧ واؤ معیت	⑨ حروف ندا

حروف ندا کا تفصیلی بیان آگے اسالیب نحویہ میں منادیٰ کے تحت آئے گا جبکہ دیگر تمام حروف کا مفصل بیان گزشتہ اسباق میں ہو چکا ہے۔

حروفِ غیر عاملہ

حروفِ غیر عاملہ وہ حروف ہیں جو کلمے پر یا جملے پر داخل ہو کر لفظاً کوئی عمل نہیں کرتے۔ ان کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

① حروفِ عطف: وہ حروف جن کے ذریعے ماقبل کلمے یا جملے پر عطف کیا جائے، یہ تعداد میں دس ہیں:

وَاو ، فَاء، ثُمَّ، حَتّٰی ، إِمَّا، أَوْ، أَمْ، لَا، بَلْ، لٰكِنْ.

حروف عطف کا استعمال آپ عطف بہ حرف کے تحت پڑھ چکے ہیں۔

حرف عطف	مثال
وَاو	﴿ هٰذَآ اِلٰهُكُمْ وَ اِلٰهُ مُوْسٰى ﴾(طٰہٰ 88:20) ''یہ تمھارا معبود ہے اور موسیٰ (علیہ السلام) کا معبود ہے۔''
فَاء	﴿ فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ﴾ (الصّٰفّٰت 148:37) ''چنانچہ وہ لوگ ایمان لائے، پھر ہم نے انھیں ایک (مقرر) وقت تک فائدہ دیا۔''
ثُمَّ	﴿ ثُمَّ السَّبِيْلَ يَسَّرَهٗ ۝ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ﴾ (عبس 20:80) ''پھر اس نے (اس کے لیے) راہ آسان کر دی، پھر اسے موت دی اور قبر میں پہنچایا۔''
حَتّٰى	يَمُوتُ النَّاسُ حَتَّى الْأَنْبِيَاءُ ''لوگ فوت ہوتے ہیں یہاں تک کہ انبیاء (علیہم السلام) بھی۔''
إِمَّا	جَاءَنِي إِمَّا خَالِدٌ وَإِمَّا عُثْمَانُ ''میرے پاس یا تو خالد آیا یا عثمان۔''
أَوْ	﴿ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ﴾ (البقرۃ 259:2) ''میں ایک دن یا دن کا کچھ حصہ رہا ہوں۔''
أَمْ	﴿ سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ ﴾ (البقرۃ 6:2) ''یکساں ہے ان پر آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا انھیں ڈرانا یا نہ ڈرانا۔''
لَا	جَاءَنِي زَيْدٌ لَا عَمْرٌو ''میرے پاس زید آیا، عمرو نہیں۔''
بَلْ	قَامَ سَلِيمٌ، بَلْ خَالِدٌ ''سلیم کھڑا ہوا بلکہ خالد (کھڑا ہوا۔)'' مَا قَامَ سَعِيدٌ، بَلْ خَلِيلٌ ''سعید کھڑا نہیں ہوا بلکہ خلیل (کھڑا ہوا۔)''
لٰكِنْ	لَا يَقُمْ خَلِيلٌ، لٰكِنْ سَعِيدٌ ''خلیل کھڑا نہ ہو لیکن سعید (کھڑا ہو۔)''

② حروفِ تنبیہ: وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو تنبیہ کی جاتی ہے، ان میں سے چند یہ ہیں: أَلَا، أَمَا، هَا.

حرف تنبیہ	مثال
أَلَا	﴿ اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ ﴾ (البقرۃ 12:2) ''خبردار! یقیناً وہی فساد کرنے والے ہیں۔''
أَمَا	أَمَا إِنَّ اللّٰهَ غَيُورٌ ''آگاہ ہو جاؤ! یقیناً اللہ (تعالیٰ) غیور ہے۔''

ھَا	﴿ ھَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ﴾ (الحآقة 19:69) ''لو! میرا نامۂ اعمال پڑھو۔'' ھٰذَا زَیْدٌ ''یہ زید ہے۔''

③ حروفِ ایجاب: وہ حروف جو مخاطب کے سوال کے جواب میں کہے جائیں، یہ چھ حروف ہیں:

نَعَمْ، أَجَلْ، جَيْرِ، إِنَّ، بَلٰى، إِي

حرفِ ایجاب	استعمال	مثال
نَعَمْ	پہلی بات کی تصدیق کے لیے	﴿ فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا ۖ قَالُوْا نَعَمْ ﴾ (الأعراف 44:7)
أَجَلْ	//	لَعَلَّ ذَاكَ يَسُوءُكَ کے جواب میں أَجَلْ
جَيْرِ	//	أَجَاءَ زَيْدٌ؟ کے جواب میں جَيْرِ
إِنَّ	نَعَمْ کے معنی میں آتا ہے	هَلْ رَجَعَ أُسَامَةُ؟ کے جواب میں إِنَّ يَا هٰذَا یعنی نَعَمْ يَا هٰذَا.
بَلٰى	نفی کے بعد اثبات کے لیے	﴿ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ ﴾ کے جواب میں ﴿ بَلٰى ﴾ (الأعراف 172:7)
إِي	قسم کے ساتھ آتا ہے	﴿ أَحَقٌّ هُوَ ﴾ کے جواب میں ﴿ إِيْ وَرَبِّيْ ﴾ (یونس 53:10)

④ حروفِ تفسیر: وہ حروف جن کے ذریعے ماقبل کی تفسیر کی جاتی ہے، یہ دو حرف ہیں: أَيْ، أَنْ.

حرفِ تفسیر	استعمال	مثال
أَيْ	ماقبل کی تفسیر کے لیے، چاہے وہ مفرد ہو یا جملہ	﴿ وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ ﴾ (یوسف 82:12) أَيْ: أَهْلَ الْقَرْيَةِ ''بستی سے سوال کرو، یعنی بستی والوں سے۔'' وَتَرْمِينَنِي بِالطَّرْفِ، أَيْ: أَنْتَ مُذْنِبٌ

أَنْ	ما قبل جملے کی تفسیر کے لیے جو معنیٔ قول پر مشتمل ہو اس کے حروف پر نہیں۔	﴿ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰاِبْرٰهِيْمُ ﴾ (الصّٰفّٰت 37 :104) ''اور ہم نے اسے آواز دی، یعنی اے ابراہیم!'' ﴿ فَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ اَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ ﴾ (المؤمنون 23:27) ''چنانچہ ہم نے اس کی طرف وحی کی کہ تو کشتی بنا۔''

⑤ حرفِ ردع: وہ حرف جس کے ذریعے کسی کو زجر کی جائے۔ یہ صرف ایک حرف کَلَّا ہے جو اکثر انکار و منع کے لیے آتا ہے۔ ڈانٹ اور زجر کے علاوہ نفی اور غلطی پر تنبیہ کا فائدہ بھی دیتا ہے، جیسے: ﴿ اَيْنَ الْمَفَرُّ ﴾ (القيٰمة 75:10) ''جائے فرار کہاں ہے؟'' کے جواب میں ہے: ﴿ كَلَّا لَا وَزَرَ ﴾ (القيٰمة 75:11) ''ہرگز نہیں! کوئی پناہ گاہ نہیں ہے۔'' اور کبھی حَقًّا کا معنی دیتا ہے، جیسے: ﴿ كَلَّا سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ﴾ (التكاثر 102:3) ''یقیناً عنقریب تم جان لو گے۔''

⑥ حروفِ استفہام: یہ دو حروف ہیں: ہمزہ (أ)، هَلْ.

ہمزہ (أ): اس کا استعمال مندرجہ ذیل ہے:

﴿1﴾ یہ جملہ اسمیہ اور فعلیہ دونوں پر داخل ہوتا ہے اور مضمونِ جملہ یا مفرد چیز کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ﴾ (البقرة 2:140) ''کیا تم زیادہ جاننے والے ہو یا اللہ (تعالیٰ)؟'' ﴿ ءَاَسْلَمْتُمْ ﴾ (آل عمرٰن 3:20) ''کیا تم تابع ہو گئے؟''

﴿2﴾ کبھی استفہامِ انکار کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ ﴾ (النمل 27:60) ''کیا اللہ (تعالیٰ) کے ساتھ کوئی اور معبود بھی ہے؟!''

﴿3﴾ یہ مثبت اور منفی دونوں طرح کے جملوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے: ﴿ اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ﴾ (البقرة 2:13) ''کیا ہم ایمان لائیں جیسے بیوقوف ایمان لائے ہیں؟'' ﴿ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ﴾ (الانشراح 94:1) ''کیا ہم نے آپ کا سینہ (مبارک) کھول نہیں دیا؟''

هَلْ: اس کا استعمال مندرجہ ذیل ہے:

﴿1﴾ یہ صرف مضمونِ جملہ کے بارے میں سوال کرنے کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ هَلْ اَنْتُمْ مُّجْتَمِعُوْنَ ﴾ (الشعرآء 26:39) ''کیا تم جمع ہونے والے ہو؟''

﴿2﴾ کبھی استفہامِ انکار کے لیے آتا ہے، جیسے: ﴿ هَلْ يَسْتَوِي الْأَعْمٰى وَالْبَصِيْرُ ﴾ (الأنعام 6:50) ''کیا اندھا اور دیکھنے والا برابر ہوتے ہیں؟''

﴿3﴾ یہ صرف مثبت جملوں پر داخل ہوتا ہے، جیسے: هَلْ قَرَأْتَ النَّحْوَ؟ لہٰذا: هَلْ لَمْ تَقْرَأْهُ؟ کہنا درست نہیں۔

﴿4﴾ مضارع کو مستقبل کے معنی میں کر دیتا ہے، لہٰذا هَلْ تُسَافِرُ الْآنَ؟ کہنا درست نہیں۔

⑦ حروفِ تحضیض وتوبیخ: وہ حروف جن کے ذریعے مخاطب کو ترغیب یا زجر وتوبیخ کی جاتی ہے، یہ پانچ حروف ہیں: أَلَا، هَلَّا، أَلَّا، لَوْمَا، لَوْلَا.

یہ حروف ماضی اور مضارع دونوں پر داخل ہوتے ہیں اور ترغیب کا قرینہ ہو تو ترغیب پر دلالت کرتے ہیں اور توبیخ کا قرینہ ہو تو فعل ماضی ہونے کی صورت میں اس کام پر ندامت اور فعل مضارع ہونے کی صورت میں اس کام میں غفلت وکوتاہی چھوڑ دینے پر دلالت کرتے ہیں۔

حرفِ تحضیض وتوبیخ	مثالیں	
	زجر کے لیے	ترغیب کے لیے
أَلَا	أَلَا ذَهَبْتَ إِلَى الْمَدْرَسَةِ. ''تو سکول کیوں نہیں گیا!''	﴿ أَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ ﴾ (النور 24:22) ''تم کیوں پسند نہیں کرتے کہ اللہ (تعالیٰ) تمھیں بخش دے!''
هَلَّا	هَلَّا صَلَّيْتَ الْعَصْرَ. ''تو نے عصر کی نماز ادا کیوں نہیں کی!''	هَلَّا تُصَلِّي. ''تو نماز ادا کیوں نہیں کرتا!''
أَلَّا	أَلَّا أَدَّيْتَ الزَّكَاةَ. ''تو نے زکاۃ ادا کیوں نہیں کی!''	أَلَّا تَتُوبُ مِنْ ذَنْبِكَ. ''تو اپنے گناہ سے توبہ کیوں نہیں کرتا!''
لَوْمَا	لَوْمَا دَرَسْتَ هٰذِهِ الْحِصَّةَ. ''تو نے یہ پیریڈ کیوں نہیں پڑھا!''	﴿ لَوْمَا تَاْتِيْنَا بِالْمَلٰٓئِكَةِ ﴾ (الحجر 15:7) ''تو ہمارے پاس فرشتے کیوں نہیں لاتا!''

لَوْلَا	﴿ لَوْلَا جَآءُوْ عَلَیْهِ بِاَرْبَعَةِ شُهَدَآءَ ﴾ (النور 13:24) ”وہ اس پر چار گواہ کیوں نہ لائے!“	﴿ لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ ﴾ (النمل 46:27) ”تم اللہ (تعالیٰ) سے بخشش کیوں نہیں مانگتے!“

⑧ حروفِ مصدریہ: وہ حروف جو فعل کو مصدر کے معنی میں کر دیتے ہیں، یہ درج ذیل چھ حروف ہیں: مَا، أَنْ، أَنَّ، کَيْ، لَوْ، همزہ برائے تسویہ. مَا، أَنْ اور لَوْ جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں اور أَنَّ جملہ اسمیہ پر۔ کَيْ کے لیے شرط ہے کہ اس سے پہلے لامِ تعلیل ہو۔

حرفِ مصدری	مثال
مَا	﴿ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ ﴾ (الصّٰفّٰت 96:37) أَيْ: خَلَقَكُمْ وَعَمَلَكُمْ. ”حالانکہ اللہ (تعالیٰ) ہی نے تمھیں اور تمھارے اعمال کو پیدا کیا ہے۔“
أَنْ	﴿ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ یُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ ﴾ (البقرة 2:233) أَيْ: إِتْمَامَ الرَّضَاعَةِ. ”(یہ حکم) اس کے لیے ہے جو رضاعت پوری کرنا چاہے۔“
أَنَّ	أُحِبُّ أَنَّكَ تَجْتَنِبُ الرَّذِيلَةَ أَيِ: اجْتِنَابَكَ الرَّذِيلَةَ. ”میں تیرا بری خصلت سے بچنا پسند کرتا ہوں۔“
کَيْ	﴿ لِكَیْلَا تَاْسَوْا عَلٰی مَا فَاتَكُمْ ﴾ (الحدید 57:23) ”تاکہ نہ ہو تمھارا غم کرنا اس پر جو تم سے چھوٹ گیا ہے۔“
لَوْ	﴿ یَوَدُّ اَحَدُهُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَةٍ ﴾ (البقرة 2:96) أَيْ: تَعْمِيرَهُ أَلْفَ سَنَةٍ. ”ان کا ہر ایک، ہزار سال عمر دیا جانا پسند کرتا ہے۔“
همزہ برائے تسویہ	﴿ سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ ﴾ (البقرة 2:6) أَيْ: سَوَاءٌ عَلَيْهِمْ إِنْذَارُكَ إِيَّاهُمْ أَمْ عَدَمُ إِنْذَارِكَ إِيَّاهُمْ ”آپ (ﷺ) کا انھیں ڈرانا یا نہ ڈرانا ان پر برابر ہے۔“

⑨ حرفِ توقع: وہ حرف جس کے ذریعے متوقع فعل کی خبر دی جائے، یہ صرف ایک حرف قَدْ ہے، جیسے: قَدْ يَقْدَمُ حَامِدٌ ”متوقع ہے کہ حامد آئے۔“ قَدْ مندرجہ ذیل معانی کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے:

معانی	مثالیں
تحقیق (جب ماضی پر داخل ہو) کبھی مضارع پر آکر بھی یہ معنی دیتا ہے	﴿قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ﴾ (المؤمنون 23:1) ''تحقیق اہل ایمان فلاح پا گئے۔'' ﴿قَدْ يَعْلَمُ اللّٰهُ الْمُعَوِّقِيْنَ﴾ (الأحزاب 33:18) ''یقیناً اللہ (تعالیٰ) تم میں سے رکاوٹیں ڈالنے والوں کو جانتا ہے۔''
تقریب (جب ماضی پر داخل ہو)	قَدْ قَامَتِ الصَّلَاةُ ''یقیناً نماز کا قیام قریب (ہی) ہے۔''
تقلیل (جب مضارع پر داخل ہو)	قَدْ يَصْدُقُ الْكَذُوبُ ''کبھی بہت جھوٹا شخص بھی سچ بول دیتا ہے۔''

⑩ حروفِ تاکید: وہ حروف جن کے ذریعے تاکید کی جاتی ہے، یہ مندرجہ ذیل حروف ہیں:

إِنَّ ، أَنَّ ، لامِ ابتدا ، نونِ تاکید ، قَدْ ، لامِ جواب قسم

حرفِ تاکید	مثال
إِنَّ	﴿اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ﴾ (المزمل 73:20) ''بلاشبہ اللہ (تعالیٰ) بے حد بخشنے والا، نہایت رحم والا ہے۔''
أَنَّ	﴿وَاَنَّ اللّٰهَ مُوْهِنُ كَيْدِ الْكٰفِرِيْنَ﴾ (الأنفال 8:18) ''اور یہ کہ یقیناً اللہ (تعالیٰ) کافروں کی تدبیر کو کمزور کرنے والا ہے۔''
لامِ ابتدا	﴿لَوْ كَانَ فِيْهِمَآ اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا﴾ (الأنبياء 21:22) ''اگر آسمان وزمین میں اللہ (تعالیٰ) کے علاوہ بھی معبود ہوتے تو یہ (زمین وآسمان) درہم برہم ہوجاتے۔'' لَأَنْتَ رَجُلٌ صَالِحٌ.
نونِ تاکید	﴿لَيُسْجَنَنَّ وَلَيَكُوْنًا مِّنَ الصّٰغِرِيْنَ﴾ (یوسف 12:32) ''تو اسے ضرور بالضرور قید کیا جائے گا اور وہ ضرور بالضرور ذلیل ہونے والوں میں سے ہوجائے گا۔''
قَدْ	﴿قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَآ﴾ (یوسف 12:90) ''یقیناً اللہ (تعالیٰ) نے ہم پر احسان کیا ہے۔''
لامِ جواب قسم	﴿وَتَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ﴾ (الأنبياء 21:57) ''اور اللہ (تعالیٰ) کی قسم! میں تمھارے بتوں کو (توڑنے کے لیے) ضرور بالضرور خفیہ تدبیر کروں گا۔''

ملاحظہ نونِ تاکید صرف فعل پر داخل ہوتا ہے مگر لامِ ابتدا فعل پر بھی داخل ہوتا ہے اور اسم پر بھی۔

⑪ حروفِ شرط: ان میں سے چند حروف یہ ہیں: لَوْ، لَوْلَا، لَوْمَا، أَمَّا.

لَوْ: اس کی دو قسمیں ہیں:

〈1〉 حرف شرط برائے ماضی، اس صورت میں یہ اِمْتِنَاعُ شَيْءٍ لِامْتِنَاعِ غَيْرِهٖ (کسی چیز کا ممتنع ہونا دوسری چیز کے ممتنع ہونے کی وجہ سے) کا فائدہ دیتا ہے، جیسے: لَوْ جِئْتَ لَأَكْرَمْتُكَ "اگر تو آیا ہوتا تو میں ضرور تیرا اکرام کرتا۔"

〈2〉 حرف شرط برائے مستقبل، اس صورت میں إِنْ شرطیہ کے معنی میں ہوتا ہے مگر جزم نہیں دیتا، جیسے: لَوْ تَزُورُنَا لَسُرِرْنَا بِلِقَائِكَ "اگر تو ہماری ملاقات کے لیے آئے گا تو ہم تیری ملاقات سے ضرور خوش ہوں گے۔"

لَوْلَا، لَوْمَا: یہ دونوں اِمْتِنَاعُ شَيْءٍ لِوُجُودِ غَيْرِهٖ (کسی چیز کے وجود کی وجہ سے دوسری چیز کا ممتنع ہونا) پر دلالت کرتے ہیں۔

أَمَّا: یہ مجمل چیزوں کی تفصیل کے لیے آتا ہے اور اس کے جواب میں فاء کا آنا ضروری ہوتا ہے۔

مثالیں مندرجہ ذیل ہیں:

حرف شرط	مثال
لَوْ	﴿ وَلَوْ شَآءَ رَبُّكَ لَجَعَلَ النَّاسَ أُمَّةً وَّٰحِدَةً ﴾ (هود 11:118) ﴿ لَوْ تُدْهِنُ فَيُدْهِنُوْنَ ﴾ (القلم 68:9)
لَوْلَا	﴿ لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَآ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴾ (الأنفال 8:68) "اگر اللہ (تعالیٰ) کی طرف سے پہلے ہی (ایک بات) لکھی ہوئی نہ ہوتی تو تم نے جو (فدیہ) لیا اس کے سبب تمھیں بڑا عذاب آ پکڑتا۔"

لَوْمَا	لَوْمَا الْكِتَابَةُ لَضَاعَ أَكْثَرُ الْعِلْمِ "اگرفنِ کتابت نہ ہوتا تو اکثر علم ضائع ہو جاتا۔"
أَمَّا	﴿اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى﴾ (عبس 6:80) "لیکن جو شخص پروا نہیں کرتا، پس آپ اس کی طرف توجہ کرتے ہیں۔"

⑫ تنوین: وہ زائد نون ساکن جو اسماء کے آخر میں لفظی طور پر تو آئے مگر خطاً اور وقفاً نہ آئے، اسے تنوین کہتے ہیں۔

تنوین کی اقسام: وہ تنوین جو اسم کا خاصہ ہے، اس کی چار قسمیں ہیں:

① تنوینِ تمکن: وہ تنوین جو اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرے، جیسے: زَيْدٌ، مُؤْمِنٌ.

② تنوینِ تنکیر: وہ تنوین جو اکثر اسمائے مبنیہ معرفہ اور بعض اوقات اسمائے معربہ معرفہ پر داخل ہو کر انھیں نکرہ بنا دیتی ہے، جیسے: صَهٍ، جَاءَ نِي طَلْحَةُ وَطَلْحَةٌ آخَرُ.

③ تنوینِ عوض: وہ تنوین جو کسی اسم، حرف یا جملے کے عوض میں ہو۔

مثالیں: ✽ اسم کے عوض میں ہونے کی مثال: ﴿وَكُلًّا فَضَّلْنَا عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ (الأنعام 86:6) اصل میں تھا وَكُلَّ نَبِيٍّ......

✽ حرف کے عوض میں ہونے کی مثال: جَوَارٍ اصل میں تھا: جَوَارِي.

✽ جملے کے عوض میں ہونے کی مثال: ﴿فَلَوْلَآ اِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُوْمَ ○ وَاَنْتُمْ حِيْنَىِٕذٍ تَنْظُرُوْنَ ○﴾ (الواقعة 84,83:56) اصل میں تھا: وَأَنْتُمْ حِينَ إِذْ بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ......

④ تنوینِ مقابلہ: وہ تنوین جو جمع مؤنث سالم کے آخر میں جمع مذکر سالم کے نون کے مقابلے میں آتی ہے، جیسے: مُسْلِمَاتٌ.

سوالات وتدریبات

① مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

① فائے عاطفہ کس لیے آتی ہے؟

② حروفِ تنبیہ کون سے ہیں؟

③ أ اور هَلْ کے استعمال میں کیا فرق ہے؟

4. حروفِ تحضیض و توبیخ کون سے ہیں اور یہ کب تحضیض کا فائدہ دیتے ہیں؟
5. حروفِ مصدریہ میں سے کون سے حروف جملہ فعلیہ پر داخل ہوتے ہیں؟
6. قَدْ کب تقلیل کا معنی دیتا ہے؟
7. تنوینِ عوض اور تنوینِ مقابلہ میں کیا فرق ہے؟

2. خالی جگہیں پر کریں:
1. کَلَّا کبھی .... کا معنی دیتا ہے۔
2. نفی کے بعد اثبات کے لیے حرف .... استعمال ہوتا ہے۔
3. حرفِ تفسیر .... اور .... ہیں۔
4. کَلَّا اکثر .... کے لیے آتا ہے۔
5. .... اسم کے منصرف ہونے پر دلالت کرتی ہے۔

3. مندرجہ ذیل آیات میں حروفِ عاملہ کی نشاندہی کریں اور ان کا عمل بھی بیان کریں:
﴿لَعَلَّ السَّاعَةَ قَرِيبٌ﴾، ﴿كَأَنَّ فِيٓ أُذُنَيْهِ وَقْرًا﴾، ﴿لَمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ﴾، ﴿كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا﴾ ﴿يٰعِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ﴾، ﴿لَنْ يَّنَالَ اللّٰهَ لُحُومُهَا﴾، ﴿فِيْ تِسْعِ اٰيٰتٍ إِلٰى فِرْعَوْنَ وَقَوْمِهِ﴾، ﴿إِنْ تُطِيعُوهُ تَهْتَدُوا﴾، ﴿لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ﴾

4. حروفِ عاملہ میں سے مناسب حرف لگا کر خالی جگہیں پر کریں:
1. قَضِيَّةُ فِلَسْطِينَ لَا بُدَّ مِنْ حَلِّهَا وَ .... الِاسْتِعْمَارَ يَأْبٰى حَلَّهَا.
2. .... اللّٰهَ يَجْعَلُ بَعْدَ الضِّيقِ فَرَجًا.
3. اِبْتَعَدْتُّ .... الشَّرِّ.
4. اَلْفَوْزُ .... الْمُجْتَهِدِينَ.
5. .... أَكُنْ لِأَلْهُوَ وَالْأَمْرُ جِدٌّ.
6. .... تَفُوزَ حَتّٰى تَجْتَهِدَ.

⑦ .... عَبْدَ الرَّحْمٰنِ! اخْتَرِ الصَّدِيقَ الْوَفِيَّ.

5 مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ کر کے ان میں حروفِ غیر عاملہ کی شناخت کریں، نیز ان کی قسم بھی بتائیں:

﴿ رَبَّنَآ اِنَّنَا سَمِعْنَا مُنَادِيًا يُّنَادِيْ لِلْاِيْمٰنِ اَنْ اٰمِنُوْا بِرَبِّكُمْ ﴾، ﴿ قَالَ نَعَمْ وَاِنَّكُمْ لَمِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ﴾

﴿ حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ ﴾، ﴿ لَوْلَا يَاْتُوْنَ عَلَيْهِمْ بِسُلْطٰنٍ بَيِّنٍ ﴾

﴿ لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ﴾، ﴿ اَلَا لَهُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ ﴾، ﴿ كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ﴾

اسالیب نحویہ

اسالیب، اسلوب کی جمع ہے۔ اسالیب نحویہ ان نحوی ترکیبوں کے مجموعے کو کہتے ہیں جن کا ایک خاص اور مستقل طرز ہوتا ہے۔ انہیں معین معانی اور مخصوص مراد کے اظہار کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے۔ یہ نحوی اسالیب مندرجہ ذیل ہیں:

1. منادیٰ
2. تعجب
3. استغاثہ
4. اشتغال
5. اغراء و تحذیر
6. اسم مختص
7. قسم

سبق: 53

منادیٰ وہ اسم ہے جسے حرفِ ندا کے ذریعے متوجہ کرنا مطلوب ہو، جیسے: ﴿ یٰنُوۡحُ ﴾ (ھود 11:32)

حروفِ ندا: حروفِ ندا چھ ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

یا ، أيَا ، هَيَا ، أيْ ، آ ، أ

حرفِ ندا	استعمال	مثال
یَا	منادیٰ بعید/قریب کے لیے	﴿ یٰمَرۡیَمُ اَنّٰی لَكِ هٰذَا ﴾ (آل عمران 3:37)
أيَا	منادیٰ بعید کے لیے	أيَا بَكْرُ! تَعَالَ.
هَيَا	منادیٰ بعید کے لیے	هَيَا مُحَمَّدُ! تَعَالَ.
أيْ	منادیٰ بعید کے لیے	أيْ إبْرَاهِيمُ! تَعَلَّمْ.
آ	منادیٰ بعید کے لیے	آخَالِدُ! اكْتُبِ الدَّرْسَ.
أ	منادیٰ قریب کے لیے	أزَيْدُ! أقْبِلْ.

منادیٰ سے پہلے فعل أدْعُو یا أنَادِي محذوف ہوتا ہے اور منادیٰ اس کا مفعول بہ ہوتا ہے۔ اس (فعل) کے عوض حروفِ ندا میں سے کوئی حرف لگا دیا جاتا ہے۔

ملاحظہ منادیٰ بعید کے لیے ''أ'' کا استعمال بھی جائز ہے، اسی طرح دیگر حروف جو منادیٰ بعید کے لیے آتے

ہیں ان کا استعمال منادیٰ قریب کے لیے بھی جائز ہے۔

منادیٰ کی صورتیں اور ان کا اعراب

منادیٰ کی پانچ صورتیں ہوسکتی ہیں۔ یہ صورتیں اور ان کا اعراب مندرجہ ذیل ہے:

① مفرد علم: مفرد سے مراد یہ ہے کہ مضاف یا شبہ مضاف نہ ہو، جیسے: ﴿ يَاِبْرٰهِيْمُ ﴾

② نکرہ معینہ: یعنی کسی نکرہ کو معین طور پر پکارا گیا ہو، جیسے: یَا رَجُلُ.

اعراب: ان دونوں صورتوں میں منادیٰ، مبنی بر علامتِ رفع ہوتا ہے۔

③ مضاف: جیسے: ﴿ يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ ﴾

④ شبہ مضاف:[1] جیسے: یَا طَالِعًا جَبَلًا.

⑤ نکرہ غیر معینہ: وہ نکرہ جسے معین طور پر نہ پکارا گیا ہو، جیسے: کوئی واعظ کہے: یَا غَافِلًا تَنَبَّهْ.

اعراب: ان تینوں صورتوں میں منادیٰ منصوب ہوتا ہے۔

منادیٰ کے احکام

① منادیٰ موصوف بہ لفظ اِبْنٌ یا اِبنةٌ: جب اِبْنٌ یا اِبْنَةٌ ایسے منادیٰ کی صفت ہوں جو مفرد عَلَم ہو اور یہ (اِبْنٌ، اِبْنَةٌ) دوسرے عَلَم کی طرف مضاف ہوں، نیز موصوف اور صفت میں فاصلہ بھی نہ ہو تو منادیٰ کو دو طرح سے پڑھ سکتے ہیں:

① مبنی بر ضم، جیسے: یَا سَعِیدُ بْنَ عَلِيٍّ. ② مبنی بر فتح، جیسے: یَا سَعِیدَ بْنَ عَلِيٍّ.

لیکن لفظ اِبْنٌ اور اِبْنَةٌ کو دونوں صورتوں میں منصوب ہی پڑھیں گے۔ اگر لفظ بِنْتٌ دو علموں کے درمیان آجائے تو اس صورت میں منادیٰ کو مبنی بر ضم ہی پڑھا جائے گا، جیسے: یَا فَاطِمَةُ بِنْتَ مُحَمَّدٍ.

ملاحظہ اگر اِبْنٌ یا اِبْنَةٌ سے پہلے یا بعد والا اسم عَلَم نہ ہو یا موصوف اور صفت میں فاصلہ آجائے تو منادیٰ پر ضمہ پڑھا جائے گا، جیسے: یَا رَجُلُ ابْنَ خَالِدٍ، یَا خَالِدُ ابْنَ أَخِینَا، یَا عَلِيُّ الْفَاضِلُ ابْنَ سَعْدٍ.

[1] وہ اسم جس کے معنی کو پورا کرنے کے لیے اس کے ساتھ کوئی چیز ملی ہوئی ہو۔

﴿2﴾ **منادیٰ معرف بہ أَلْ:** جب منادیٰ معرف باللام ہو تو اس صورت میں حرفِ ندا اور منادیٰ کے درمیان مذکر کے لیے أَيُّهَا اور مؤنث کے لیے أَيَّتُهَا بڑھا دیتے ہیں،[1] جیسے: ﴿يَاَيُّهَا الْاِنْسٰنُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ﴾ (الانفطار 6:82) ''اے انسان! تجھے تیرے نہایت کرم والے رب کے بارے میں کس چیز نے دھوکے میں ڈال دیا؟'' ﴿يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَىِٕنَّةُ﴾ (الفجر 27:89) ''اے اطمینان والی جان!''

فائدہ: لفظ اَللّٰه اور بعض دیگر الفاظ سے پہلے أَيُّهَا نہیں آتا، جیسے: يَا اَللّٰهُ! کبھی دعا کے موقع پر لفظ اَللّٰهُ سے پہلے يَا حرفِ ندا کو گرا کر اس کے عوض آخر میں میم مشدد بڑھا دیتے ہیں، جیسے: اَللّٰهُمَّ.

﴿3﴾ **منادیٰ مضاف بہ یائے متکلم:** جو منادیٰ یائے متکلم کی طرف مضاف ہو اس کی تین صورتیں ہو سکتی ہیں:

* منادیٰ صحیح الآخر ہو، جیسے: ﴿يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ﴾ (الزمر 16:39) ''اے میرے بندو! میرے (غضب) سے بچو۔''

فائدہ: اسے پانچ طرح سے پڑھا جا سکتا ہے:

① یائے متکلم کو حذف کر کے صرف ماقبل کسرہ پہ اکتفا کرنا، جیسے: ﴿يٰعِبَادِ فَاتَّقُوْنِ﴾ (الزمر 16:39)

② یائے متکلم کو باقی رکھنا اور اسے ساکن پڑھنا، جیسے: «يَا عِبَادِي! إِنِّي حَرَّمْتُ الظُّلْمَ عَلٰى نَفْسِي».

③ یائے متکلم کو باقی رکھنا اور اس پر فتحہ پڑھنا، جیسے: ﴿يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰٓى اَنْفُسِهِمْ﴾ (الزمر 53:39) ''اے میرے بندو! جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی ہے۔''

④ یائے متکلم کو الف اور ماقبل کسرہ کو فتحہ سے بدل کر پڑھنا، جیسے: يَا غُلَامَا، ﴿يٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِيْ جَنْۢبِ اللّٰهِ﴾ (الزمر 56:39) ''ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ (تعالیٰ) کے حق میں کوتاہی کی۔''

⑤ یائے متکلم کو حذف کر کے ماقبل کسرہ کو فتحہ سے بدلنا، جیسے: يَا غُلَامَ! تَعَالَ ''اے میرے غلام! تو آ۔''

فائدہ: اگر منادیٰ لفظ أَبٌ یا أُمٌّ ہو تو ''ي'' کو ''ت'' سے بدلنا بھی جائز ہے اور اس ''ت'' پر فتحہ بھی پڑھ سکتے ہیں اور کسرہ بھی، جیسے: يَا أَبَتَ، يَا أَبَتِ، يَا أُمَّتَ، يَا أُمَّتِ.

* منادیٰ معتل الآخر ہو۔

فائدہ: اس صورت میں ''ي'' کو باقی رکھنا اور اس پر فتحہ پڑھنا واجب ہے، جیسے: يَا فَتَايَ.

* منادیٰ اسم فاعل یا اسم مفعول ہو۔

[1] تاکہ دو آلۂ تعریف، یعنی حرفِ ندا اور لامِ تعریف جمع نہ ہوں۔

حکم اس صورت میں بھی "ي" کو باقی رکھنا واجب ہے۔ اور "ي" کو ساکن یا مفتوح پڑھنا جائز ہے، جیسے: يَاسَائِلِي، يَا سَائِلِيَ.

﴿4﴾ **تابع منادیٰ:** اگر منادیٰ مبنی ہو اور اس کا تابع مضاف اور غیر معرف باللام ہو تو محلِ منادیٰ کا اعتبار کرتے ہوئے اسے منصوب پڑھنا واجب ہے، جیسے: يَا عَلِيُّ وَأَبَا سَعِيدٍ، يَا خَلِيلُ صَاحِبَ خَالِدٍ، يَا تَلَامِيذُ كُلَّهُمْ، يَا رَجُلُ أَبَا خَلِيلٍ.

﴿5﴾ **منادیٰ کی ترخیم:** کبھی منادیٰ کے آخری حرف کو تخفیف کے لیے گرا دیتے ہیں، اسے ترخیمِ منادیٰ کہتے ہیں، جیسے: يَا حَارُ اصل میں يَا حَارِثُ تھا۔ اگر آخری حرف سے پہلے حرفِ علت ہو تو اسے بھی گرا دیا جاتا ہے، جیسے: يَا عَبَّ اصل میں تھا: يَا عَبَّاسُ.

منادیٰ مرخم کا اعراب: منادیٰ مُرَخَّم کو اپنی اصلی حالت پر رکھنا یا مبنی بر ضم پڑھنا دونوں طرح درست ہے، جیسے: يَا حَارِثُ سے يَا حَارُ.

﴿6﴾ **حذف حرف ندا:** اگر کوئی قرینہ پایا جائے تو حرفِ ندا کو حذف کرنا بھی جائز ہے، جیسے: ﴿يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا﴾ (يوسف 29:12) "(اے) یوسف! اس بات سے درگزر کیجیے۔" اصل میں تھا: يَا يُوسُفُ! أَعْرِضْ عَنْ هٰذَا.

إِنَّمَا الْأَرْضُ وَالسَّمَاءُ كِتَابٌ فَاقْرَؤُوهُ مَعَاشِرَ الْأَذْكِيَاءِ

اصل میں تھا: يَا مَعَاشِرَ الْأَذْكِيَاءِ.

وَكُونُوا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا، اصل میں تھا: وَ كُونُوا يَا عِبَادَ اللّٰهِ إِخْوَانًا.

کسی مردے پر یا کسی تکلیف و مصیبت کے باعث "يَا" یا "وَا" کے ساتھ پکار کر رونے کو ندبہ کہتے ہیں، جیسے: يَا عُمَرَا، وَارَأْسَاهْ. جسے پکارا جائے، اسے "مندوب" کہتے ہیں۔

مندوب کا استعمال: مندوب کا استعمال تین طرح سے ہوتا ہے:

﴿1﴾ مندوب کو منادیٰ کی طرح ہی اعراب دینا، جیسے: وَازَيْدُ، وَاغُلَامَ الرَّجُلِ.

﴿2﴾ آخر میں الف ندبہ بڑھا کر مبنی بر فتح پڑھنا، جیسے: وَا زَيْدَا.

③ الف ندبہ کے بعد ہائے وقف بھی بڑھا دینا، جیسے: وَازَیْدَاہْ.

مندوب کے احکام

① ندائے مندوب کے لیے صرف وَا اور یَا استعمال ہوتے ہیں۔

② وَا کا استعمال اکثر ہے جبکہ یَا تب استعمال ہوتی ہے جب ندائے حقیقی سے التباس کا اندیشہ نہ ہو۔

③ ندبہ میں حرف ندا کا حذف جائز نہیں۔

④ اسم نکرہ مندوب نہیں بن سکتا۔

⑤ مندوب سے پہلے فعل أَنْدُبُ یا أَتَوَجَّعُ محذوف ہوتا ہے۔ اور مندوب اس کا مفعول بہ ہوتا ہے۔ حروف ندبہ اس فعل کے عوض میں ہوتے ہیں۔

استغاثہ

استغاثہ کا مطلب ہے تکلیف دور کرنے کے لیے کسی معاون کو پکارنا، جیسے: یَا لَلْأَقْوِیَاءِ لِلضُّعَفَاءِ مِنَ الظُّلْمِ ''اے طاقتور لوگو! کمزوروں کو ظلم سے بچاؤ۔''

ارکان استغاثہ: استغاثہ کے تین ارکان ہوتے ہیں: ① حرف استغاثہ ② مستغاث/مستغاث بہ ③ مستغاث لہ

حرف استغاثہ: استغاثہ کے لیے حرف ندا یَا خاص ہے، دیگر حروف ندا کے ساتھ استغاثہ جائز نہیں۔ یائے استغاثہ فعل أَلْتَجِئُ کے قائم مقام ہوتی ہے۔

مستغاث/مستغاث بہ: جسے مدد کے لیے پکارا جائے، جو کہ مذکورہ مثال میں أَقْوِیَاء ہے۔

مستغاث ہمیشہ لامِ استغاثہ کے ساتھ مجرور ہوتا ہے۔ اور لام استغاثہ ہمیشہ مفتوح ہوتا ہے۔

مستغاث لہ: جس کی مدد کے لیے پکارا جائے، جو کہ مذکورہ مثال میں اَلضُّعَفَاء ہے۔

ملاحظہ استغاثہ کبھی حرف استغاثہ، مستغاث بہ اور مستغاث منہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ مستغاث منہ مجرور بہ مِنْ ہوتا ہے، جیسے: یَا لَلْأَطِبَّاءِ مِنَ الْوَبَاءِ.

سوالات وتدریبات

1. منادیٰ کی تعریف کریں، نیز منادیٰ کی صورتیں اور ان کا اعراب بیان کریں۔
2. منادیٰ کے احکام مفصل بیان کریں۔
3. ندبہ اور مندوب سے کیا مراد ہے؟ مندوب کا استعمال اور احکام بیان کریں۔
4. استغاثہ سے کیا مراد ہے؟ استغاثہ کے ارکان بیان کریں۔
5. مندرجہ ذیل جملوں میں منادیٰ کی نشاندہی کریں اور اس کی قسم اور اعراب بیان کریں:

① يَا عِمْرَانَانِ! لَا تُخْلِفَا الْوَعْدَ. ② يَا رَاكِبًا الْقِطَارَ! اجْلِسْ.

③ يَا رَاكِبِي الْقِطَارِ! لَا تَتَدَافَعُوا. ④ يَا طَالِبًا لِلْمَجْدِ! عَلَيْكَ بِالْعِلْمِ.

⑤ يَا مُحَمَّدُ بْنَ عَلِيٍّ! اقْرَإِ الدَّرْسَ. ⑥ يَا غُلَامُ ابْنَ عَلِيٍّ! خُذْ كِتَابَكَ.

6. مندرجہ ذیل جملوں میں طَالِب کو منادیٰ کی پانچوں صورتوں میں استعمال کیا گیا ہے۔ اسی انداز میں قَارِئ کو جملوں میں استعمال کریں۔

يَا طَالِبُ! ادْخُلِ الْفَصْلَ. (مفرد علم) يَا طَالِبًا عِلْمًا، احْتَرِمْ أُسْتَاذَكَ. (شبہ مضاف)

يَا طَالِبُ! اجْتَهِدْ فِي دَرْسِكَ. (نکرہ معینہ) يَا طَالِبًا! اجْتَهِدْ فِي دَرْسِكَ. (نکرہ غیر معینہ)

يَا طَالِبَ الْعِلْمِ! إِيَّاكَ وَالْكِبْرَ. (مضاف)

7. مندرجہ ذیل جملوں میں سے اسلوبِ منادیٰ، ندبہ اور استغاثہ کو الگ الگ کریں، نیز ملوّن کلمات کا اعراب بتائیں اور ترجمہ کریں:

هَيَا شَاهِدَ الزُّورِ تُبْ إِلَى اللّٰهِ. يَا لَلْحُكَّامِ مِنَ الْغَلَاءِ. وَا مُعْتَصِمَاهْ.

يَا فَاطِمَةُ! احْفَظِي الدَّرْسَ. يَا لَلّٰهِ لِلْمُسْلِمِينَ. وَا خَادِمَ الدِّينِ.

8. دیے گئے کلمات میں سے مناسب کلمہ لگا کر خالی جگہ پر کریں:

مُعَلِّمُونَ ...... حَامِدَاهْ...... أُمَّةَ الْإِسْلَامِ...... لِلْفُقَرَاءِ...... وَا...... لَلنَّاسِ

① يَا .... أَفِيقُوا مِنْ غَفْلَتِكُمْ.

② يَا .... أَخْلِصُوا مِنْ عَمَلِكُمْ.

③ .... مَنْ خَلَّصَ الْأُمَّةَ.

④ يَا .... لِلْغَرِيقِ.

⑤ وَا ....

⑥ يَا لَلْأَغْنِيَاءِ .... مِنَ الْجُوعِ.

سبق: 54

اشتغال

ہر وہ اسم جس کے بعد فعل یا شبہ فعل ہو اور وہ فعل یا شبہ فعل اس اسم کی ضمیر یا اس کے متعلق میں عمل کرنے کی وجہ سے، اس اسم میں عمل نہ کر رہا ہو، اگر اسی فعل یا اس کے ہم معنی فعل کو اس اسم پر مسلط کر دیا جائے تو وہ اسے نصب دے، اسے اشتغال کہتے ہیں، جیسے: زَيْدًا نَصَرْتُهُ، ﴿ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ ﴾ (یٰسٓ 39:36) ''اور چاند، ہم نے اس کی منزلیں مقرر کر دیں۔''

ان مثالوں میں زَيْدًا اور اَلْقَمَرَ کے بعد نَصَرْتُ اور قَدَّرْنَا فعل ہیں جو ان کی ضمیروں میں عمل کرنے کی وجہ سے ان اسموں میں عمل نہیں کر رہے۔ لیکن اگر ان فعلوں کو ان اسموں پر مسلط کر دیں تو یہ انھیں نصب دیں گے، جیسے: نَصَرْتُ زَيْدًا نَصَرْتُهُ، قَدَّرْنَا الْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ.

فعل ثانی کو مشغول اور ما قبل اسم کو مشغول عنہ کہتے ہیں۔ مذکورہ مثالوں میں نَصَرْتُ، قَدَّرْنَا مشغول اور زَيْدًا، اَلْقَمَرَ مشغول عنہ ہیں۔

اشتغال کو إِضْمَارٌ عَلٰى شَرِيطَةِ التَّفْسِيرِ [1] بھی کہتے ہیں۔

مشغول عنہ کا اعراب

اس کے اعراب کی مندرجہ ذیل تین صورتیں ہیں:

﴿1﴾ رفع واجب: جب مشغول عنہ إِذَا فجائیہ یا واؤ حالیہ کے بعد ہو، یا ادواتِ استفہام، تخصیص اور شرط وغیرہ سے

[1] یعنی وہ اسم ہے جس کے عامل کو اس شرط پر حذف کر دیا گیا ہو کہ اس کے عامل کی تفسیر آگے آ رہی ہے۔

پہلے آئے تو اس پر مبتدا ہونے کی وجہ سے رفع واجب ہوگا، جیسے: دَخَلْتُ الْفَصْلَ فَإِذَا الطَّالِبُ يَضْرِبُهُ الْأُسْتَاذُ، جِئْتُ وَالْكِتَابُ يَقْرَأُهُ أَخُوكَ، زُهَيْرٌ هَلْ رَأَيْتَهُ؟ سَعِيدٌ إِنْ لَقِيتَهُ فَأَكْرِمْهُ.

﴿2﴾ نصب واجب: جب مشغول عنہ ایسے حروف کے بعد آئے جو افعال پر داخل ہوتے ہیں، جیسے: حروفِ تحضیض، ادواتِ استفہام (ہمزہ کے سوا) اور کلماتِ شرط وغیرہ تو اسے فعل محذوف کے ساتھ نصب دینا واجب ہے، جیسے: هَلَّا الصَّلَاةَ صَلَّيْتَهَا، هَلْ خَالِدًا أَكْرَمْتَهُ؟ إِنْ عَلِيًّا لَقِيتَهُ فَسَلِّمْ عَلَيْهِ.

﴿3﴾ رفع ونصب کا جواز: اس کی پھر تین صورتیں ہیں:

① دونوں جائز نصب راجح: جب فعل مذکور فعل طلبی، یعنی امر، نہی اور دعا میں سے ہو یا مشغول ہمزۂ استفہام کے بعد واقع ہو تو رفع ونصب دونوں جائز ہوتے ہیں مگر نصب راجح ہوتا ہے، جیسے: زَيْدًا أَكْرِمْهُ، خَالِدًا لَا تُهِنْهُ، اَللّٰهُمَّ! عَبْدَكَ ارْحَمْهُ، أَخَالِدًا رَأَيْتَهُ؟

② دونوں یکساں جائز: اس کی صورت یہ ہے کہ مشغول عنہ سے پہلے ایسا حرف عطف ہو جس سے پہلے جملہ فعلیہ ہو اور یہ جملہ فعلیہ اپنے سے پہلے مذکور اسم کی خبر واقع ہو، جیسے: زَيْدٌ قَامَ أَبُوهُ، وَ عَمْرًا أَكْرَمْتُهُ.

③ دونوں جائز رفع راجح: جب مذکورہ صورتوں میں سے کوئی صورت نہ ہو تو رفع ونصب دونوں جائز ہوتے ہیں مگر رفع راجح ہے، جیسے: زَيْدٌ أَكْرَمْتُهُ، ﴿جَنّٰتُ عَدْنٍ يَّدْخُلُوْنَهَا﴾ (الرعد 23:13) ہمیشگی کی جنتیں جن میں وہ داخل ہوں گے۔"

اغراء وتحذیر

اغراء: اغراء کا مطلب ہے مخاطب کو کسی پسندیدہ کام پر ابھارنا، جیسے: اَلصِّدْقَ "سچ کو لازم پکڑ۔" اصل میں ہے: اِلْزَمِ الصِّدْقَ.

وہ پسندیدہ کام جس پر ابھارا جائے، اسے مُغْرًى بِهِ کہتے ہیں۔

تحذیر: تحذیر کا مطلب ہے مخاطب کو کسی خطرناک چیز سے ڈرانا، جیسے: اَلظُّلْمَ "ظلم سے بچ۔" اصل میں ہے: اِتَّقِ الظُّلْمَ.

جسے ڈرایا جائے، اسے مُحَذَّر اور جس چیز سے ڈرایا جائے، اسے مُحَذَّر مِنْهُ کہتے ہیں۔

محذر منہ اِتَّقِ، اِحْذَرْ، بَاعِدْ یا جَانِبْ وغیرہ محذوف افعال کا مفعول بہ ہوتا ہے۔

مغری بہ اور محذر منہ کا استعمال

مغری بہ کے استعمال کی تین اور محذر منہ کے استعمال کی چھ صورتیں ہیں۔ پہلی صورت میں فعل کو ذکر کرنا بھی جائز ہے جبکہ باقی صورتوں میں فعل وجوباً محذوف ہوتا ہے۔ یہ صورتیں مندرجہ ذیل ہیں:

⟨1⟩ مُغری بہ / محذر منہ کو مفرد ذکر کیا جائے، جیسے: اَلصِّدْقَ (اغراء کے لیے) اَلْأَسَدَ (تحذیر کے لیے)
اس صورت میں فعل کو ذکر کرنا بھی جائز ہے، جیسے: اِلْزَمِ الصِّدْقَ، اِتَّقِ الْأَسَدَ.

⟨2⟩ مُغری بہ / محذر منہ کو مکرّر ذکر کیا جائے، جیسے: اَلْإِسْلَامَ الْإِسْلَامَ ''اسلام کو لازم پکڑو۔'' (اغراء کے لیے) «اَللّٰهَ اَللّٰهَ فِي أَصْحَابِي» ''میرے صحابہ کے بارے میں اللہ (تعالیٰ) سے ڈرو۔'' اَلْكَذِبَ الْكَذِبَ ''جھوٹ سے بچو۔'' (تحذیر کے لیے)

⟨3⟩ مُغری بہ / محذر منہ کو بطور معطوف علیہ ذکر کیا جائے، جیسے: اَلْعَمَلَ وَالْحَزْمَ ''کام اور حزم و احتیاط کو لازم پکڑو۔'' (اغراء کے لیے) ﴿ نَاقَةَ اللهِ وَسُقْيٰهَا ﴾ (الشمس 13:91) ''اللہ (تعالیٰ) کی اونٹنی اور اس کے پینے کی باری سے بچو۔'' (تحذیر کے لیے)

ملاحظہ مذکورہ صورتیں مغری بہ اور محذر منہ میں مشترک ہیں جبکہ درج ذیل تین صورتیں محذر منہ کے ساتھ خاص ہیں:

⟨4⟩ اسم ظاہر کے آخر میں محذر کے مطابق کاف خطاب لگا کر ذکر کیا جائے، خواہ وہ مکرر ہو یا غیر مکرر، اس پر ''و'' کے ساتھ عطف ڈالا گیا ہو یا نہ ڈالا گیا ہو، جیسے: يَدَكَ، يَدَكَ يَدَكَ، يَدَكَ وَ مَلَابِسَكَ.

⟨5⟩ اسم ظاہر کے آخر میں محذر کے مطابق کافِ خطاب لگا کر اس اسم کو واوِ عاطفہ کے ساتھ بطور معطوف علیہ اور محذر منہ کو بطور معطوف ذکر کیا جائے، جیسے: يَدَكَ وَالسِّكِّينَ، رَأْسَكَ وَ حَرَارَةَ الشَّمْسِ.

⟨6⟩ محذر منہ کو ضمیر منصوب منفصل برائے مخاطب (إِيَّاكَ، إِيَّاكُمَا، إِيَّاكُمْ، إِيَّاكُنَّ) کے بعد مندرجہ ذیل صورتوں میں ذکر کیا جائے:

① بلا عطف، جیسے: إِيَّاكَ الْحَسَدَ.

② معطوف بالواو، جیسے: إِيَّاكَ وَالْحَسَدَ.

③ مجرور بہ مِنْ، جیسے: إِيَّاكَ مِنَ الْحَسَدِ.

④ مصدر مؤول، جیسے: إِيَّاكَ أَنْ تَحْسُدَ.

چاروں صورتوں میں إِيَّاكَ کو مکرر لانا بھی جائز ہے۔

سوالات و تدریبات

1. اشتغال سے کیا مراد ہے؟ مثال دے کر بیان کریں، نیز مشغول عنہ کا اعراب بتائیں۔
2. اغراء وتحذیر سے کیا مراد ہے؟ مثال بھی دیں، نیز بتائیں کہ محذر اور محذر منہ کسے کہتے ہیں؟
3. مغری بہ اور محذر منہ کا استعمال مفصل بیان کریں۔
4. مندرجہ ذیل جملوں کی تشکیل کر کے مشغول عنہ کا اعراب واضح کریں، نیز بتائیں کہ مشغول عنہ پر کہاں رفع و نصب دونوں جائز ہیں اور کہاں رفع یا نصب واجب ہے؟

﴿ وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ﴾ ﴿ فَأَلْقٰهَا فَإِذَا هِيَ حَيَّةٌ تَسْعٰى ﴾ هلا خيرا فعلته.

الكريم إن لقيته فأكرمه. صدقة تنفقها. القرآن اعمل به.

دخلت والخطاب يلقيه المحاضر. أأربعا صليت أم ركعتين. السائل لا تنهره.

5. مندرجہ ذیل میں مُغری بہ اور محذّر منہ کی نشاندہی کریں اور بتائیں کہ فعل کا حذف کہاں جائز اور کہاں واجب ہے؟

اَلِاجْتِهَادَ وَالتَّفَوُّقَ فَإِنَّهُمَا سَبِيلُ النَّجَاحِ. اَلْأَمَانَةَ الْأَمَانَةَ.

إِيَّاكَ وَ التَّعَرُّضَ لِعُيُوبِ النَّاسِ. إِيَّاكَ أَنْ تَكْذِبَ.

اَلْكَسَلَ أَيُّهَا الْعَامِلُ! فَإِنَّهَا صِفَةٌ ذَمِيمَةٌ. اَلصِّدْقَ وَالْأَمَانَةَ.

فَإِيَّاكَ إِيَّاكَ الْمِرَاءَ فَإِنَّهُ إِلَى الشَّرِّ دَعَّاءٌ وَ لِلشَّرِّ جَالِبُ

اِتَّقِ الْأَحْمَقَ أَنْ تَصْحَبَهُ إِنَّمَا الْأَحْمَقُ كَالثَّوْبِ الْخَلِقْ

6 بتائیں کہ مندرجہ ذیل جملوں میں مُغری بہ اور محذَّر منہ کی کون سی صورت استعمال ہوئی ہے؟

اَلْإِتْقَانَ وَالْإِخْلَاصَ أَيُّهَا الطَّالِبُ. إِيَّاكَ وَالْإِفْرَاطَ فِي الْأَكْلِ.

اَلْخِيَانَةَ الْخِيَانَةَ يَا أَصْدِقَائِي. إِيَّاكَ أَنْ تَقْتَرِبَ النَّارَ.

اَلْجُبْنَ وَالتَّهَاوُنَ أَيُّهَا الْمُقَاتِلُونَ. إِيَّاكَ مِنَ الْغَضَبِ.

إِيَّاكَ وَالنَّمَائِمَ، فَإِنَّهَا تَزْرَعُ الضَّغَائِنَ.

أَخَاكَ أَخَاكَ، إِنَّ مَنْ لَّا أَخَا لَهُ كَسَاعٍ إِلَى الْهَيْجَا بِغَيْرِ سِلَاحِ

سبق: 55
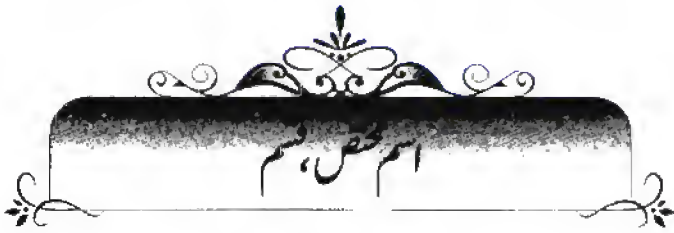
اسم مختص

وہ اسم ظاہر جو ضمیر (مخاطب / متکلم) کے بعد آکر ضمیر کی مراد بیان کرے، اسے اسم مختص یا منصوب بوجہ اختصاص کہتے ہیں، جیسے: «نَحْنُ ـ مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ ـ لَا نُورَثُ مَا تَرَكْنَاهُ صَدَقَةٌ» ''ہم۔ (میں مراد لیتا ہوں / خاص کرتا ہوں) انبیاء کی جماعت کو۔ ہمارا وارث نہیں بنایا جاتا، جو کچھ ہم چھوڑیں وہ صدقہ ہے۔'' اصل میں ہے: نَحْنُ۔ أَعْنِي / أَخُصُّ مَعَاشِرَ الْأَنْبِيَاءِ ۔......

اسم مختص کی صورتیں: اسم مختص کے استعمال کی دو صورتیں ہیں:

1. معرف بہ أَلْ: جیسے: نَحْنُ ـ الْمُعَلِّمِينَ۔ نُرَبِّي الطَّلَبَةَ.
2. معرف بہ اضافت: جیسے: عَلَيْنَا۔ أَبْنَاءَ الْمُسْلِمِينَ۔ أَنْ نُوَحِّدَ صُفُوفَنَا.

اسم مختص کا اعراب: اسم مختص ہمیشہ مفعول بہ ہونے کی وجہ سے منصوب ہوتا ہے۔ اور اس کا فعل أَعْنِي / أَخُصُّ وجوباً محذوف ہوتا ہے۔
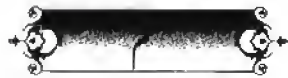
قسم کسی چیز کی تاکید کے لیے استعمال ہوتی ہے، جیسے: ﴿ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ ﴾ (الأنبیآء 57:21)

''اللہ کی قسم! میں ضرور بالضرور تمھارے بتوں کے بارے میں خفیہ تدبیر کروں گا۔''

قسم کے ارکان: قسم کے مندرجہ ذیل تین ارکان ہوتے ہیں:

1. حرف قسم

﴿2﴾ مُقْسَمْ به، یعنی جس کی قسم کھائی جائے۔

﴿3﴾ مُقْسَمْ عَلَيْهِ، جس بات پر قسم کھائی جائے، یعنی وہ جملہ جو قسم کے جواب میں آتا ہے، اسے جواب قسم بھی کہتے ہیں۔

مذکورہ مثال میں ''ت'' حرف قسم، لفظ اَللّٰه، مُقسَم به اور لَأَكِيدَنَّ أَصْنَامَكُمْ، مُقسَم عليه ہے۔

جواب قسم کے احکام

﴿1﴾ جب جواب قسم جملہ اسمیہ مثبتہ ہو تو إنَّ اور لام یا صرف إنَّ کے ساتھ اس کی تاکید لانا ضروری ہے، جیسے: وَاللّٰهِ! إنَّ السَّاكِتَ عَنِ الْحَقِّ لَشَيْطَانٌ/ شَيْطَانٌ أَخْرَسُ. ''اللہ کی قسم! حق سے خاموش رہنے والا گونگا شیطان ہے۔''

﴿2﴾ جب جواب قسم جملہ منفیہ ہو، خواہ اسمیہ ہو یا فعلیہ تو اس کی تاکید نہیں لائی جاتی، جیسے: وَاللّٰهِ! لَيْسَ فِي عَمَلٍ شَرِيفٍ مَهَانَةٌ، وَاللّٰهِ! مَا أَفْلَحَ ظَالِمٌ، وَاللّٰهِ! لَنْ يُفْلِحَ ظَالِمٌ.

﴿3﴾ جب جواب قسم جملہ فعلیہ مثبتہ ہو اور فعل ماضی ہو تو قَدْ اور لام یا صرف قَدْ کے ساتھ اس کی تاکید لانا ضروری ہے، جیسے: ﴿ قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا ﴾ (يوسف 91:12) ''انھوں نے کہا: اللہ کی قسم! تجھے اللہ (تعالیٰ) نے ہم پر فضیلت بخشی ہے۔'' وَاللّٰهِ! قَدْ هَانَ كُلُّ شَيْءٍ إلَّا الْكَرَامَةَ ''اللہ کی قسم! عزت و توقیر کے سوا ہر چیز بے حیثیت ہے۔''

﴿4﴾ جب جواب قسم جملہ فعلیہ مثبتہ اور فعل مضارع ہو جو مستقبل کا معنی دے اور لام قسم کے ساتھ متصل ہو تو نون ثقیلہ یا خفیفہ کے ساتھ اس کی تاکید لانا ضروری ہے، جیسے: وَاللّٰهِ! لَأَسْتَسْهِلَنَّ/لَأَسْتَسْهِلَنْ الصَّعْبَ حَتّٰى أُدْرِكَ الْمُنٰى ''اللہ کی قسم! میں ضرور بالضرور مشکل کو آسان بنا کر رہوں گا یہاں تک کہ آرزوئیں حاصل کرلوں۔''

﴿5﴾ اگر فعل مضارع حال کا معنی دے، یا فعل اور لام قسم میں کوئی فاصل آجائے تو نون تاکید لانا ممتنع ہے، جیسے: وَاللّٰهِ! لَنَحْتَفِلُ الْآنَ بِفَوْزِكُمْ ''اللہ کی قسم! اس وقت ہم تمھاری کامیابی پر تقریب منعقد کررہے ہیں۔'' ﴿ وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ﴾ (الضحٰى 5:93) ''اور عنقریب آپ کا رب آپ کو (اتنا) دے گا کہ آپ

خوش ہو جائیں گے۔'' سَوْفَ لامِ قسم اور فعل میں فاصل ہے۔

جملۂ قسم کا حذف: بعض اوقات جملۂ قسم کو حذف بھی کر دیا جاتا ہے، جیسے: ﴿ قَالَ أَلَيْسَ هَٰذَا بِالْحَقِّ ۚ قَالُوا بَلَىٰ وَرَبِّنَا ﴾ (الأنعام 30:6) ''وہ (اللہ تعالیٰ) فرمائے گا: کیا یہ حق نہیں ہے؟ وہ کہیں گے: ہاں، ہمارے رب کی قسم! بے شک (یہ حق ہی ہے۔)'' اصل میں تھا: بَلٰى وَ رَبِّنَا! إِنَّ هٰذَا هُوَ الْحَقُّ.

سوالات و تدریبات

① اسمِ مختص کی تعریف کریں اور اس کے استعمال کی صورتیں بیان کریں۔

② قسم کے ارکان کون سے ہیں؟ جوابِ قسم کے احکام بیان کریں۔

③ مندرجہ ذیل جملوں کا ترجمہ کریں اور ملوّن کلمات کا اعراب اور وجہِ اعراب بتائیں:

نَحْنُ الْمُعَلِّمِينَ نُرَبِّي الطُّلَّابَ. نَحْنُ الْمُسْلِمِينَ لَا نَخْضَعُ لِطَاغِيَةٍ.

بِنَا الشَّبَابَ تَتَحَقَّقُ أَهْدَافُ أُمَّتِنَا. بِكَ اللّٰهَ أَرْجُو نَجَاحَ الْقَصْدِ.

نَحْنُ الْعَرَبَ نُكْرِمُ الضَّيْفَ وَ نَحْمِي الْجَارَ. عَلَيْكُمْ شَبَابَ الْأُمَّةِ مَسْئُولِيَّةٌ كُبْرٰى.

④ مناسب اسم مختص لگا کر خالی جگہیں پر کریں:

① عَلَيْكُمْ .... مَسْئُولِيَّةٌ كُبْرٰى نَحْوَ الْوَطَنِ. ② نَحْنُ .... نُعَالِجُ الْمَرْضٰى.

③ لَنَا .... حُقُوقٌ عَلَى التَّلَامِذَةِ. ④ نَحْنُ .... أَسْعَدُ النَّاسِ.

⑤ إِنَّنَا .... نَدْعُو إِلَى الْإِسْلَامِ.

⑤ درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں، نیز غلط ہونے کی وجہ بیان کریں:

① تَاللّٰهِ! لَيَكْتُبُ الطَّالِبُ الْوَاجِبَ.

② بِاللّٰهِ! مَا قَدْ نَجَحَ مُهْمِلٌ أَبَدًا.

③ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَنْ يَفْشَلَ قَوْمٌ مُتَعَاوِنُونَ.

④ وَاللّٰهِ! قَدْ نَهَضَتِ الدَّوْلَةُ.

⑤ وَاللّٰهِ! لَيَعْرِفَنَّ الْمُجْتَهِدُ الْإِجَابَةَ.

⑥ خالی جگہ میں قوسین میں دیے گئے الفاظ میں سے کون سا لفظ آئے گا؟ درست پر (✓) کا نشان لگائیں۔

① وَاللّٰهِ! لَنْ .... عَنْ حُقُوقِ الْأُمَّةِ. (أَغْفُلَ ، أَغْفُلَنَّ ، دونوں آ سکتے ہیں)

② وَ رَبِّ الْكَعْبَةِ! .... فِي عَمَلِي. (لَأَجْتَهِدَنَّ، لَسَوْفَ أَجْتَهِدَنَّ، لَنْ أَقْصِرَنَّ)

③ وَاللّٰهِ! .... الْآنَ. (لَأُسَافِرُ، لَأُسَافِرَنَّ، لَسَوْفَ أُسَافِرَنَّ)

④ وَاللّٰهِ! لَسَوْفَ .... دُرُوسِي. (أُذَاكِرُ، أُذَاكِرَنَّ، دونوں آ سکتے ہیں)

سبق: 56

کلام یا جملہ

اَلْجُمْلَةُ: هِيَ مَا تَرَكَّبَ مِنْ كَلِمَتَيْنِ فَأَكْثَرَ وَلَهَا مَعْنًى مُفِيْدٌ مُسْتَقِلٌّ. ''جملہ وہ (مرکب) ہے جو دو یا دو سے زائد کلموں سے مل کر بنا ہو اور اس کا ایک مفید مستقل معنی ہو۔''

کوئی بھی جملہ دو کلموں سے کم نہیں ہوتا، پھر یا تو یہ دونوں کلمے لفظوں میں موجود ہوں گے، جیسے: اَلطَّالِبُ مُجْتَهِدٌ یا پھر کوئی ایک کلمہ مقدر ہوگا، جیسے: اِذْهَبْ، یہ اصل میں ہے: اِذْهَبْ أَنْتَ مگر أَنْتَ ضمیر وجوباً مستتر ہے۔ جملے میں دو کلموں سے زیادہ کی کوئی حد مقرر نہیں۔

جملے کی اقسام

جملے کی حسب ذیل تین اعتبارات سے تقسیم کی جاتی ہے:

1. ذات کے اعتبار سے
2. مفہوم کے اعتبار سے
3. صفات کے اعتبار سے

ذات کے اعتبار سے

ذات کے اعتبار سے جملے کی دو قسمیں ہیں: ① جملہ اسمیہ ② جملہ فعلیہ

اَلْجُمْلَةُ الْاِسْمِيَّةُ: هِيَ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا الاِسْمُ رُكْنَهَا الْأَوَّلَ. ''جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے جس میں اسم رکن اول ہو۔'' جیسے: ﴿ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ﴾ (الفتح 29:48) ''محمد (ﷺ) اللہ (تعالیٰ) کے رسول ہیں۔'' ﴿ اَللّٰهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ ﴾ (البقرة 15:2) ''اللہ (تعالیٰ) بھی ان سے استہزا کرتا ہے۔''

اَلْجُمْلَةُ الْفِعْلِيَّةُ: هِيَ الَّتِي يَكُونُ فِيهَا الْفِعْلُ رُكْنَهَا الْأَوَّلَ. ''جملہ فعلیہ وہ ہے جس میں فعل رکن اول ہو۔'' جیسے: ﴿ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ ﴾ (البقرة 7:2) ''اللہ (تعالیٰ) نے اُن کے دلوں پر مہر لگا دی ہے۔''

جملہ فعلیہ کا پہلا حصہ فعل اور دوسرا فاعل یا نائب فاعل ہوتا ہے۔

ملاحظہ اگر جملے کے شروع میں حرف ہو تو جملے کے اسمیہ یا فعلیہ ہونے میں اس کا اعتبار نہیں ہوتا، جیسے:
﴿ مَا هٰذَا بَشَرًا ﴾ (یوسف 12:31) "یہ انسان نہیں ہے۔" ﴿ قَدْ اَفْلَحَ الْمُؤْمِنُوْنَ ﴾ (المؤمنون 23:1)
"یقیناً مومن فلاح پا گئے ہیں۔" البتہ اگر شروع میں حرفِ شرط ہو تو "جملہ شرطیہ" اور ظرف ہو تو "جملہ ظرفیہ" کہلاتا ہے۔

مفہوم کے اعتبار سے

مفہوم کے اعتبار سے بھی جملے کی دو قسمیں ہیں: ① جملہ خبریہ ② جملہ انشائیہ

اَلْجُمْلَةُ الْخَبَرِيَّةُ: هِيَ الْجُمْلَةُ الَّتِي تَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكَذِبَ. "جملہ خبریہ وہ جملہ ہے جس میں سچ اور جھوٹ کا احتمال ہو۔" جیسے: زَيْدٌ عَالِمٌ "زید عالم ہے۔"

اَلْجُمْلَةُ الْإِنْشَائِيَّةُ: هِيَ الْجُمْلَةُ الَّتِي لَا تَحْتَمِلُ الصِّدْقَ وَالْكَذِبَ. "جملہ انشائیہ وہ جملہ ہے جس میں سچ اور جھوٹ کا احتمال نہ ہو۔" جیسے: هَلْ رَأَيْتَ الذِّئْبَ؟ "کیا تو نے بھیڑیا دیکھا ہے؟"

جملہ انشائیہ کی اقسام

جملہ انشائیہ کی مندرجہ ذیل دس قسمیں ہیں:

① امر، جیسے: ﴿ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ ﴾ (البقرة 2:83) "اور تم نماز قائم کرو۔"

② نہی، جیسے: ﴿ وَلَا تَخَفْ ﴾ (طٰہٰ 20:21) "اور تو مت ڈر۔"

③ استفہام، جیسے: ﴿ مَنْ فَعَلَ هٰذَا بِاٰلِهَتِنَآ ﴾ (الأنبیاء 21:59) "ہمارے معبودوں کے ساتھ کس نے ایسا کیا ہے؟"

④ تمنی (آرزو کرنا) جیسے: ﴿ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ﴾ (النبا 78:40) "اے کاش! میں مٹی ہو جاتا۔"

⑤ ترجی (اُمید کرنا) جیسے: لَعَلَّ هَارُوْنَ نَاجِحٌ "امید ہے کہ ہارون کامیاب ہوگا۔"

⑥ عقود (معاملات طے کرنا)[1] جیسے: بِعْتُ / اِشْتَرَيْتُ "میں بیچتا ہوں/ میں خریدتا ہوں۔"

[1] عقود سے مراد ہے کسی معاملے کو منعقد کرنا، جیسے: خریدنا، بیچنا، نکاح، طلاق وغیرہ چونکہ خرید و فروخت کے وقت سچ اور جھوٹ کا احتمال نہیں ہوتا، اس لیے یہ اور اس قسم کے دیگر معاملات انشاء کی قسم سے شمار کیے جاتے ہیں۔ اگر یہ الفاظ خرید و فروخت کے بعد بطور خبر استعمال کیے جائیں تو جملہ خبریہ ہوگا نہ کہ انشائیہ، جیسے: اِشْتَرَيْتُ هٰذَا الْكِتَابَ بِعِشْرِيْنَ رُوْبِيَّةً "میں نے یہ کتاب بیس روپے کے عوض خریدی۔"

⑦ نداء جیسے: ﴿ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ بِقُوَّةٍ ﴾ (مریم 12:19) ''اے یحییٰ! کتاب کو مضبوطی سے پکڑ۔''

⑧ عرض (درخواست کرنا) جیسے: أَلَا تَنْزِلُ بِنَا فَتُصِيبَ خَيْرًا ''تو ہمارے ہاں کیوں نہیں آتا کہ تو خیر حاصل کر لے۔''

⑨ قسم، جیسے: ﴿ تَاللّٰهِ لَاَكِيْدَنَّ اَصْنَامَكُمْ ﴾ (الأنبيآء 57:21) ''اور اللہ کی قسم! میں ضرور بالضرور تمھارے بتوں کے بارے میں خفیہ تدبیر کروں گا۔''

⑩ تعجب، جیسے: ﴿ قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ ﴾ (عبس 17:80) ''انسان ہلاک کر دیا جائے، وہ کس قدر ناشکرا ہے!'' ﴿ اَسْمِعْ بِهِمْ وَاَبْصِرْ ﴾ (مریم 38:19) ''وہ کس قدر سننے والے ہوں گے اور کس قدر دیکھنے والے!''

صفات کے اعتبار سے

صفات کے اعتبار سے جملے کی مندرجہ ذیل چھ قسمیں ہیں:

① جملہ مستانفہ: وہ جملہ جس سے نیا کلام شروع کیا جائے، جیسے: ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ﴾ (الفاتحة 1:1) ''تمام تعریفیں اللہ (تعالیٰ) ہی کے لیے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔''

② جملہ معطوفہ: وہ جملہ جس کا پہلے جملے پر عطف ہو، جیسے: ﴿ جَآءَ الْحَقُّ وَزَهَقَ الْبَاطِلُ ﴾ (بنىٓ إسرآءيل 81:17) ''حق آ گیا اور باطل بھاگ گیا۔''

③ جملہ حالیہ: وہ جملہ جو ما قبل سے حال بنے، جیسے: ﴿ وَتَحْسَبُهُمْ اَيْقَاظًا وَّهُمْ رُقُوْدٌ ﴾ (الكهف 18:18) ''اور آپ انھیں جاگتے سمجھیں گے، حالانکہ وہ سوئے ہوئے ہیں۔'' اس میں ﴿ وَّهُمْ رُقُوْدٌ ﴾ جملہ حالیہ ہے۔

④ **جملہ مُبَیِّنہ/مُفَسِّرہ**: وہ جملہ جو گزشتہ بات کی وضاحت کرے، جیسے: ﴿ اِنَّ مَثَلَ عِيْسٰى عِنْدَ اللّٰهِ كَمَثَلِ اٰدَمَ ۭ خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ ﴾ (آل عمرٰن 59:3) ''بے شک عیسیٰ (علیہ السلام) کی مثال اللہ (تعالیٰ) کے ہاں آدم (علیہ السلام) کی طرح ہے، اس (اللہ تعالیٰ) نے اسے مٹی سے پیدا فرمایا۔'' اس میں خَلَقَهٗ مِنْ تُرَابٍ گزشتہ بات كَمَثَلِ اٰدَمَ کی وضاحت کے لیے ہے، اس لیے یہ جملہ مبینہ ہے۔

⑤ **جملہ مُعَلِّلہ**: وہ جملہ جو گزشتہ کلام کی علت اور سبب بیان کرے، جیسے: ﴿ وَصَلِّ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ﴾ (التوبة 103:9) ''اور آپ ان کے حق میں دعا کریں، یقیناً آپ کی دعا ان کے لیے سکون کا باعث ہے۔'' اس میں ﴿ اِنَّ صَلٰوتَكَ سَكَنٌ لَّهُمْ ﴾ گزشتہ بات کی علت ہے۔

⑥ جملہ معترضہ: وہ جملہ جو دو جملوں کے درمیان بے جوڑ واقع ہو۔ اس کے حذف سے جملے کا معنی نہیں بدلتا، جیسے: ﴿فَإِنْ لَّمْ تَفْعَلُوْا وَلَنْ تَفْعَلُوْا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِيْ وَقُوْدُهَا النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ﴾ (البقرة 24:2) ''پس اگر تم نہ کرسکو...... اور تم ہرگز نہ کرسکو گے......تو اس آگ سے بچو جس کا ایندھن لوگ اور پتھر ہیں۔'' اس میں ﴿وَلَنْ تَفْعَلُوْا﴾ جملہ معترضہ ہے۔

سوالات و تدریبات

1. مندرجہ ذیل کی تعریف مع مثال بیان کریں:

جملہ اسمیہ...... جملہ فعلیہ...... جملہ خبریہ...... جملہ انشائیہ

2. جملہ انشائیہ کی اقسام مع امثلہ ذکر کریں۔

3. صفات کے اعتبار سے جملے کی اقسام مع امثلہ بیان کریں۔

4. مندرجہ ذیل جملوں میں درست اور غلط جملوں کی نشاندہی کریں اور غلط جملوں کو درست بھی کریں:

① جملہ اسمیہ وہ جملہ ہے جو فعل اور فاعل سے مل کر بنے۔

② امر، نہی اور استفہام جملہ خبریہ کی اقسام ہیں۔

③ جو جملہ کسی کی حالت پر دلالت کرے، اسے جملہ مبینہ کہتے ہیں۔

④ جملہ معلّلہ وہ جملہ ہے جو دو جملوں کے درمیان بے جوڑ واقع ہو۔

⑤ جملہ انشائیہ میں کہنے والے کو سچا یا جھوٹا نہیں کہا جاسکتا۔

⑥ اگر جملے کے شروع میں حرفِ شرط ہو تو وہ جملہ ظرفیہ کہلاتا ہے۔

5. مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ کریں اور جملہ اسمیہ و فعلیہ کی نشاندہی کریں:

﴿وَاللّٰهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ﴾، ﴿ءَاَنْتُمْ اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ﴾

﴿هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى﴾، ﴿ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ﴾

6. مندرجہ ذیل آیات کا ترجمہ کریں اور صفات کے اعتبار سے جملے کی قسم بھی بتائیں:

﴿اِقْتَرَبَ لِلنَّاسِ حِسَابُهُمْ وَهُمْ فِيْ غَفْلَةٍ مُّعْرِضُوْنَ﴾

﴿ إِنِّيٓ أَخَافُ إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ ﴾

﴿ فَأَوْحَيْنَآ إِلَيْهِ أَنِ اصْنَعِ الْفُلْكَ بِأَعْيُنِنَا ﴾

﴿ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ ﴾

﴿ فَاخْرُجْ مِنْهَا فَإِنَّكَ رَجِيمٌ ﴾

﴿ قَدْ أَفْلَحَ الْمُؤْمِنُونَ ﴾

7 مندرجہ ذیل کلمات میں سے ہر ایک کو مفید جملے میں استعمال کریں:

سَمِعَ ...... رُمَّانٌ ...... اَلْوَلَدُ ...... إِلٰى ...... يَمْشِي ...... عَلٰى

8 مندرجہ ذیل آیات کی ترکیب کریں:

﴿ لَا تَسْجُدُوا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ ﴾

﴿ خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوبِهِمْ ﴾

﴿ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَّثَلًا رَّجُلَيْنِ ﴾

﴿ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِينَ ﴾

﴿ اَللّٰهُ الصَّمَدُ ﴾

حصہ دوم

قواعد النحو

احکام شریعت سمجھنے کے لیے جہاں دیگر علوم اسلامیہ کی ضرورت ہوتی ہے وہاں عربی زبان سیکھنے کے لیے "فن نحو" کی تحصیل شرط لازم ہے۔ جب تک کوئی شخص اس فن میں مہارت تامہ حاصل نہ کرے اس وقت تک اس کے لیے علوم اسلامیہ میں پیش رفت ممکن نہیں۔ یہ فن قرآن وسنت کے علوم سمجھنے کی بنیاد ہے۔ اسی مقصد کے پیش نظر مدارس اسلامیہ میں اس فن کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور یہی وجہ ہے کہ مختلف ادوار میں علمائے اسلام نے اس موضوع پر گرانقدر کتابیں لکھیں اور اسے آسان سے آسان تر بنانے کی بھرپور کوشش کی ہے۔ زیر نظر کتاب "قواعد النحو" بھی اسی سلسلے کی ایک اہم کڑی ہے۔ اس کی چند خصوصیات درج ذیل ہیں۔

• قواعد ومسائل کی عام فہم اور آسان اسلوب میں پیشکش۔ • قواعد ومسائل میں راجح قول کا التزام۔ • قرآنی مثالوں اور استشہادات سے مزین۔ • قواعد اور مثالوں کی صحت ودرستی کا بھرپور اہتمام۔ • محل استشہاد کی الفاظ اور جداگانہ رنگوں کے ذریعے وضاحت۔ • طالبان علم کی آسانی کے لیے درج کردہ مثالوں کا سلیس اردو میں ترجمہ۔ • طالب علم کی ذہنی استعداد اور علمی درجے کا خصوصی لحاظ۔ • قواعد کی تطبیق واجرا کے لیے ہر سبق کے بعد متنوع تدریبات کا اہتمام۔ • سبقوں کے آخر میں بطور نمونہ تحقیق تحلیل اور ترکیب جملہ کا اہتمام۔ • فن نحو کی معتبر ومستند عربی کتابوں سے اخذ واستفادہ۔